بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# جِلَاءُ الاذھان

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# پیش لفظ

حامداً ومصلیاً۔ حضرات اس کتاب سے میرا مقصد کسی کا دل دکھانا نہیں ہے بلکہ دعوت فکر دینا ہے۔ تا کہ مسلک حق پر ہمہ وقت اعتراضات کرنے والے لوگ کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔

اہل خانہ کو جب دشمن غافل پاتا ہے تو وہ جلدی سے ہاتھ رنگ لیتا ہے لیکن صاحب مکان بیدار ہو تو نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا حقیقت میں یہ وہی مسائل ہیں جو آپ کتابوں میں پڑھتے اور مطالعہ کرتے چلے آئیں ہیں نے ان اعتراضات کا جامہ پہنا کر ذرا جدید رنگ میں پیش کر دیا ہے تا کہ آپ کا علمی ذوق بڑھے اور آپ کسی کے سامنے بات کرنے پر قادر ہو جائیں آپ میں استنباط واستخراج کا مادہ پیدا ہو جائے اور آپ ایک بات کو مختلف عنوانات سے پیش کر سکیں افہام وتفہیم علماء کا شیوہ ہے جاہل اسے بنظر حقارت دیکھیں گے حقائق سے ناآشنا/سے معاندانہ چال سے تعبیر کریں گے احقاق حق سے وہ کڑھتا ہے جو حق و باطل میں اختلاط چاہتا ہے تحقیقات کے سورج کو طلوع ہوتا برداشت نہیں کر سکتا وہ چاہتا ہے کہ حقیقت مخفی رہے اور نور ظلمت کے محدب پردوں میں مستور لیکن دور اخفاء اور استتا کا نہیں ہے بلکہ جلاء واظہار کا ہے جس کی دوسری کڑی جلاء الاذہان ہے اور پہلی کڑی جلاء الافہام تھی۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث مسئلہ امامت

اعتراض نمبرا:۔فرمایئے امامت اور امارت اور اخلافت میں مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر۲:۔کیا امام بھی پیغمبر کی طرح منصوص ہوتا ہے یا امام کا انتخاب کا دینی اعتبار سے ممتاز اشخاص کرتے ہیں اگر ائمہ کرام بانص قرآن منصوص ہوتے ہیں تو اس قسم کی آیت میں نشان دہی فرمایئے جس میں ائمہ کرام کی تعداد اور اشخاص کی تصریح ہو۔

اعتراض نمبر۳:۔نیز نهج البلاغه ص۸ کی اس عبارت کا کیا جواب هے .

**انه با یعنی القوم الذین با یعو ا ابو بکو و عثمان ما با یفوهم علیه فلم نمکن للشاهد ان یحثاو لا للغائب ان یرد انما الشوری للمهاجرین و الانصار فان اجتمعو اعلی رجل و سموه امام کان الله رضی .**

بلاشبہ میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر وعثمان کے ہاتھ پر کی تھی بالکل انہی شرائط پر جن شرائط پر ان سے بیعت ہوئی پس موجود رہنے والے حضرات کو اختیار کا حق نہیں اور غائب کو رد کرنے کا مشورہ بلاشبہ مہاجرین وانصار کا حق پس اگر وہ کسی شخصیت پر متفق ہو کر اسے امام نامزد کرلیں تو اس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے۔

جب کہ امام عالی مقام نے واضح کر دیا ہے کہ مہاجرین وانصار کے مشورے سے ہی امامت کا انعقاد ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر۴:۔جب حیدر کرارؓ نے یہ تصریح کر دی ہے کہ امام کو منتخب کیا جاتا ہے تو فرمایئے آپ لوگ امامت منصوصہ کا اعلان کیوں کرتے پھرتے ہیں۔

اعتراض نمبر۵:۔حضرت امام عالی مقام نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ منتخب خلیفے میں خدا تعالےٰ کی رضا ہوتی ہے۔تو آپ ان خلفاء پر ناراض کیوں ہیں۔

اعتراض نمبر۶:۔اگر امامت ائمہ کرام کے لئے دربار خداوندی سے منصوص ہوتی ہے تو یہ ایک صفت ہے جس طرح نبوت کسی نبی سے غصب نہیں کی جاسکتی فرمایئے امامت کس طرح غصب ہوسکتی ہے۔

اعتراض نمبر۷:۔جب امامت غصب نہیں ہوسکتی تو فرمایئے وہ کونسی چیز تھی جسے خلفاء ثلثہ نے ان سے غصب کرلی۔

اعتراض نمبر۸:۔جب امامت منصوص ہوئی تو مغصوب نہ ہوئی جب مغصوب نہ ہوئی تو خلفاء ثلثہ پر غصب کا الزام لگانا خلاف عقل ونقل نہیں۔

اعتراض نمبر۹:۔کیا منصوص خلیفہ بھی کسی غیر منصوص خلیفے کے ہاتھ پر بیعت کرسکتا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۰:۔ اگر بیعت نہیں کرسکتا تو احتجاج طبرسی ص ۵۳ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے ثُمَّ تَنَا وَ لَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَا یَعَہ' اس کے بعد حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ اور بیعت کی۔

اعتراض نمبر ۱۱:۔ اگر انہوں بطور تقیہ بیعت کی تو فرمائیے کیا حضور علیہ اسلام نے اس طرح عمل کیا۔

اعتراض نمبر ۱۲:۔ اگر نہیں کیا تو کیا امام خلاف پیغمبر کوئی عمل کرسکتا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۳:۔ اگر حضرت علی مرتضیٰؓ تقیہ پر عمل کر کے ناحق خلیفہ کے ہاتھ کر لی تو سیدنا حسینؓ نے اپنے باپ اور بھائی سیدنا حسینؓ کے خلاف کیوں کیا۔

اعتراض ۱۴:۔ نیز ان حضرات میں سے حق پر کون تھا۔

اعتراض نمبر ۱۵:۔ نیز دو دو حضرات نے قرآن مجید کی جس جس آیت پر عمل کیا ہے اسکی نشان دہی فرمائیے:

اعتراض نمبر ۱۶:۔ امام کیوں منتخب کیے گئے اس کی علت نمائی کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۷:۔ اگر خدا تعالٰی نے ان کو اس لئے منتخب فرمایا ہے کہ لوگوں کے ایمان کا تحفظ فرما سکیں تو فرمائیے امام حسن عسکری سے لے کر آج تک جب کہ تمہارے مذہب کے مطابق امام غار میں غائب ہیں تو آپ لوگوں کی رہنمائی کون کر رہا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۸:۔ اگر اس وقت بحثیت امام دنیا میں کوئی بھی موجود نہیں تو اعلاء کلمۃ الحق کی ذمہ واری کن پر عائد ہوتی ہے معصومین پر یا غیر معصومین پر تو خلفاء پر اعتراض کیسا۔

اعتراض نمبر ۱۹:۔ سنا ہے کہ آپ حضرات اثابت امامت کے لئے انی جاعلک للناس اماماً سے دلیل قائم کیا کرتے تھے اگر واقعی یہ آیت امامت ابراہیمی کے لئے مثبت ہے تو فرمائیے کہ آپ ائمہ کی تعداد بارہ حضرات میں کیوں بند کرتے ہیں کیا اس لحاظ سے آپ کے امام تیرہ نہ ہوئے۔

اعتراض نمبر ۲۱:۔ اگر ایک چیز ہے تو کیا آپ اس امامت کے قائل نہیں جو روز اوّل سے ہوتی اور یہ امامت وہی نہیں جو ابراہیم علیہ اسلام کو اب عطا ہو رہی ہے تو پھر دعوے وحدت کہاں گیا۔

اعتراض نمبر ۲۲:۔ نیز یہ امامت تو امتحان کی کامیابی کے بدلے میں مل رہی ہے اور جو امامت اس طریقے سے حاصل ہوا سے کبسی کہا جاتا ہے حالانکہ جو امامت آپ مانتے ہیں وہ وہبی ہے جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۳:۔ جس طرح جَاعِلٌ کا صیغہ اس آیت میں موجود ہے اسی طرح واجعلنا للمتقین میں بھی موجود ہے فرمائیے اگر جَاعِلٌ سے مزعومہ امامت مراد ہے تو واجعلنا سے ویسی امامت مراد کیوں نہیں لی جاسکتی اعتراض نمبر ۲۴:۔ اگر امامت بارہ میں بند ہے تو واجعلنا للمتقین اماماً کا کیا جواب ہے جبکہ اس میں سب مسلمانوں کو امامت کی درخواست کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۵:۔ اگر امام المتقین کا لقب سیدنا علیؓ سے مختص ہے تو پھر اس آیت میں عام مسلمانوں کو درخواست کی تلقین کا کیا معنی۔

اعتراض نمبر ۲۶:۔ اور اگر یہ لفظ مختص نہیں تو اذان میں بالتخصیص ذکر کرنے کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷:۔اذان میں جب بارہ اماموں کی امامت آپ کے نزدیک منصوص ہے تو سب کے اسماء گرامی ذکر کیوں نہیں کیے جاتے۔

اعتراض نمبر ۲۸:۔کیا آپ کسی برحق امام سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اذان میں اس اہمیت کے ساتھ ولایت علی کا ذکر کیا ہو۔

اعتراض نمبر ۲۹:۔کیا آہمہ کرام کا مسلک منصوصیت امامت کے متعلق یہی تھا کہ سب کے سب امام منصوص نبص القرآن ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۰:۔اور اگر امامت ابراہیمی اور امامت ائمہ کرام ایک نہیں تو پھر استدلال کیسا۔

اعتراض نمبر ۳۱:۔پیش کردہ وارد ہے کہ جب ابرا علیہ اسلام نے غرض کیا کہ یا اللہ کیا میری اولاد میں سے بھی امام بنیں گے تو دربار بوبیت سے جواب ملا۔ یہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں یعنے ظالم امام نہ بن سکیں گے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بارہ اماموں کے علاوہ ان کی اولاد آپ کے نزدیک درجہ امامت پر فائز ہے یا نہ اگر فائز ہے تو بارہ اماموں میں حصر کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲:۔اور اگر وہ وصف امامت سے متصف نہیں تھے تو فرمایئے انہوں نے کونسے ظالم کا ارتکاب کیا۔

اعتراض نمبر ۳۳:۔فرمایئے اس رتبہ امامت کو آپ نبوت کا عین سمجھتے ہیں یا غیر اگر عین سمجھتے ہیں تو جاعلک کا مفہوم کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۴:۔اگر غیر ہے تو پھر ابراہیم علیہ اسلام میں آپ ایسی دوصفتوں کا اجتماع تسلیم کرتے ہیں جن کو حضور علیہ اسلام کو تسلیم نہیں کرتے۔

اعتراض نمبر ۳۵:۔اگر دونوں صفتوں سے حضور علیہ اسلام موصوف ہیں تو وصف امامت کی تصریح دکھانے سے آپ عاجز ہیں تو ابراہیم علیہ اسلام کا رتبہ افضل الانبیاء سے زیادہ تسلیم کرنے پڑے گا۔فرمایے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۳۶:۔فرمائے جس امامت کی بشارت خالق کائنات نے سیدنا ابراہیم علیہ اسلام کو دی۔سیدنا ابراہیم علیہ اسلام نے اسی امامت کے متعلق اپنی اولاد کے استحقاق کے سلسلے میں سوال کیا یا کسی اور امامت کے سلسلے میں اعتراض نمبر ۳۸:۔اگر وہی امامت ان کی مراد تھی تو کیا ابراہیم علیہ اسلام کے نزدیک ان کی پوری ذریت مستحق امامت نہ ٹھری۔اور ابراہیم علیہ اسلام کے نزدیک امامت کا حصر معین افراد میں غلط نہ ٹھرا۔

اعتراض نمبر ۳۹:۔اگر خدانہ خواستہ دوسرے قسم کی امامت مراد تھی تو کیا ابراہیم علیہ اسلام خداوندی حکم کے سمجھنے سے قاصر نہ رہے۔تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰:۔امامت مطلق اور مطلق کے درمیان مفہوم کی حیثیت سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر ۴۱:۔فرمایئے قرآنی اصطلاحات کی روشنی میں آپ کی مزعومہ امامت کا کیا مقام ہے کیا یہ لفظ گمراہ فرقے کے مقتداؤں پر بھی استعمال ہوسکتا ہے ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۲:۔اگر نہیں ہوسکتا تو قاتلوائمۃ الکفر (التوبہ) کا کیا جواب ہے جب کہ اس آیت میں کفار کے پیشواؤں پر ایسے خاص الخاص لقب کا استعمال کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳:۔اگر کیا گیا ہے تو تخصیص نہ رہی جواب درکار ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۴۴:۔امام کا لقب ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لئے ۔اگر ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے تو توریث شریف کو خدا تعالےٰ نے اس لقب سے ملقب کیوں فرمایا۔

و من قبلہ کتاب موسے اماماً و رحمۃ (ہود)

اعتراض نمبر۴۵:۔ ذیل کی آیت میں امام کا لفظ شاہراہ پر استعمال کیا گیا ہے اگر واقعہ راستے کو بھی امام کہا جاتا ہے تو تخصیص کا تخیل قطعاً خلاف عقل ٹھرا۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحَابُ أَلایْکَۃِ لَلظٰلِمِیْنَ فَا نْتَقَمْنَا مِنْھُمْ و انَّمَھَا لَبَا مَامٍ مُّبِیْن

اور بلاشبہ بستی والے ظالم ہیں پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور بے شک دونو بستیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔

اعتراض نمبر۴۶:۔فرمایئے یَوْمَ فَدْعُوْ كُلُّ اُنَاسٍ بِاِ مَامِھِمْ میں جن آئمہ کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے یہ وہی آپ کے مزعومہ معین ائمہ کرام ہیں یا ان کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

اعتراض نمبر۴۷:۔اگر صرف بارہ امام مراد ہیں تو پھر اناس کے مفہوم کو صرف حضور علیہ اسلام کی امت سے خاص کرنا پڑے گا۔حالانکہ حشر کے دن آدم علیہ اسلام کی پوری اولاد نیز ہر طبقے کے لوگ جمع ہوں گے جن ائمہ اخیار بھی ہوں گے اور ائمہ اشرار بھی۔فرمایئے بِاِ مَا مِھِمْ سے مراد کون سے ائمہ مراد ہیں۔

اعتراض نمبر۴۸:۔آپ کے مسلکی اصول کے پیش نظر اماھم سے مراد انبیاء علیہ اسلام بھی لیے جاسکتے یا نہ۔

اعتراض نمبر۴۹:۔اگر باما مھم سے مراد انبیاء علیہ اسلام نہیں تو امتناعی وجوہ بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۵۰:۔اور اگر انبیاء ہی مراد ہیں تو ان کو ترک کر کے بارہ امام کیوں مراد لئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر۵۱:۔کیا جمیع انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے ائمہ صرف یہی ہیں اور قیامت کے دن سب کو ان کی طرف منسوب کر کے بلایا جائے گا۔کیا اس کا ثبوت طور پر اہل سنت اور اہل تشیع کی کتابوں میں موجود ہے اگر ہے تو پیش کیجیے۔

اعتراض نمبر۵۲:۔اگر تسلیم کر لیا جائے کہ قیامت کہ روز حضرت علیؓ مرتضےٰؓ سے لے کر امام مہدی تک سارے ہدایت یافتہ لوگ ان کے پیچھے اٹھائے جائیں گے تو کیا اس سے جمیع انبیاء علیہم اسلام کی تہک نہیں کیوں کہ تبلیغ کر کے امت تو حضور جمع فرمائیں اور قیامت کے دن لے جائیں ائمہ کرام۔

اعتراض نمبر۵۳:۔ مرٔۃ العقول شرح الفروع والاصول مطبوعہ ایران میں ہے کہ امام ام سے مشتق ہے اور ام عربی میں ماں کو کہتے ہیں ۔جناب کے نزدیک یہ تفسیر حق وصداقت پر مبنی ہے۔یا نہ،

اعتراض نمبر۵۴:۔اگر حق صداقت پر مبنی ہے تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

اعتراض نمبر ۵۵:۔اگر یہ تفسیر صحیح نہیں تو عدم صحت پر دلائل بیان فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۵۶:۔نیز بر تقدیر تسلیم جب سلسلہ نسب والد سے چلتا ہے تو والد کے نام سے قیامت کے دن کیوں پکارا جائے گا۔

اعتراض نمبر ۵۷:۔آیت کے سیاق وسباق سے پتا چلا کہ اس آیت میں امام کا اطلاق اعمالناموں پر کیا گیا ہے فرمائیے کیا رائے ہے۔

اعتراض نمبر ۵۹:۔قرآن مجید ہے وَجَعَلْنَا هُمْ ائمه یَّهْدُوْنَ بِاَ مرِنَا ضمیر هم کا مرجع بیان فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۵۹:۔قرآن مجید ہے۔

## و نو ید ان نمن علی الذین استضعفو ا فی الارض و نجعلهم ائمه و نجعلهم الو ارثین و نمکن لهم فی الا رمن (القصص)

ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو ضعیف بنائے گئے زمین میں اور کہ بنادیں ان کو وارث اور قدرت ان کے لئے زمین میں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن حضرات اہل تشیع امام منصوص مانتے ہیں۔کیا ان کو دنیا میں سلطنت اور تمکین فی الارض (قوت) نصیب ہوئی یا نہ۔

اعتراض نمبر ۶۱:۔اگر ہوئی تو یہ سراسر خلاف واقع ہے۔الا ماشاءاللہ اور اگر نہیں ہوئی۔تو ارادہ خداوندی کا کیا مطلب رہا۔

اعتراض نمبر ۶۲:۔اگر اردہ الٰی میں یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر احسانِ امامت توریت اور تمکین سب کی نفی ہوگی۔فرمائیے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۶۳:۔و جعلنا هم ائمه یدعون النار و یوم القیا مة لا ینصرون۔

اور بنادیا ہم نے آپ کو امام جو بلاتے ہیں آگ کی طرف اور قیامت کے دن ان کی مدد کی جائے گی۔

اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کفار کے اماموں کی امامت بھی خدا ہی بتاتے ہیں۔جیسا کہ جعلنا کے صغیہ کیوں نہیں کہتے۔جب کہ جعل کا صغیہ سب آیتوں میں مذکورہ ہے۔

اعتراض نمبر ۶۴:۔دیکھئے اس آیت میں قائدین ظلمت پر بھی ائمہ کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے تو تخصیص کہاں رہی۔

و جعلنا منهم ائمه یهدون با مرنا لما یو قتون (السجده) اور بنائے ہم نے ان میں سے امام بلاتے ہیں جو لوگوں کو ہمارے امر سے جو نہی کہ انہوں نے صبر کیا اور تھے۔ہماری آیت سے یقین رکھتے۔

اس آیت میں صبر کی جزاء پر منصب امامت نہ تو مزعومہ معینہ ائمہ پر بند ہے۔اور نہ امامت وہبی ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر ۶۵:۔نیز اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن کو بارگاہ خداوندی سے منصب عطا ہوتا ہے۔ان سے اللہ تعالیٰ تبلیغ دیں اور اعلان حق کا کام لیتے ہیں اور اگر کسی امام سے یہ فرائض ادا نہ ہوں تو سمجھا جائے گا کہ یہ منصب امامت پر فائز نہیں ہے۔

فرمایئے ان حالات میں تقیہ کے تصور کی کیا حقیقت رہتی ہے۔

اعتراض نمبر٦٦:۔اعلائے کلمۃ اللہ کے فقدان سے امامت کی نفی معلوم ہوتی ہے۔آیت کی پوری تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر٦٧:۔ **من قبلہ کتاب موسی اماماً ورحمۃ۔**

اوراس سے پہلے کتاب موسیٰ ہے جوامام بھی ہےاور رحمت بھی۔

اس آیت میں (کتاب) توریت پر امام کا لفظ اطلاق کیا گیا ہےتو لامحالہ آپ کوتسلیم کرنا پڑے گا۔امامت کامفہوم صرف وہی نہیں ہے جو آپ حضرات کے تخیل میں مسلمات سے ہے۔

اعتراض نمبر٦٨:۔آیت مباہلہ بھی اثبات امامت کے لئے پیش کی جاتی ہے فرمایئے اس کا پیش کیا جانا بطور استدلال کے ہوتا ہے یا بطور تائید کے۔

اعتراض نمبر٦٩:۔اوراگر بطور تائید ہےتو بھی خلاف عقل ہے کیونکہ مباہلہ سے مقصد ظالموں پرلعنت کرنا ہےاور شب ہجرت تحفظ رحمت تھا۔ جس سے غرض ظالموں پرلعنت ہووہ تو مستحق ٹھریں اور جس صدیق اکبرؓ کوشب ہجرت ساتھ لے جائیں۔جس کا مقصد تحفظ رحمت تھا وہ منصب امامت سے کیوں محروم رہیں۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث آیت ولایت

اعتراض نمبر۷۱:۔اثبات امامت کے لئے آیت انما ولیکم اللہ و رسولہ والمو منین بھی پیش کی جاتی ہے فرمایئے عربی لغت میں لفظ ولی کے کتنے معانی ہیں۔

اعتراض نمبر۷۳:۔کیا ولی کے معانی میں سے ایک معانی بلافضل کلیفہ بھی ہے اگر ہو تو عربی لغت کا حوالہ یا جائے۔

اعتراض نمبر۷۳:۔جب عہدہ ولایت کے مستحقین کے سلسلے میں مومنون جمع مذکر لایا گیا ہے تو صرف سیدنا علیؓ کے ساتھ ولایت کو خاص کرنا کن اصول وضوابط کے ماتحت ہے۔

اعتراض نمبر۷۴:۔وَ ھُمْ رَا کِعُوْن کے جملے کا مفہوم یہی ہے کہ بحالت رکوع زکوٰۃ دی جائے گی اگر یہی ہے تو کیا اس عمل کا اجراء تک رہ سکتا ہے اس زمانے تک بند ہے۔

اعتراض نمبر۷۵:۔اگر قیامت تک کے لئے ہے تو تخصیص اور اگر کسی ایک فرد اور ایک زمانے تک بند ہے ت واس کا ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۷۶:۔کیا بحالت رکوع ادائے صدقہ از قسم زکوٰۃ حضور علیہ اسلام سے بھی ثابت ہے یا نہ اگر ہے تو ثابت کیا جائے ورنہ کیا یہ عمل خلاف سنت تو نہیں ٹھرے گا۔

اعتراض نمبر۷۷:۔ادئے زکوٰۃ بحالت رکوع اگر آج کسی سے ثابت ہو تو وہ مستحق ولایت ٹھرے گا یا نہیں اگر نہیں تو اتنا ہی جو بیان کیے جائیں۔

اعتراض نمبر۷۸:۔اگر تسلیم کر لیا جائے کہ سیدنا علیمرتضی نے بحالت رکوع رکعت ادا کی تھی تو واضح کیا جائے کہ آپ کے پاس سونے کا نصاب موجود تھا جس کی وجہ سے آپ پر یہ فریضہ عائد ہوتا تھا یا نہ۔

اعتراض نمبر۷۹:۔اگر نہیں تھا تو ادئے زکوٰۃ سے کیا مطلب ہے۔

اعتراض نمبر:۔اور اگر آپ صاحب نصاب تھے۔تو بوقت دعوت خطبہ برائے سیدہ فاطمہؓ آپؐ نے صدیق اکبرؓ کو یہ جواب کیوں دیا۔
ولیکن اذتنگدستی شرم مے کنم لیکن تنگدستی کی وجہ سے شرم محوس کرتا ہوں (یعنے اگر حضور مہر کا مطالبہ فرمائیں تو میں کس طرح ادا کروں گا۔

اعتراض نمبر۸۱:۔کیا نماز میں اس قسم کا فعِل فعل کثیر تو نہیں اور اس سے نماز یں نقص تو نہیں آتا۔فہی جزئی کی نشان دہی فرمایئے بشرطیکہ ضرورت پر محمول نہ ہو۔

اعتراض نمبر۸۲:۔خلافت وامامت کے سلسلے میں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے،فرمایئے مولا کا معنیٰ کہیں خلیفہ بلافضل مذکور ہے،

اعتراض نمبر۸۳:۔ اگر مولا کا معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ سے حضرت علیؓ مرتضےٰ جملۂ انبیاء علیہ اسلام سے افضل نہ ٹھریں گے۔ جب کہ سیدنا علیؓ وصف نبوت سے موصوف نہیں اگر درجہ نبوت یقیناً درجہ ولایت سے زیادہ ہے۔

اعتراض نمبر۸۴:۔ کیا اس معنی کے پیش نظر حضور علیہ اسلام سے برابری لازم نہیں آتی۔ اور زمانہ نبوت میں ایک مرتبے پر دو حضرات فائز الرام نہ ماننے پڑیں گے۔

اعتراض نمبر۸۵:۔ اگر مولا کا معنی محبوب اور دوست تسلیم کر لیا جائے تو کون سی حرج کی بات ہے۔

اعتراض نمبر۸۶:۔ کیا (ان الله هو مولا و جبريل و صالح المومنين ۔

بلاشبہ اللہ وہی اللہ حضور علیہ اسلام کے مولا ہیں اور جبرئیل امین اور نیک مومنین ۔

میں مولا کا معنی دوست نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہاں یہی معنی نہیں لیا جاتا۔

اعتراض نمبر۸۷:۔ اگر ان ھومولاہ والی آیت میں مولا معنی سردار لیا جائے تو معنی یوں بن جائے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ اسلام کے سردا رہیں۔ فرمایئے کیا اس معنے سے حضور علیہ اسلام کو سب کا غلام تصور کر لیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۸:۔ اگر یہ مسئلہ عقائد قطعیہ میں سے تھا تو پروردگار عالم نے یاداوٗ دجعلنا خلیفۃ للناس کی طرح صراحتاً کیوں نہیں فرمادیا یاعلی انا جعلنا ل خليفة بلا فصل بعد النبى ۔

اعتراض نمبر۸۹:۔ جب یہ مسئلہ اتنا اہم تھا تو حضور نے ذُومعانی لفظوں پر اکتفا کیوں فرمایا۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر۹۰:۔ اگر نہیں بن سکتی تو باہمی ارتباط نہ رہا۔ حالانکہ قرآن افصح اور ابلغ کی کلام ہے اگر ہوتا ہے تو ماقبل والی آیت میں محبت و موؤت کا ذکر ہے۔ فرمایئے۔ اس رابط ونسق کے پیش نظر والی کا معنی محبت کیوں نہ لیا جائے۔

اعتراض نمبر۹۲:۔ شان نزدل کے سلسلے میں ادائے زکوٰۃ بحالت رکوع کا جو واقعہ تفاسیر میں مقبول ہے جب اس کی تردید معتبر تفسیروں میں بایں الفاظ ہو چکی ہے۔ تو استدلال کیوں کیا جاتا ہے۔

**و ليس يصح شبئی منها با لكلية نصعف اما نپد ها و جماله رجا لها .تفسير ابن كثير ص۷ ۔**

ان روایات میں سے کوئی بھی صحیح نہیں کیوں کہ ان روائیوں کی سندیں ضعیف ہیں اور راوی مجھول ہیں میں بھی ولی سے سرادار مراد لیا جاتا ہے یا محبوب اور واضح فرمایئے کہ اضافت کے اقسام میں سے کونسی اضافت ہے۔

اعتراض نمبر۹۴:۔ اگر افما و لیکم والی آیت کو دلیل تسلیم کر لیا جائے تو اس آیت میں ولی کی اضافت کم کی طرف ہے اور علیاً ولی اللہ میں ولی کی اضافت اللہ کی طرف ہے فرمایئے دلیل مطابق دعوٰی کیسے رہی۔

اعتراض نمبر۹۵:۔اگر یہ آیت سیدنا علی کی امامت کے لئے مفید مان لی جائے تو باقی بازوہ اماموں کی امامت کے لئے کونسی آیت آپ کے پاس موجود ہے۔

اعتراض نمبر۹۶:۔ولی کی جمع اولیاءاوراس کے ماقبل والی آیت میں ہے۔

**یا یھا لذین امنو الا تحتذوا الیھود و النصاریٰ اولیا ء۔**

اے ایمان والو یہود ونصاری کو دوست مت بناؤ۔

دیکھئے اس آیت میں اولیاء سے مراد دوست ہیں ۔فرمایئے یہاں اس آیت میں دوست مراد کیوں نہ لیا جائے ۔امتنا عی براہین سے آگاہ فرمایئے۔

# بحث آیت تطہیر

اعتراض نمبر۹۷:۔سُنا ہے کہ مسئلہ امامت کو ثابت کرنے کے لئے آیت تطہیر کو بھی پیش کیا جاتا ہے فرمایئے اس سے سیدنا علی اور سیدنا حسنؓ و حسینؓ اولاً بالذات مراد ہیں یا ثانیاً بالعرض۔

اعتراض نمبر۹۸:۔اگر اولاً بالذات مراد ہیں تو آیت مقدسہ میں ان سے متعلق خطاب ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۹۹:۔نیز یطھوکم میں مراد ایجاد تطہیر ہے یا بقاء تطہیر ہے۔

اعتراض نمبر۱۰۰۔اگر ایجاد تطہیر مراد ہے تو قبل از تطہیر جب تک اس کے خلاف تسلیم نہ کیا جائے تب ایجاد تطہیر مسلم نہیں۔

اعتراض نمبر۱۰۱:۔اگر ایجاتطہیر بایں معنٰی تسلیم کرلیا جائے تو معصومیت ذاتی کی نفی لازم آتی ہے فرمایئے کیا ارشاد ہے۔

اعتراض نمبر۱۰۲:۔اور اگر بقاء تطہیر مراد ہے تو لیذھب عنکم الرجس کے مفہوم کے خلاف ہے کیوں کہ اذہاب ازالہ کے معنے کے لئے ۔

اعتراض نمبر۱۰۳:۔اذھاب الرجس جیسا کہ قرآن میں وارد ہے اگر تسلیم کرلیا جائے تو براہِ کرم رجس کا مفہوم بیان فرمایئے اور تصریح فرمایئے کہ اذھاب الرجس قبل از اذاہاب مثبت رجس تو نہیں۔

اعتراض نمبر۱۰۴:۔اگر نہیں تو کیسے اور اگر ہے تو کیا عقیدہ عصمت کے منافی تو نہیں۔

اعتراض نمبر۱۰۵:۔اندریں حالات یہ آیت ازواج مطہرات کے حق میں کیوں نہ مان لی جائے کہ خطاب بھی ان کو ہے اور مقدم موخر صیغے انہیں کے لئے لائے گئے ہیں۔

اعتراض نمبر۱۰۶:۔اگر یہ بات بقول شما عترت رسول مقبول صلعم کے حق میں کر کے دکھلانا چاہتے تھے کہ اہل بیعت یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ کو قبل ازیں ان کا علم نہ تھا۔

اعتراض نمبر۱۰۸:۔اگر اللہ تعالٰی جانتے تھے تو حضور علیہ اسلام نے یہ دعا کیوں فرمائی۔

اعتراض نمبر۱۰۹:۔کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کدا تعالےٰ اہل بیعت کے کئی اور افراد کو پاک کرنا چاہتے یہ پیش کر دیئے۔

اعتراض نمبر۱۱۰:۔اگر ھؤلاءِ کے مشاراًالیھم سے پہلے تھے تو فطھرھمم میں کس چیز کی درخواست ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۲:۔کہا جاتا ہے کہ حضور علیہ اسلام نے سیدنا علیؓ سیدنا حسنؓ سیدنا فاطمہؓ کو چادر کے نیچے لے لیا اس لئے ثابت ہوا کہ یہی پاک ٹھرے فرمایئے ان کی تطہیر دعا سے پہلے تھی تو اب دعا کیوں فرمائی گئی۔

اعتراض نمبر۱۱۳:۔کیا تطہیر میں دعا کو دخل ہے یا چادر کو۔

اعتراض نمبر۱۱۴:۔اگر چادر تطہیر سے پہلے یہ ہستیاں پاک تھیں تو چادر کے آنے کا کیا مطلب۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۱۱۵:۔اوراگر چادر نے آکر پاک کایا تو تو حضورؐ کی لعبثت کیوں ہوئی جب کہ و یــز کیم خدا تعالیٰ ان کے حق میں ارشادفرمایا ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۶:۔تضھیر و تزکیه میں کیافرق ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۷:۔کیا یہ صحیح ہے کہ تطہیر کاصغیہ اہل بیت کے حق میں سے اور تزکیہ کا صیغہ صحابہ کرام کی تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۸:۔آخر کیا وجہ ہے کہ تطہیر کے صیغے سے تو مسئلہ معصومیت مستفادہوااور یزکیھم سے عصمت مستفادنہ ہو۔

اعتراض نمبر۱۱۹:۔قلیل وقت میں اگر چادر کا نچپتوں کے سروں پر آجا ان کومعصوم دیتی ہے تو بیس سال مسلسل ازواج مطہرات کا چادروں کے نیچے گھنٹوں آرام کرنا کیوں عصمت کا باعاعث نہیں۔

اعتراض نمبر۱۲۰:۔اگرتسلیم کرلیا جائے کہ معصومیت کے لئے صیغہ تطہیری مختص ہے تو جو مرید کے دونو کے صیغے صحابہ کرام کے حق میں بھی وارد ہیں۔فرمائیے کیا جواب ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وَ لٰكِن يُّرِيْدُ لِيُطَهّرَ كُم وَ لِيُتمَّ نعمةً عَلَيْكُم۔

لیکن خداتعالےٰ ارادہ کرتے ہیں کہ اے صحابہ کرام تم کو پاک کردیں اوراپنی نعمتیں تم پرتمام کردیں۔

اعتراض نمبر۱۲۱:۔استدلال تو تب صحیح رہتا اگر طھرکم بصیغہ ماضی مذکور ہوتا یہاں یطہرکم بصیغہ مضارع ہے اور متعلق بارادہ الٰہی ہے ہوسکتا ہے کہ موافق قول شمابدٗ ہوجائے اور رائے بدل ہوجائے۔

اعتراض نمبر۱۲۲:۔سنا ہے کہ بعض جاہلین کرام کم ضمیر جمع مذکر مخاطب سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر اہل بیت سے مراد حضور علیہ اسلام کی بیویاں ہوتیں تو کم کے قائم کن ہوتا۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب کم کا خطاب اہل بیت سے ہے اور اہل اگرچہ لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے لیکن معنے کے اعتبار سے جمع ہے۔تو پھر دیدہ دانستہ ایسی حرکت کیوں۔

اعتراض نمبر۱۲۳:۔اوراگر ہماری یہ تقریر طبع مبارک کے مناسب نہیں تو۔

اتعجبين من امر الله رحمة و بر كاته عليكم اهل بيت

کیا خداتعالیٰ کے امر سے تعجب کرتی ہے اللہ کیرحمتیں اور برکتیں ہوتم پراے اہل بیت۔

میں علیکم بضمیر جمع مذکرمخاطب کیوں جب کہ اس سے پہلے اتعجبین مذکر مخاطب کے ذریعہ ذکور سے خطاب ہے۔

اعتراض نمبر۱۲۵:۔اگر یہاں اہل کی طرح ضمیر کا تخاطب ہے تو وہاں کیوں نہیں۔

اعتراض نمبر۱۲۶:۔جب دلائل کے پیش نظر مخاطبات ازواج مطہرات ہی ہیں تو ان کے متعلق شبہات کیوں۔

اعتراض نمبر۱۲۷:۔کیا ان کو مطہرات تسلیم کرنے میں آپ کے مذہب کے اصول کو نقصان پہنچتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۲۸:۔کیا یہ صحیح ہے کہ عزت وعظمت کے پیش نظر حضور کرام نے اپنی پاک چادر حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاؤں تلے بچھائی۔

اعتراض نمبر۱۲۹:۔اگر صحیح ہے تو فرمایئے کیا آپ کے مسلک میں حلیمہ سعدیہ پاک ٹولے میں داخل ہیں یا نہ۔

اعتراض نمبر۱۳۰:۔اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ آیت حضرت علی معہ حسنین مکرمین کی والدہ ماجدہ کے حق میں نازل ہوئی ہے تو کیا ان کی اولاد بھی آپ کے نزدیک پاک ہے یا نہ اگر پاک ہے تو پانچ تنوں میں حصر کیوں۔

اعتراض نمبر۱۳۱:۔اور اگر ساری اولاد پاک نہیں تو بارہ ہستیوں کی تعداد کے تعین کا ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۳۲:۔آ کر پانچ تنوں پر پاک لقب کا حصر اور بارہ حضرات پر معصومین کے لقب کے استعمال کا قوی ثبوت ہے آپ کے پاس کونسا ہے تصریحی بیان درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۳۳:۔فرمایئے جب حضور کرام کی بعثت تلاوت کلام الٰہی ۔تعلیم قرآن اور تزکیہ نفوس کے لئے ہوئی ہے تو کیا حضور ان فرائض کی ادائیگی میں کامیاب رہے یا نہ۔

اعتراض نمبر۱۳۴:۔معاذ اللہ اگر کامیاب نہیں رہے تو نبوت کی ناکامیابی اسلام کے لئے مضر ہے۔

۱۳۵:۔اور اگر کامیاب رہے تو تینوں فرائض میں یا ان میں سے بعض میں۔

۱۳۶:۔اور اگر سب میں کامیاب رہے تو ماننا پڑے گا کہ حضورؐ کے سب صحابہ مہاجرین وانصار مزکی مطہر اور مجلی ہیں حالاں کہ یہ آپ کے مسلک کے خلاف ہے جواب عنایت فرمایئے۔

اعتراض نمبر۱۳۸:۔جس رجس سے اہل بیت والمراد من الرجس کون سا رجس تھا۔

اعتراض نمبر۱۳۹:۔رجس اور رجز کے درمیان مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۰:۔تفسیر کنز العرفان حاشیہ تفسیر امام حسن عسکری رجس و ھوا مرارف للنجاسة میں رجس کا معنی نجاست ہے،فرمایئے اس سے آپ متفق ہیں یا نہیں اگر نہیں تو وجہ بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۱۴۱:۔الصافی شرح اصول کافی مصنفہ ملا خلیل قزدینی ص۲۹۴ نمبر۶۴ والمراد من الرجس ھو الشک یعنی مراد بر جس آیت سورہ احزاب شک در دبوبیت رب العالمین است فرمایئے کیا رائے ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۲:۔اگر یہی دونوں معنی تسلیم کرلئیں جائیں تو اذہاب الرجس یعنے ازالۃ الرجس بمعنے ازالۃ شک فی الربوبیت وازالۃ الجاسۃ بنے گا خدارا اس مسئلے کو کسی اچھے طریقے سے حل فرمایئے اور اپنی علمی جواہر ریزوں پر متفق ہیں یا نہیں اگر نہیں تو وجوہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۱۴۳:۔اگر اہل بیت کا اطلاق برعایت ازواج مطہرات پر ہو اور برعایت حدیث عترت رسول مقبولؐ پر کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۴:۔چوں حضرت برور خانہ رسید خدیجہ رابقہ روم آنحضرت بشارت وانداز۔وخدیجہ بپائے برہنہ از غرفہ بصحن خانہ دوید چوں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

درراکشوندحضرت فرمودہ اسلام علیکم اہل بیت

ترجمہ:۔ جب حضور علیہ اسلام گھر کے دروازے پر خدیجہ کی نوکرانیاں حضور کی بشارت لے آئیں خدیجہ یابرہنہ چوبارے سے صحن کی طرف دوڑی جب دروازہ کھولا تو حضور نے فرمایا اسلام علیکم یا اہل البیت۔

دیکھئے اس حدیث میں حضوراکرمؐ نے اہل البیت کا طلاق اپنی گھروالی پر کیا ہے فرمایا وجہ انکار کیا ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۵:۔حیات القلوب ص ۲۶۷ ج ۲ میں ہے۔

شکرمی کنم خداوندرا کہ ہمیشہ بدی ہاردااز اہل البیت مادور گرواند۔

میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ہمارے اہل بیت سے خدا تعالیٰ ہمیشہ برائیوں کو دور کرتا ہے۔

بلاشبہ یہاں بھی اہل بیت کا لفظ حضرت کریم نے اپنی بیویوں پر استعمال فرمایا ہے آخر وجہ کیا ہے کہ شیعہ حضرات اپنی کتابوں میں ان روایات کو لائیں تو ان کے لئے جائز اور ہم یہی لقب اسی روایت کے مطابق ازواج مطہرات پر استعمال کریں تو نہ جائز۔

اعتراض نمبر۱۴۶:۔مجالس المومنین مولف نوراللہ شوستری ج ۲ ص ۸۹ میں حضرت سلمان فارسی کو اہل البیت کہا گیا ہے حالانکہ حضور کی غزت سے نہیں ہے وجہ جواز بیان فرمائے۔

اعتراض نمبر۱۴۷:۔ مناقب فاخرہ للعترۃ الطاہرہ ص ۲۳ میں ہے کہ اہل دوقسم ہے۔ایک آلہ جسمانی ہے جن پر صدقہ حرام ہے دوسری آل۔وحانی ہے اس میں علمائے راس کی اولیاء کاملین حکماء مسلمین مشکواۃ انوار سے متقبسین خواہ سابقین ہوں بلاحقین سب کے سب آجاتے ہیں اور یہ جسمانی حال سے زیادہ پختہ ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل کمال اس تحقیق سے آپ کو اتفاق ہے یا نہ اگر اتفاق ہے تو حدود متعین نہ رہنے والا وجہ اتناعی بیان آپ فرمایئے۔

اعتراض نمبر۱۴۸:۔تفسیر امام حسین عسکری ص ۱۳ میں ہے۔

# اِنَّ کُلَّ هُوَ مِنْ وَّمُوْ مِنَةٍمِنْ شِیْعَتِنَا هُوَ مِنْ رِحِم مَحَمَّدٍؐ.

بلاشبہ ہمارے شیعوں کے سب مومن مرد اور مومن عورتیں محمدؐ میں سے ہیں۔

فرمایئے اس کا کیا جواب ہے کیا اس میں شیعوں کو غزت رسولؐ مقبول قرار نہیں دیا گیا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۱۴۹:۔جب لیذهب عنکم الرجس اهل البیت سے پہلے خطاب حضور علیہ الصلوۃ اسلام کے ازواج مطہرات سے ہے جیسا کہ ان کنتن.ترون .امتعکن. اسرحکن. یات منکن ینساء النبی لستن ان اتقیتن .فلا تخضعن.وقرن وه تبرجن .واطعن سے واضح ہے تو پھر اہل بیت سے مراد آپ حضرات کے نزدیک ازواج مطہرات کیوں نہیں۔

اعتراض نمبر۱۵۰:۔اگر آیت سے مراد حضورؐ کی ازواج مطہرات مراد نہ لی جائیں تو پھر واضح فرمایئے تو پھر واضح فرمایئے کہ اس آیت کا ماقبل کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

اعتراض نمبر۱۵۱:۔اور اگر تعلق قطعاً نہیں ہے تو کیا کلام الٰہی کا بے روابط تعلق ہونا لازم نہ آئے گا۔

# بحث آیت مباہلہ

اعتراض نمبر ۱۵۲:۔ پر ابی آیت کے پیش نظر آیت مباہلہ کا نزول تصدیق تردید شرک کے لئے ہوا ہے یا اثبات خلافت کے لئے۔

اعتراض نمبر ۱۵۳:۔ اگر توحید تصدیق کے لئے ہے تو اثبات خلافت کیسے ہوگی اور اگر اثبات خلافت کے لئے تو مفہوم سے مناسبت ثابت کر کے دکھایئے۔

اعتراض نمبر ۱۵۴:۔ کیا آپ حضرات حضرت علیہ اسلام سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضورؐ علیہ اسلام نے بوقت روانگی برائے مباہلہ یوں فرمایا ہو کہ میں ان افراد کو اس لئے لیئے جارہا ہوں۔تاکہ مسئلہ خلافت واضح ہو جائے۔

اعتراض نمبر ۱۵۵:۔ اور اگر ثابت کرنے سے عاجز ہیں تو پھر آپ کا استدلال یقیناً غیر مستند رہا اور غیر مستند استدلال قابل قبول نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۱۵۶:۔ قرآن مجید میں ہے۔

**ند ابناء نادا ابناء کم ونسا ناو نساء کم و انفسنا و انفسکم**

بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہاری بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔

ابناء نساما ور انفس بصیغہ جمع وارد ہے اور جمع سے مراد فرد واحد لینا مجاز ہے پس اس آیت میں وجوہ تعذر حقیقت اور وجوہ تحقیق بیان فرمایئے

اعتراض نمبر ۱۵۷:۔ کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضور علیہ اسلام حتی الوسع دعائے لعنت سے احتراز فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۱۶۰:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ نصاری نجران کے سرپرست نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر حضور علیہ اسلام مباہلہ کے لئے ان لوگوں کو ساتھ ملائیں جن کے ساتھ حضور کا خونی رشتہ اقرب ہے تو مباہلہ نہ کرنا ورنہ کرلینا اور حضور علیہ اسلام کو جب یہ علم ہوا تو حضرت علیہ اسلام چار نفوس زکیہ کو ساتھ لے گئے تاکہ مباہلہ نا ہونے پائے۔

اعتراض نمبر ۱۶۱:۔ اگر یہ ساری تقریر واقع کے مطابق ہے تو افضلیت اور دلیل خلافت کی کیا حیثیت باقی رہے گی۔

اعتراض نمبر ۱۶۲:۔ بقول شماجب حضرت علی مرتضےؓ کو نفس رسول تسلیم کیا جائے تو فرمایئے حقیقتاً یا مجازاً۔

اعتراض نمبر ۱۶۳:۔ اگر حقیقتاً نفس علیؓ رسولؐ تھا تو سیدہ کے ساتھ جواز نکاح کے سلسلے میں اشکالات کے کیا جوابات ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۶۴:۔ اور اگر مجازاً ہے تو یقیناً محبت ومودت مراولی جائیگی جو فریقین کے نزدیک مشفق علیہ ہے فرمایئے اس مفہوم سے احتراز کیوں۔

اعتراض نمبر ۱۶۵:۔ اگر خلافت کے لئے آیت مباہلہ کو تسلیم کرلیا جائے تو باقی زیادہ ائمہ کرام کی امامت کے لئے از یں قسم کون سی آیتیں پیش کی جائیں گی

اعتراض نمبر۱۶۶:۔ جب مباہلہ میں سیدہ شریک ہیں تو فرمایئے ان کو امامت جیسی نعمت سے کیوں محروم کیا گیا۔

اعتراض نمبر۱۶۷:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ انفس سے مراد سیدنا علیؓ ہیں اور ابناءنا سے مراد سیدین مکرمین ہیں تو نساء سے مراد سیدہ کیسے مراد لی جاسکتی ہے جب کہ ندع ہیں داعی اولاً بالذات حضور علیہ اسلام ہیں اور سیدہ مظہرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہے۔

اعتراض نمبر۱۶۷:۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مباہلہ میا سیدنا حسنؓ دونو شریک ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ خلعت امامت سے سیدنا حسینؓ کی اولاد تو نوازی گئی اور سیدنا حسنؓ کی اولاد محروم رہی۔

اعتراض نمبر۱۶۹:۔ اگر مباہلہ سے معصومیت کا استدلال قائم کیا جاتا ہے تو فرمایئے کہ پوری آیت میں وہ کون سا لفظ مذکور ہے جس سے اس قسم کے معنی مستفاد ہو سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۰:۔ اگر مباہلہ میں تشریف لے جانے والے چند نفوس زکیہ افضل شمار کئے جائیں تو صراحت فرمایئے کہ یہ نفوس آپس میں افضلیت کی حیثیت سے برابر ہیں یا کم وبیش۔

اعتراض نمبر۱۷۱:۔ اگر برابر ہیں تو نبی اور غیر نبی نیز امامیں امتیاز نہ رہا جب کہ حضرات ثلثہ یعنے سیدنا علی معہ حسنین غیر نبی ہیں اور حضرت سیدہ امام۔

اعتراض نمبر۱۷۲:۔ اور اگر کم وبیش ہیں تو کیوں جبکہ واقعہ میں شمولیت اور مباہلہ کے لئے تشریف لے جانے میں برابر کے شریک ہیں۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث آیت تبلیغ

## یاأیُّھاالرسُوْلُ بَلِّغْ ماأُنزِلَ اِلَیْکَ ۚ

اعتراض نمبر۱۷۳:۔فرمایئے اس آیت کے کون سے کلمے میں سیدنا علیؓ مرتضٰی کی امامت بلافصل کا ذکر ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۴:۔ بلغ امر کا صیغہ ہے جس مسئلے کی تبلیغ پر حضورؐ مامور تھے اس کا ذکر قرآن مجید میں اس سے پہلے کسی آیت میں مذکور ہے یا نہ ۔

اعتراض نمبر۱۷۵:۔اگر مذکور ہے تو علی السبیل الصراعۃ نشاندہی کی جائے۔ورنہ دعوے باطل۔

اعتراض نمبر۱۷۶:۔ بلغ کا معنی پہنچاوے ہے یا پہنچا تا رہ ہے اگر پہنچاوے ہے اور اس سے مراد امامت ہے تو اصول کافی کی اس روایت کا کیا جواب ہے کہ امر ولایت ایک راز تھا جس کو خدا تعالٰے نے چھپا کر جبریلؑ کو تباہ اور جبریلؑ نے مخفی طور پر حضور علیہ اسلام کو اور حضور علیہ اسلام نے مخفی طور پر حضرت حضرت علیؓ کو بتایا مگر تم ہو کہ اسے افشا کرتے پھرتے ہو۔

کیا اختناز اور تبلیغ دونوں ایک دوسرے کی صد نہیں تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۷:۔اگر بلغ کا معنی پہنچاوے ہے تو تو فضل لربک کا کیا معنی ہے دوام و استمرار مراد ہے۔یا تجد و حدوث۔

اعتراض نمبر۱۷۸:۔کہا جاتا ہے کہ یہ آیت خم غدیر کے مواقع پر نازل ہوئی حالانکہ اس روایت کے راوی صنعیف ہیں۔روایت کا مدار عطیہ پر ہے میزان الاعتدال میں ضعیف کہا گیا ہے۔بہت سے علماء نے اسے شیعہ کہا ہے اسی طرح کلبی کے متعلق بھی کلام ہے ابو بکر بن عیاش تو غلطیاں کرتا تھا۔لہٰذا استدلال صحیح نہ رہا جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۹:۔خدا تعالٰی نے امر امامت کو ماانزل سے تعبیر کیوں فرمایا جب کہ ماانزل سے مراد مسئلہ توحید بھی لیا جاتا ہے جو کہ مذہب کی جان ہے

اعتراض نمبر۱۸۰:۔قرآن مجید میں ہے۔

## یُؤمِنُونَ بِمَا اُنزِلَ اِلَیْکَ وَ مَااُنُزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ

ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے کہ جو کہ نازل کیا گیا ہے طرف تیرے اور جو کہ نازل کیا ہے گیا آپ سے پہلے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ظاہر ہے کہ ماانزل سے مراد قرآن ہے۔اور ماانزل من قبلک سے مراد توریت وانجیل ہے۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۱:۔جب آپ کے مفسر صافی تفسیر صافی ص ۲۱ مطبوعہ ایران میں یو منون بما انزل الیک کی تفسیر میں لکھ رہے ہیں ما انزل الیک من القرآن و الشریعة یعنی ما انزل الیک سے مراد قرآن اور شریعت ہے۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۲:۔کیا آپ اس کے قائل ہیں کہ:۔

## ان القران یفسر بعضه بعضاً.

بلاشبہ قرآن بعض بعض کی تفسیر کرتا ہے جب قرآنی اس آیت کی تفسیر میں موجود ہے تو غیر مثبت مقصد کو شکل سے ثابت کرنے کی کیا وجہ ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۳:۔کیا آپ کی تفسیر میں وارد ہے کہ حضور کو تبلیغ کا حکم ہوا تو حضور علیہ اسلام نے اپنے قلب میں خوف محسوس کیا یا نہ،

اعتراض نمبر۱۸۴:۔اگر کیا تو جن واقعات کے رونما ہونے کے ڈر سے حضور علیہ اسلام نے خوف خوف محسوس کیا وہ واقعات رونما ہوئے یا نہ،

اعتراض نمبر۱۸۵:۔اگر رونما ہوئے تو تفصیل وتشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۶:۔اور اگر نہیں ہوئے تو کیا نبوی اندازہ لعیاذ باللہ غلط نہ نکلا

۱۸۷:۔اس امر کی تبلیغ کے لئے مخاطبین کفار تھے یا مسلمین اگر کفار تھے تو ان کو ولایت سیدنا علیؓ سے کیا تعلق اور اگر مسلمین تھے تو ان سے خوف کیسا؟

اعتراض نمبر۱۸۸:۔اصول کافی ص ۱۸۷ کی روایت سے پتا چلا ہے کہ یہ آیت نویں تاریخ ذی الحجہ کی جمعہ کے دن نازل ہوئی ہے۔حالانکہ آپ لوگ اس امر کے مدعی ہیں کہ یہ آیت خم غدیر کے مواقع پر نازل ہوئی ہے۔تحقیق درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۹:۔لفظ انزل اپنے حقیقی معنوں میں مشتمل ہے تو یہ خلاف واقع کیوں کہ اس سے پہلے سیدنا علی کے نام کی بمعہ عہدہ امامت کے تصریح نہیں ہے اور اگر مجازاً ہے تو اس سے قطعی عقائد ثابت نہیں کئے جاسکتے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث حقانیت خلفاء راشدین،

## رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

اعتراض نمبر۱۹۰:۔ فرمایئے جس میں امامت وخلافت کا وعدہ خدا تعالٰی نے آیت استخلاف میں فرمایا ہے۔آپ کے نزدیک وہ پورا ہے یا نہ،

اعتراض نمبر۱۹۱:۔اگر پورا ہوا ہے تو ان خلفاء سے مراد بارہ امام ہیں یا کوئی اور!

اعتراض نمبر۱۹۲:۔اگر بارہ امام مراد ہیں تو فرمایئے ان کو راضی خلافت نصیب ہوئی یا نہ؟

اعتراض نمبر۱۹۳:۔اگر ہوئی تو یہ خلاف واقع ہے۔کیونکہ سیدنا علیؓ اور سیدنا حسنؓ کے علاوہ کوئی بھی بادشاہ نہیں ہوا اور اگر نصیب ہوئی تو معلوم ہوا کہ یا تو آیت استخلاف سے مراد یہ حضرات نہیں اور یا خدائے تعالٰی کی مراد یہ نہیں یا اللہ تعالے نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا والعیاذ باللہ) بہر حال وضاحت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۴:۔جب خلافت کے متعلق عہد الٰہی ایمان والوں اور نیک لوگوں سے ہے اور جن حضرات کو خلافت نصیب ہوئی وہ تمھارے نزدیک نااہل ہیں وہ تخت نشیں نہ ہو سکے کیا تمھارے اس مطلق کے مطابق خدا تعالے کا عہد غلط ثابت نہ ہوا۔

اعتراض نمبر۱۹۵:۔عہد الٰہی کی پختگی کا مدار علم غیب پر ہے اور یہی خالق ومخلوق کے درمیان مابہ الامتیاز صفت ہے پس جب نقص عہد ثابت ہوا تو علم الٰہی میں نقص لازم آیا فرمایا کیا تحقیق ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۶:۔آ کر کیا وجہ آخر کیا وج ہے کہ جہاں بھی خدا تعالے نے وعدے فرمائے صحیح نکلے۔

مثلاً: حضرت آدم علیہ اسلام کی خلافت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت

حضرت طالوت کی ملوکیت

ام موسی کے سیدنا موسٰی کی ملاقات ونبوت

کے متعلق جیسا عہد فرمایا ویسا پورا ہوا اور جب رسالت مآب کے متعلق وعدہ فرمایا تو العیاذ باللہ تو پورا نہ ہوا فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۷:۔اگر آیت استخلاف سے مراد صرف حضرت علیؓ کی خلافت مراد لی جائے تو جبکہ صیغہ جمع سے ایسا معنٰی مراد لینا مجاز ہے اور اکثریت کا مع حقیقت اور مجاز بغیر تعذر حقیقت کے محال ہے جواب دیا جائے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر ۱۹۸:۔ بالفرض اگر سیدنا علیؓ کی خلافت مراد لی جائے تو فرمایئے باقی ائمہ کرام کی امامت کہاں سے ثابت ہوگی۔

اعتراض نمبر ۱۹۹:۔ منکم کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو ۷ھ تک مسلمان ہو چکے تھے اور ظاہر ہے کہ سیدنا علیؓ مرتضے کے علاوہ باقی امام بعد میں پیدا ہوئے فرمایئے اس آیت سے مراد وہ کیسے لئے جا سکتے تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۰۰:۔ اور اگر آیت استخلاف سے مراد بقول شما باقی ائمہ کرام مراد لئے جائیں تو ان ارضی فتوحات کے حدود اربعہ متعین فرمایئے جن کو انہوں نے فتح کیا۔

اعتراض نمبر ۲۰۱:۔ نیز اگر زیادہ امام اس آیت تو ضروری ہوگا کہ وہ امن کی زندگی بسر کریں تا کہ ان کا خوف امن سے بدل جائے جیسا کہ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ کا مصداق ہے فرمایئے یہ عہد ان سے پورا کیوں نہ ہوا۔

اعتراض نمبر ۲۰۲:۔ جب ۷ھ ہجری میں آیت کے نازل ہونے کا فائدہ کچھ بھی مرتب نہ ہوا تو پھر لازم آئے گا یہ انعام خلافت قیامت تک جاری ہے حالانکہ آپ بارہ اماموں میں حصر فرماتے ہیں۔ فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۲۰۳:۔ اگر وعدہ الٰہی حضرت مہدی کے متعلق ہے جیسا کہ بعض اکابر شیعوں کا قول ہے تو فرمایئے عہد علوی کو کس قول سے تعبیر کیا جائے گا۔

اعتراض نمبر ۲۰۴:۔ نیز سیدنا حسینؓ کی جنگ کو کس عنوان سے معنون کیا جائے گا۔

اعتراض نمبر ۲۰۵:۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذِیۡنَ ھَاجَرُوۡا فِی اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَنُبَوِّئَنَّھُمۡ فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً ؕ جن لوگوں نے خدا کے راستے میں مظلوم ہونے کے بعد ہجرت کی ہم ضرور ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔

حاشیہ مقبول میں امام جعفر صادق کی روایت سے پتا چلا ہے کہ اس سے مراد مظلوم مہاجرین کی خلافت اور غلبہ ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے بغیر جن کو خلیفہ امام تسلیم کرتے ہیں ان میں سے کوئی مہاجرین نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۲۰۷:۔ نیز کیا اس سے یہ لازم نہ آئے گا کہ ہجرت تو ہو حبیب کبریا میں اور امامت نصیب ہو عالم دنیاء کے آخری لمحات میں پھر یہ بھی کہ جو ہجرت فراز ہوں وہ امامت سے محروم رہیں۔

اعتراض نمبر ۲۰۸:۔ اگر قرآنی آیت کے پیش نظر ایسا کہہ دیا جائے کہ استخلاف کے متعلق وعدہ بھی مہاجرین مظلومین سے تھا اور وہ من عن پورا بھی ہو چکا فرمایئے اس میں کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر ۲۰۹:۔ تفسیر قمی اور تفسیر صافی میں ہے۔ کہ حضرت سے اا لخضرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکرؓ بنیں گے ان کے بعد دوسرا باپ عمر تو حضرت حفصہؓ نے فرمایا یا حضرت آپ کو کس نے خبر دی ہے تو آپ نے فرمایا مجھے اس خدا نے خبر دی ہے جو خبر دار ہے (بے خبر نہیں) اور علیم ہے (جاہل نہیں) فرمایئے اس قدر زبردست بشارت سے انکار کیوں۔

اعتراض نمبر ۲۱۰:۔ فرمایا حضورؐ کی یہ بشارمت پوری ہوتی یا نہ اگر پوری ہوتی ہے تو انکار کیوں ہے اور اگر پوری نہیں ہوتی تو کیا اس سے نقص

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

فی النبوت تو لازم نہیں آئے گا۔

اعتراض نمبر ۲۱۱:۔ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ خلفاء ثلثہ کی خلافت عہد الٰہی کے مطابق نہیں ہے اور تم ائمہ اکرام بروئے کتب اہل تشیع تقیہ کی وجہ سے اعلاء کلمۃ اللہ سے ساکت رہے تو فرمایئے نبوی دین کائنات کے گوشے گوشے میں کس طرح پھیل گیا۔

اعتراض نمبر ۲۱۲:۔ نیز یہ دین آپ حضرات کے نزدیک بھی دین حق کہلانے کا حق دار ہے یا نہ اگر حق دار ہے تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جن خلفاء کی وساطت سے اللہ کا دین اس حد تک پہنچا ان کی خلافت حق پر بنی تھی۔

اعتراض نمبر ۲۱۳: اگر دین حق کہلانے کا مستحق نہیں تو اس دین حق کی نشاندہی فرمایئے جیسے عہد الٰہی کے مطابق دنیاء کے اندر پھیلا گیا بہر حال کوئی ایسی راہ تلاش فرمایئے کہ عہد الٰہی کی بھی پورا ہوا اور اس کا مصداق واضح کرسکیں۔

اعتراض نمبر ۲۱۴:۔ کیا صحابہ مہاجرین وانصار کو آپ لوگ مجلس شوریٰ میں صحیح رائے دینے کا اہل تسلیم کرتے ہیں یا نہ،

اعتراض نمبر ۲۱۵:۔ اگر تسلیم ہے تو پھر مسئلہ خلافت کرنے سے تسلیم کرنے انحراف کیوں جب کہ خلفاء اربعہ کی خلافت کا انعقاد انہی کے مشورے سے ہوا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۱۶:۔ اور اگر تسلیم نہیں ہے تو پھر اس آیت کا کیا جواب ہے جس میں حضور علیہ اسلام کو ان سے مشورہ طلب کرنے کا امر کیا گیا ہے روَشَا وِرھُمْ فِی الْاَمْرِ۔

اعتراض نمبر ۲۱۷:۔ امر خلافت کے سلسلے میں جس طرح انہوں نے مشورے کر کے فیصلے کئے ہیں میں آپ حضرات کی نظروں میں پسندیدہ ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر ۲۱۸:۔ اگر پسندیدہ نہیں ہیں تو سیدنا علیؓ کی خلافت تسلیم کیوں ہیں جب کہ اس کا انعقاد بھی مجلس شعرا مہاجرین وانصار کے فیصلے سے ہوا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۱۹:۔ صحابہ کرام کے اس مشورے پر خدا تعالیٰ راضی ہوئے یا ناراض اگر راضی ہوئے تو تمہاری ناراضگی کے کیا وجوہ ہیں؟

اعتراض نمبر ۲۲۰:۔ اور اگر اس آیت یا حدیث کی نشاندہی فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۲۲۱:۔ نیز اس عبارت کا کیا جواب ہے جسے نہج البلاغۃ میں سیدنا علیؓ کا خطبہ قرار دیا گیا ہے۔

فَاِنْ اجْتَمَعُوْ علٰے رَجُل وَسُوُّہٗ اِمَامًا کَانَ لِلّٰہِ رَضیٍ.

پس اگر مہاجرین وانصار کسی ایک پر جمع ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۲۲:۔ اگر بقول شما امامت منصوص من اللہ تعالےٰ ہو چکی تھی تو ذکر اجتماع اہل الرامی اور امام کی نامزدگی کیوں۔

اعتراض نمبر ۲۲۳:۔ جب نامزدگی سے امام منتخب ہوتا ہے۔ تو مسلک اہل تشیع کی تردید میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ نے ایسا بیان کیوں دیا۔

اعتراض نمبر ۲۲۴:۔ سیدنا عثمانؓ کی وفات کے بعد سیدنا علیؓ کی خلافت کا انعقاد کس طریقے سے ہوا وضاحت درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۲۵:۔ حضرت امیرؓ کی خلافت کے انعقاد میں جملہ صحابہ کرامؓ مہاجرین وانصار کے مشوروں کو دخل ہے یا بعض کو اگر سب کے

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

مشوروں کو دخل ہے تو کسی معتبر کتاب کی مستند عبارت کی نشاندہی فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۲۲۶:۔اگر بعض اصحابہ کرم کی اراء کو دخل ہے تو وہ بعض کونہیں ان کے اسماء گرامی سے مطلع فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۲۲۷:۔جن اصحابہ کرام کی آراء سے حضرت امیر کی امامت وخلافت منعقد ہوئی ہے انہی صحابہ کی آراء خلفاء ثلاثہ کی خلافتوں کے حق میں بھی دی جاچکی تھیں یا نہ۔

اعتراض نمبر ۲۲۸:۔اگر جواب نفی میں ہے تو مستند حوالہ درکار ہے۔اور اگر جواب اثبات میں ہے تو یہاں قبولیت اور وہاں عدم قبولیت کی وجہ کیا ہے۔؟

اعتراض نمبر ۲۲۹:۔فرمایئے کیا یہ صحیح ہے کہ سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے وقت بعض صحابہ کرام مدینہ منورہ سے باہر تھے اور بعض مدینہ میں اور جو مدینہ میں تھے ان میں سے بعض نے انتخاب کے سلسلے میں توقف کیا اور بعض نے تائید کی بہر حال جس طرح بھی ہوا تحقیق درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۳۰:۔اگر گزشتہ تحقیق صحیح ہے تو فرمایئے کہ کیا رائے دینے والوں کی تعداد قلیل یا اقل نہ رہے گی کیا خیال ہے۔

اعتراض نمبر ۲۳۱:۔اگر یہاں قلیل تعداد کی آراء پر انعقاد خلافت اور انتخاب امامت ہوسکتا ہے تو وہاں کثیر یا اکثر کی آراء سے انعقاد کیوں نہیں ہوسکتا۔

اعتراض نمبر ۲۳۲:۔جن حضرات کی آراء کو یہاں مقبول کیا گیا آپ کے نزدیک وہ کامل الایمان تھے تو امام معصوم کی اس روایت کا کیا جواب ہے؟

اِرْتَدَّ النَّاسُ بَعْدَ النَبِیِّ صَلّٰے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِلَّا ثلٰثہ نَفَرٍ

معاذ اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام تین افراد کے مرتد ہو گئے۔

اعتراض نمبر ۲۳۳:۔اگر آپ کے نزدیک صدیقی خلافت غصب وظلم پر محمول ہے تو اہلسنت کی کسی معتبر روایت سے سیدنا علیؓ کی تصریح۔اس سلسلے میں ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۳۴:۔اگر سیدنا علیؓ بقول شماء خلفاء ثلثہ کی خلافت کو ناحق سمجھتے تھے تو آپ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عباسؓ اور حضرت سفیانؓ کی عرض داشت کے جواب میں بیعت سے کیوں انکار فرمایا۔

ھٰذا ماءُ اجِنُ وَ لُقُمَۃُ یُعصُّ بِھا کُلِّھَا وَ مُجتَنٰی التمرہ لِغَیرِ وَقتِ ایناعِھَا کا الزارع بِغَیرِ أرُضِہٖ

یہ امر خلافت تلخ پانی ہے اور ایسا لقمہ ہے جو کھانے والے کا گلا گھونٹ لیتا ہے اور پھل کو پکنے سے پہلے توڑنے والا اس کی مثال اس زمیندار جیسی ہے جو دوسے کی زمین پر کاشت کررہا ہو۔

اعتراض نمبر ۲۳۵:۔کالزارع بغیر ارضہٖ فرما کر کیا حضرت علیؓ مرتضےٰ صدیقؓ اکبر صراحتاً تائید وتوثیق نہیں فرمادی۔

اعتراض نمبر ۲۳۶:۔ مُجتَنٰی الثمرۃِ لِغَیرِ وقتِ اِینَا عِھَا فرما کر حضرت علےؓ نے کیا یہ تصریح نہیں فرمادی کہ میری خلافت کا وقت ابھی

نہیں آیا۔

اعتراض نمبر ۲۳۷:۔ جب لوگوں نے صدیق اکبرؓ کی بیعت پر اتفاق کر لیا تو آپ حضرات کے نزدیک حضرت علیؓ اس فیصلے پر راضی تھے یا ناراض؟

اعتراض نمبر ۲۳۸:۔ اگر راضی تھے تو آپ حضرات کی ناراضگی کی وجوہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۳۹:۔ اگر ناراض تھے تو آپ کی اس عبارت کا کیا مطلب ہے (ضینا عن اللہ قضاء ہ سلمنا للہ الامر) فیصلہ خداوندی پر ہم راضی ہیں اور خدا کے لیئے ہم نے۔

اعتراض نمبر ۲۴۰:۔ کیا اس عبارت میں حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے مسئلے کو قضاء خداوندی سے تعبیر نہیں فرمایا اور اس پر اپنی رضا کا اظہار نہیں فرمایا

اعتراض نمبر ۲۴۱:۔ حضرت علی مرتضےؓ کا ارجتہاد آپ کے نزدیک مسلم ہے یا غیر مسلم، اگر مسلم نہیں ہے تو آپ کا ان کی عصمت پر ایمان نہ رہا۔

اعتراض نمبر ۲۴۲:۔ اور اگر مسلم ہے تو آپ کو مسئلہ خلافت بھی تسلیم کرنا پڑے گا جب کہ حضرت علی المرتضے نے فرما دیا ہے۔

## فَنظَرۡتُ فِیۡ اَمۡرِیۡ فَاِذَا اَطاعَتِیۡ قَدۡ سَبقَتۡ بَیۡعُتِیۡ وَ اِذَ الۡمِیۡثَاقُ فِیۡ عُنُقِیۡ لِغَیۡرِیۡ

پس میں نے اپنے متعلق غور کیا ہے تو میری اطاعت بیعت سے سبقت لے گئی اور غیر کا میثاق میری گردن میں ہے۔

اعتراض نمبر ۲۴۳:۔ سیدنا علی المرتضی کا ارشاد ہے

اَتَرَانِیۡ اَکۡذِبُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللہِ صَلّٰی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ وَاللہُ لا نااَوَّلَ صَدَّقُہٗ فَلاَ اَکُوۡنُ اَوَّلَ مَنۡ کَذَبَ عَلَیۡہِ

کیا تیرا خیال یہی ہے کہ میں حضورؐ پر جھوٹ باندھوں خدا کی قسم میں پہلا مصدق ہوں لہذا اب پہلا مکذب نہیں بنتا۔ فرمایئے اس ارشاد کا مطلب ہے، کیا خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے انکار فی الحقیقت تکذیب رسالتمآب کے مترادف نہیں ہے۔ غور کر کے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۴۴:۔ زمانہ نبوت میں سبقت فی التصدیق کے لیئے عہد خلافت میں سبقت فی التسلیم کیسے ضروری ہے اگر خلافت خلفاء ثلاثہ خلافت علی منہاج النبوت نہیں تھی۔

اعتراض نمبر ۲۴۵:۔ اگر کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت برحق نہیں تھی تو سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے بعد مطالبہ بیعت پر سیدنا علیؓ نے یوں کیوں فرمایا۔

دَعُوۡنِیۡ التَمِسُو غَیۡرِیۡ۔

اعتراض نمبر ۲۴۶:۔ اگر غیر علیؓ میں استحقاق خلافت ہی مفقود تھا تو سیدنا علیؓ نے اس کے انتخاب کا حکم کیوں فرمایا۔

اعتراض نمبر ۲۴۷:۔ آپ کے ارشاد سے سے پتا چلتا ہے کہ خلافت کے لیئے موزوں آدمی کی تلاش ضروری ہے۔ ورنہ آپ یوں نہ فرماتے کہ

میرے بغیر کسی اور کو تلاش کرلو۔

اعتراض نمبر ۲۴۸:۔ اس ارشاد سے آپ کا فرمان یہ بھی ہے کہ اگر تم نے میرے بغیر کسی اور کو تلاش کرلیا تو میں تم سے زیادہ اس کا فرمابردار ہوں گا۔اس سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں:۔

(۱)اس زمانہ کے ارباب حل وعقد کی آراء پر اعتماد۔

(۲)انتخاب خلیفہ کے لیئے سیدنا حضرت علیؓ کی اظہار رضامندی۔

اگر یہ دونوں چیزیں صحیح ہیں تو پھر آپ حضرات کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے کیوں انکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۴۹:۔ فرمایئے لوگوں کے چنے ہوئے خلفہ کی حضرت علیؓ نے اطاعت کی یا نہ؟ اگر اطاعت کی ہے تو تمہیں کیوں انکار ہے اور اگر مخالف کی ہے تو ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۲۵۰:۔ نیز آپ نے اپنے وعدے خلاف کیوں فرمایا جب کہ آپ نے فرمادیا تھا کہ میں تم سے زیادہ فرمادار ہوں گا۔

اعتراض نمبر ۲۵۱:۔ بر تقدیر تسلیم مخالفت ،مخالفت من کل الوجوہ فرمائی یا من بعض الوجوہ ہر دو شقوں میں سے جونسی جو دوشق اختیار کریں اسے دلائل سے ثابت کریں۔

اعتراض نمبر ۲۵۲:۔ اگر مخالف من کل الوجوہ فرمائی تو اپنے عہد میں ان کے جمع شدہ قرآن کو منظور کیوں فرمایا۔

اعتراض نمبر ۲۵۳:۔ ان کے ممبر پر کیوں جلوہ افروز ہے۔

اعتراض نمبر ۲۵۴:۔ ان کے جاری کردہ رسومات کو نہایت خوش اسلوبی کیوں سرانجام دیا۔

اعتراض نمبر ۲۵۵:۔ سنا گیا ہے۔کہ آپ لوگ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کو اس لئے بھی ناحق کہتے ہیں کہ رائے دہندگی کے وقت میں سب حضرات جمع نہیں تھے۔فرمایئے یہ استدلال حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے نزدیک بھی قابل قبول ہے یا نہیں۔

اعتراض نمبر ۲۵۶:۔ اگر ہے تو اہلسنت کسی معبر کتاب سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۵۷:۔ اور اگر نہیں ہے تو سیدنا علےؓ کی اس عبارت کا جواب دیجئے۔

وَ لعَمْری لَئِنْ کَانَتْ اِلا مَا مَة لَا تَنعَقِدُ حَتّٰی تَحضُرُ ھَا عَامَّةُ اگر امامت کا انعقاد عامہ الناس کی موجو کے بغیر نہ ہوتا تو پھر خلافت کے کے لئے کوئی۔

النَّاسُ فَمَا اِلٰی ذٰلِکَ سَبِیْلُ وَ لٰکِنْ اَھْلُھَا یَحْکُمُوْن علےٰ مَنْ غَابَ عَنْھَا ثُمَّ لَیْسَ لِلشَّاھِدِ اَنْ یَرْ جِعَ وَلَا لِلْغَائِبِ ان یَخْتَارْ

راہ بھی نہ نکل سکتی لیکن معتمد علیہم لوگ حاضر نہ ہونے والوں پر حکم دے دیتے ہیں۔پھر نہ موجود رہنے والے کو رجوع کا حق رہتا ہے اور غائب کو اختیار کا۔

اعتراض نمبر ۲۵۸:۔ کیا نہج البلاغہ ص ۱۰۵ ج ۲ کی اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت نہیں ہوتے۔

(ا) حضرات خلفاء ثلاثہؓ سیدنا علیؓ کے نزدیک برحق امام تھے۔

۲:۔ حضرت علیؓ انتخاب کرنے والوں کے فیصلے پر راضی تھے۔

۳:۔ حضرت علیؓ نے خلفاً اس لئے بیان فرمایا تاکہ کسی کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت میں شک و نہ رہے۔

اعتراض نمبر ۲۵۹:۔ فرمایئے آپ کے نزدیک خلافت کا مدار قرب نسب پر ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۲۶۰:۔ اگر قرب نسب پر ہے تو حضرت علی مرتضیٰؓ کے اس قول کا کیا جواب ہے۔

**اِنّ احَقَّ النَّاسِ بِھٰذا لَامْرِ اَقْوَاھُمْ عَلَیْہِ وَاَعْلَمَھُمْ بِاَ مْرِ اللّٰہِ فِیْہِ**

بلاشبہ امر خلافت کا زیادہ حقدار قوی اس امر میں خدا تعالےٰ کے مراد کو زیادہ جاننے والا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۱:۔ اور اگر قرب نسب پر مدار نہیں ہے تو اختلاف نہ رہا تو تسلیم سے کیوں انکار ہے۔

## چونکہ خلافت کا مدار تحقق ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے
## اس لیئے ذیل میں اعتراضات کا رخ ان مباحث کیطرف ہوگا

اعتراض نمبر ۲۶۲:۔ فرمایئے آپ کے نزدیک حضور علیہ اسلام کے جملہ صحابہ کرامؓ ایمان دار تھے۔

اعتراض نمبر ۲۶۳:۔ اور اگر بعض ایماندار تھے تو اکثر محروم تو ان کی خصوصیت پر دلائل بیان کیجئے۔ اور انکے اسماء کا ذکر کیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۶۴:۔ اور جو اکثر ایمان سے محروم ہیں ان کے متعلق تشریح
کیجئے کہ حضور علیہ اسلام کے زمانے میں بھی ایمانسے محروم تھے یا آپ کے زمانہ میں ایماندار تھ ے۔ اور آپ کی وفات کے بعد ایمان سے خالی ہوگئے۔

اعتراض نمبر ۲۶۵:۔ اگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور کے زمانے میں ہی مسلمان نہیں ہوئے تھے تو ذیل کی آیت کا جواب دیجئے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْ اوَّنَصَرُوْا اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْ مِنُوْنَ حَقًّالَھُمْ مَغْفِرۃ وَ رِزْقٌ کَرِیْمٌ.

اور جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں راہ جہاد کئے اور جن لوگوں نے جگہیں دیں اور امداد یں کیں یہی وہ لوگ سچے ایمان دار ہیں ان کے لیئے بخشش اور پسندیدہ روزی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۶:۔ جب صحابہ کرام کی ایمانی کیفیت کی شہادت علیم بذات الصدور نے دے دی تو انکار کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۷:۔شقاق کے معنی بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ صحابہ کرام کے مخالفین جب شقاق میں ہوئے تو صحابہ کرام کے لئے کونسا لقب تجویز کیا جائیگا۔

اعتراض نمبر ۲۶۸:۔وَ اِذَا قِیلَ لَھُمۡ اٰمِنُوۡ کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ

ؕمیں الناس سے مراد کون لوگ ہیں اور الناس پر الف لام نحوی لحاظ سے کونسا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۹:۔قَالُوۡ انُؤمِنُوۡ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ ؕ

میں منافقین مغزضانہ جملہ کن کے حق میں استعمال کیا تھا وہ صحابہ کرام تو نہیں تھے سوچ کر جواب مرحمت فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۲۷۰:۔اَلاَ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھَآ وٰلکِن لَّا یَعۡلَمُوۡنَ

ؕمیں کیا بیوقوف اور جاہل خدا تعالےٰ نے صحابہ کرام کے ایمان منکروں اور دشمنوں کو تو نہیں فرمایا۔

اعتراض نمبر ۲۷۱:۔ اَللہُ وَلِیُّ الّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ یَخۡرِجُھُمۡ مِنَ الظُّلمٰتِ اِلیٰ النُّورِ ؕ

اللہ تعالےٰ سر پرست ہے ایمانداروں کا۔اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں لے جاتا ہے۔

میں اولاً بالذات جن لوگوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے سر پرستی کا اعلان فرمایا ہے۔اور ان کو ظلمات سے نور کی طرف لانے کا ذکر فرمایا ہے ۔ان سے مراد صحابہ کرام ہیں یا حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ مکرمین۔

اعتراض نمبر ۲۷۲:۔اگر آیت میں عزت رسول مقبولؐ مراد لی گئی ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ آپ حضرات ان کو معصوم سمجھتے ہیں اور اس میں ظلمات سے نکالنے اور نور ایمان میں لانے کا ذکر ہے۔جو کہ اول زمانہ میں غیر معصومیت پر دلالت کرتا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۳:۔اور اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو پھر ان کے ایمان میں شبہ کرنا غلط ہے جب کہ ان کے مذہب کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۴:۔ فَاعۡفُ عَنۡھُمۡ وَ اَسۡتَغۡفِرۡ لھم وَ شا وِرۡھُمۡ فِے الۡاَمۡرۡ ؕ

پس آپ نے ان سے درگذر فرمایئے اور ان کے لیئے بخشش طلب فرمایئے اور ان سے مشورہ طلب فریئے۔

میں فرمایئے حضور علیہ اسلام کو کن لوگوں سے مشورہ لینے کا حکم دیا ہے۔صحابہ کرام سے یا عترت رسول مقبول ہے تو وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ ؕ کا کیا جوڑ ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۵:۔کیا مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ خالص ایمانداروں کے لئے نہیں ہوتا اگر جواب اثبات میں ہے تو قرآن سے انحراف کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۶:۔اگر صحابہ بقول شما بعض دیناوی مفاد کی خاطر ایمان لائے تھے تو فرمایئے اس وقت مکہ معظّمہ میں حضور علیہ اسلام پر درود

مغلوبیت کا تھا یا غلبے کا۔

اعتراض نمبر ۲۷۷:۔ اگر دور غلبے کا تھا تو وطن مالوف سے ہجرت کی کیا وجہ تھی طائف میدان میں تکلیفیں کیوں جھیلیں۔

اعتراض نمبر ۲۷۸:۔ اور اگر مغلوبیت کا دور تھا تو پھر دنیاوی مفاد مقصود رہا جب دنیاوی مفقود رہا تو لامحالہ ان کا ایمان رضائے الٰہی کی خاطر ہی ہوگا۔ فرمایئے انکار کے وجوہ کیا ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۷۹:۔ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ صحابہ کرام روز اول سے العیاذ باللہ ایمان دار نہیں تھے۔ تو فرمایئے قرآن مجید کی قرآنی آیت میں سابقین اولین مہاجرین وانصار اور ان کے متبعین کے لئے جنت میں ابدالآباد تک رہنے کی بشارت کیوں دی گئی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۰:۔ کیا بغیر مومن کے لئے بہشت کا استحقاق شریعت مطہرہ میں ثابت ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۱:۔ اگر وہ مومن کامل نہ تھے تو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡ عَنۡہُ کا کیا مطلب ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۲:۔ کیا (فَوۡزٌ عَظِیۡمٌ سے بڑی کامیابی سے بڑی کامیابی ایمانداروں کے بغیر کسی کے لئے ہوسکتی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۳:۔ کیا قرآن مجید میں صحابہ کرام کے ایمان کو لوگوں کے ایمان کی مقبولیت کا معیار نہیں بتلا گیا۔

فَاِنۡ اٰمَنُوۡ بِمِثۡلِ مَا اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ فَقَدۡ اھۡتَدَ وۡ اَقَانِ تَولَّوۡ فَاِنَّا ھم فِیۡ شِقَاقٍ

پس اے صحابہ کرام اگر وہ منافق تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو وہ پس وہ ہدایت پا گئے پس اگر وہ پھر جائیں تو بلاشبہ وہ بدبختی میں ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۸۴:۔ اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو بر سبیل عدم ایمان ان کے لئیے اعلان معافی حکم مغفرت اور ترغیب مشاورت کیوں۔

اعتراض نمبر ۲۸۵:۔ حضرتؐ کے زمانے میں جو لوگ قتل وقتال اور میدان جہاد میں رحلت کر جاتے تھے ان کو کس لقب سے عقب کیا جائے موتٰی سے یا شھداء سے۔

اعتراض نمبر ۲۸۶:۔ اگر موتٰی سے یاد کیا جائے تو آیت کا کیا جواب ہے۔

## وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتاً بَلۡ اَحۡیَاءٌ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ فَرِحِیۡنَ بِمَآاٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ

جو لوگ اللہ تعالٰی کے راستے میں قتل کیے گئے ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ خدا تعالٰی کے ہاں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰی اپنے فضل سے جو ان کو عطا کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۸۷:۔ کیا بے ایمان لوگوں کے لئے بھی خدا تعالٰی کی طرف سے رزق ملے گا کیا خوب وحزن کا اٹھالینا اور نعمتوں سے مالا مال کر دینا اور فضل عمیم کا عطا ہونا ان کے ایمان کامل پر دلالت نہیں کرتا۔

اعتراض نمبر ۲۸۸:۔ اگر وہ ایماندار نہیں تھے تو آیت مقدسہ کے آخر میں خدا تعالےٰ نے کن لوگوں کے حق میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایمان

دارزوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔

اعتراض نمبر۲۸۹:۔ اگر شہداء سے تعبیر کیا جائے تو محالہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ قبل از شہادت ان کا ایمان کامل تھا تاکہ شہادت کے لقب سے ملقب کئے جاسکیں۔

اعتراض نمبر۲۹۰:۔ جب تک شہداء کی ارواح اور اجسام سے خدا تعالے کی محبت تسلیم نہ کی جائے کیا تصور شہادت کے خلاف واقع نہیں رہتا،

اعتراض نمبر۲۹۱:۔ یاایّھا النبیُّ حَسبُکَ اللهُ وَ مِنَ اتَّبعَکَ من المُؤمِنِین۔

اے میرے تجھے اللہ کافی اور وہ لوگ جو ایماندار ہیں تیرے تابعدار ہیں۔ فرمایئے حضرت علیہ اسلام کو جن ایمان داروں کی معیت ورفاقت پر اطمینان دلایا گیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۲۹۲:۔ ان مومنین سے مراد صحابہ کرام ہیں یا صرف سیدنا علی اور ان کے تین ساتھی اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو مطلوب حاصل ہوا اور اگر صرف سیدنا اور ان کے تین یا دو ساتھی ہیں تو۔

اِنْ یَکُنْ مِنکُمْ عِشْرُوْنَ صابِرُوْنَ یَغْلِبُوْ مِاْ تَیْنِ وَ اِنْ یَکُنْ مِن کُمْ ماتَةٍ یَغْلِبُوْ اَلْفاً مِنَ الّذِیْنَ کَفرُوا.

اگر تم میں سے صبر کرنے والے ہوں تو غالب آئیں گے دوسو پر اور اگر ہوں تم میں سے ایک سو غالب آئیں گے ہزار کافروں پر۔

کا کیا جواب ہے جب کہ خالص ایمان داروں کی تعداد نہ بیس تک تھی اور نہ سو تک۔

اعتراض نمبر۲۹۳:۔ نیز اسی طرح

اِنْ یَکُنْ مِنکُمْ اَلْفُ یَغْلِبُو اَلْفیْنِ باِذْنِ اللهِ

اگر تم میں سے ہوں ایک ہزار خدا کی اجازت سے دو ہزار پر غالب آئیں گے میں جن سو یا ہزار کا ذکر کیا گیا ہے وہ بے اصل بے معنی خلاف واقع ہے یا واقع کے مطابق ہے۔

اعتراض نمبر۲۹۴:۔ اگر خلاف واقع ہے تو کلام صادق نہ رہی اور اگر مطابق واقع ہے تو تمہارا دعوے باطل ٹھرا بہر حال جواب چاہیئے۔

اعتراض نمبر۲۹۵:۔ اِنَّ الّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھاجَرُوْ وَ جاھَدُوْا باَ مْوَالِھِمْ وَاَنْفسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ

بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ ہجرت کی اللہ کے راستے میں۔ مصداق بیان فرمایئے اور ان کے اسماء گرامی سے مطلع فرمایئے جو لوگ ان مذکورہ صفات سے موصوف ہوئے۔

**اعتراض نمبر۲۹۶:۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھا جرُوْ وَ جَاھَدُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ بِاَ مْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَاللهِ وَ اُوْلَئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یُبَشِّرھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنّٰتٍ لَھُمْ فِیْھَا نَعِیْمُ مُقِیْمُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَداً اِنَّ اللهَ عِنْدَہُ اَجْرُ عَظِیْمُ.**

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

بلا شبہ جولوگ ایمان اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا یہ لوگ خدا کے نزدیک بہت درجے والے ہیں خدا تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور رضامندی اور بہشتوں کی خوش خبری دیتے ہیں جس میں نعیم مقیم ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے بلا شبہ اللہ تعالے کے پاس اجر عظیم ہے )(پ ۱۰)

فرمایئے حضرت صلے اللہ کے صحابہ کرام جمیع مہاجرین کے حق میں آپ اس آیت کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔

اعتراض نمبر ۲۹۷:۔اگر تسلیم نہیں کرتے تو وہ جوانکار بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۹۸:۔اور اگر تسلیم کرتے ہیں تو ہماری دعوے ثابت ہوتا ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۹۹:۔اگر صحابہ کرام کو الصیاذ باللہ خالی از ایمان تصور کیا جائے

تو کیا ان کو مہاجرین کے لقب سے نوازا جاسکتا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۰۰:۔ جب بقول شما وہ حضرات خالی از ایمان تھے (العباذ اللہ) تو تبیشر ،خلودا، رحمت ۳ ،خبر رضا مندی ۴، وخول جنت ۳، ۔خلود فی الجنت اور اس پر تائید کی بشارت اور اجر عظیم کا تذکرہ کیوں۔

اعتراض نمبر ۳۰۱:۔سورۃ آل عمران میں ہے۔

فَالَّذِیۡنَ ھَا جَرُوۡ ا وَا اُخۡرِ جُرا مِنۡ دِیَارِھِمۡ وَ اُوۡذُوۡم فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ قَاتَلُوۡ وَ قُتِلُوۡ لاُ کَفِّرَنَّ عَنۡھُمۡ سَیِّأَتِھِمۡ وَ لَا دُخِلَنَّھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھَارُ ثوابًا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنَ الثَّوَّابُ ؕ

پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد کیا بلا شبہ ان سے ان کے گناہوں کا کفارہ کروں گا اور ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اللہ تعالے کی طرف سے ثواب اور تعالے کے پاس بہترین ثواب ہے۔

اعتراض نمبر ۳۰۲:۔فرمایئے اس آیت پر آپ حضرات کا ایمان ہے یا نہ۔

اگر ایمان ہے تو آیت کا مصداق بن سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں بن سکتے تو کیوں اور اگر بن سکتے ہیں تو لامحامولہ ان کو بموجب آیت ہذا صحیح الایمان اور صحیح الہجرۃ ماننا پڑے گا۔

اعتراض نمبر ۳۰۳:۔اور اگر صدیق اکبرؓ کے اس مفہوم میں داخل نہیں ہیں تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر ۳۰۴:۔صحابہ کرام کی ہجرت نمبر ا اور مکہ معظّمہ سے اخراج یعنے جبریہ طور پر ترک وطن اور ایذاء فی سبیل اللہ نیز میدان کارزار میں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

قتل وقتال اور جہاد کیا ثبوت ایمان کے لئے کافی نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۰۵:۔ جب مسلمان کفار ومشرکین کے مقابلہ میں اقلیت میں تھے اور مشرکین مکہ کے ہاتھ میں سیاست دبدبہ، اور ظاہری وقار تھا آخر کس مقصد کی خاطر صحابہ کرام ان کے ہاتھوں برداشت کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۳۰۶:۔ جان کس قدر عزیز ہے بشہادت خداوندی جن صحابہ کرام نے اپنی جان کو نہ تیغ کرا دیا اور مقابلے میں اپنے رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہ کی کیا یہ آیت ان کے کمال ایمان پر دلالت نہیں کرتی۔

اعتراض نمبر ۳۰۷:۔ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

ایمان میں سبقت لے جانے والے مہاجرین اور انصار اور ان کے تابعدار نیکی میں اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ خدا سے راضی ہو گئے اور خدا تعالٰے نے ان کے لئے بہشتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں سابقون اولون من المہاجرین والانصار سے صحابہ کرام کی کونسی جماعت مراد ہے دلائل سے بتائیے۔

اعتراض نمبر ۳۰۸:۔ مہاجرین سابقین اور انصار سابقین کے تبعین سے مراد کون ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۰۹:۔ کیا جنت کی بشارت ان متبعین کے لئے ہے جو صحابہ کرام کے زمانے میں موجود تھے یا قیامت تک مسلمانوں کے لئے ہے۔

اعتراض نمبر ۳۱۰:۔ کیا ابوبکر صدیق اور سیدہ خدیجہ اور زید بن حارثہ اور حضرت المرتضٰے رضی اللہ عنہم اجمعین مہاجرین میں شامل ہیں یا نہ؟

اعتراض نمبر ۳۱۱:۔ اگر شامل ہیں تو علی سبیل الاستو یعنے اس فضیلت ذکر اور بشارت جنت میں سب کے سب برابر کے شریک ہیں یا کم وبیش ہر دو شقوں پر دلائل سے روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۳۱۲:۔ جب ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ السابقون الاولون من المہاجرین میں داخل ہیں تو لامحالہ ان کے لئے جنت بھی واجب ہوگی۔ اور خلود بھی۔ کیا دخول جنت اور خلود فی الجنۃ ثبوت ایمان کی دلیل نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۱۳:۔ اگر ان حضرات میں سے ایک کے لئے واجب ہے اور باقی سب کے لئے جہنم تو اسی آیت کے اندر حرف اسشناء دکھائیے۔

اعتراض نمبر ۳۱۴:۔ جب مہاجرین وانصار اور ان کے متبعین کے لئے رضائے الٰہی کا سرٹیفیکیٹ ثابت ہے تو کیا ان کے ایمان کے لئے یہ کھلی دلیل نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۱۵:۔ کیا رضائے الٰہی منکرین دین کے لئے ہو سکتی ہے؟

اعتراض نمبر ۳۱۶:۔ اگر ہو سکتی ہے تو دلیل لائیے۔؟

اعتراض نمبر ۳۱۷:۔ اور اگر نہیں ہو سکتی اور یقیناً نہیں ہو سکتی تو پھر آپ کو صحابہ کرامؓ کے کامل الایمان کیوں اعتراض ہے جبکہ رضائے خدا

وندی انہیں کے لئے اوران کے متبعین کے لئے      ہے۔

اعتراض نمبر ۳۱۸:۔دخول فی الجنت اور محض ان کے لئے جنت کا تیار ہونا ان دونوں میں زمیں آسمان کا فرق ہے۔پس اگر قرآنی نص کے مطابق تسلیم کرلیا جائے کہ بہشتیں صحابہ کرام کے لئے تیار کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ بقول شیعہ یہ بھی مان لیا جائے کہ وہ حضرات جنت سے محروم رہیں گے تو خداوند تعالے کے علم غیب میں نقص تو لازم نہیں آئے گا۔

اعتراض نمبر ۳۱۹:۔اگر یہ آیت صرف عترت رسول کے حق میں ہے تو آیت کا مفہوم ان حضرات پر کس طرح چسپاں ہوگا۔

اعتراض نمبر ۳۲۰:۔وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْ كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَا لُوْۤااَنُؤْ مِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ ؕ

اور جب کہا جاتا ہے تو منافقوں کو کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے ہیں لوگ کہتے ہیں کیا ہم اسی طرح ایمان لائیں جسطرح بیوقوف ایمان لائے ہیں خبردار بلاشبہ وہی بے وقوف ہیں میں الناس سے مراد کون ہیں اور کن ایمان کو سامنے رکھ کر نمونہ بنایا گیا ہے اور لوگوں کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے

اعتراض نمبر ۳۲۱:۔اگر اس مراد صرف سیدنا علیؓ لئے جائیں تو وہ کن اصول کے ماتحت۔

اعتراض نمبر ۳۲۲:۔پھر ایک فرد پر الناس کے اطلاق کی وجہ قابل دریافت ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۳:۔کیا صحابہ کرام کو بے وقوف کہنے پر خداتعالے کا اظہار غضب ان کے کامل الایمان ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

قرآن مجید میں کیا ہے۔

## فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلٰى الْقٰعِدِيْنَ اَجْراً عَظِيْماً دَرَجٰتٍ مِنْهُ وَ مغفرةوَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰه غفوَرًارَحِيْمًا ؕ

خداتعالے نے مجادین کو بیٹھنے والوں پر اجرعظیم کی فضیلت دی خداتعالےٰ کی طرف سے درجات ہیں اور بخشش اور رحمت اور اللہ تعالےٰ عضور رحیم ہے میں مجاہدین سے کونسے صحابہ مراد ہیں اگر وہی ہیں جن لا باوجود ان کی برکت   سے دین کو ترقی نصیب ہوئی اور انہیں کے لئے اور کونسی نص درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۴:۔قرآن مجید میں ہے۔

آلٓمٓ غُلِبَتُ الرُّوْمُ فِىٓ اَدْنٰى الْاَرضِ وَ هُمُ مِن بَعْدِ غَلَبهم سَيَغْلِبُوْنَ فِىْ بِضعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الامُرُمِنْ قبلُ وَ مِنْ بَعْدُ وَ يَوْمئذٍ يَفْرَحُ المومنون بِنَصْرِاللّٰه يَنْصُرُ مَنْ يَشاءُ وَ هُوَ الْعَزِيزالرَحِيْم ؕ

بہت قریب کے ملک میں رومی نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے ہار گئے مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے ہاجانے کے بعد چند سالوں میں پھر اہل غالب پر فارس آجائیں گے۔کیونکہ ہرامر کا اختیار خداتعالےٰ کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا کی مدد خوش ہو جائیں گے وہ اور وہی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

غالب رحم والا ہے۔

اس آیت کا پورا ترجمہ بیان کیجئے اور بتایئے کے یہ خداوندی عہد کس دور میں پورا ہوا اس عہد کے خلیفہ کا نام کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۵:۔ یفرح المومنون سے کیا مراد ہے اور مومنین کی نشاندہی کیجئے اور ان کی فرحت وسرور جن وجوہ کی بناء پر ہوتی ہے وہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر ۳۲۶:۔ اگر فاتحین حضرات ایماندار نہیں تھے تو فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۳۷ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۷:۔ اِنَّمَا غلب المُوْمنون عَلٰے فادس فی اِمَارة عُمرْ

بلاشبہ مومن لوگ فارس پر حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں غالب ہوئے۔

اعتراض نمبر ۳۲۸:۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھَا جرُوْاوَجَاھَدُوْ فِےْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَ مُوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ

اموال اور جانوروں سے بہت بڑا درجہ ہے خدا کے نزدیک اور یہی لوگ وہی کامیاب ہیں۔

کیا اس آیت میں مہاجرین کو فائزالمرام نہیں کہا گیا اور ان کا بشہادت خداوندی فائزالمرام ہونا ایمان دار ہونے پر دال نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۲۹:۔ وَ اُخْرِجُوْ مِنْ دِیَارِھِمْ وَ اُوْذُوْ فِےْ سَبِیْلِیْ وَ قَاتَلُوْ وَقُتِلُوْ لَا کَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَا دُخِلَنَّ ھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَاباً مِنْ عِنْدَاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنَ الثَّوَّابِ

پس جن لوگوں نے ہجرتیں کیں اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد اور شہید کئے گئے ضرور ان کے گناہوں کو گرادوں گا۔ اور ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور خدا تعالےٰ کے ہاں ثواب ہے اور اللہ تعالےٰ کے بہتر ثواب ہے۔

اگر صحابہ کرام بقول شماء ایمان دار نہیں تو انہوں نے ہجرت کیوں کی اور اپنے گھروں سے نکالے کیوں گئے اور ان کو تکلیفوں کا نشانہ کیوں بنایا گیا۔

اعتراض نمبر ۳۳۰:۔ جب مہاجرین کے لئے خدا تعالے نے ان کے گناہوں کو بخش دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بہشتوں میں داخل کرنے کی بشارت دی ہے تو ان کے مخالف ایمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر ۳۳۱:۔ لِلْفُقَراء الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْ مِنْ دِیَارِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَاناً وَ یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلِہٖ اُو لٰئِکَ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ

ان فقراء مہاجرین کے لئے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے گئے خدا تعالٰی کی فضل اور رضامندی کو طلب کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

کیا اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مہاجرین حضرات کے عزم خالص کی گواہی نہیں دی۔ اور آپ حضرات کے جمیع شکوک وشبہات کی تردید

نہیں کی

اعتراض نمبر۳۳۲:۔کیا خدا اور اس کے دین اور اس کے رسول مقبول کے ناصرین کے متعلق عدم ایمان کا شبہ کرنا درست ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۳:۔کیا صدق فی دعوی الایمان اور کفر یک جا جمع ہو سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۴:۔اگر اہل بدر صحابہ کرام ایمان نہیں تھے (معاذ اللہ) تو

اذتقول لِلْمُؤمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكم رُبُّكُمْ ثَبلَثَةِ الٰانِ مِنَ الْمَلا ئكَةِ مُنْزِلِيْنَ ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۵:۔کیا امداد الٰہی کفار کے لئے بھی نازل ہوسکتی ہے اور کیا ملائکہ رحمت مخالفین دین کے لئے بھی اتر سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۶:۔اگر مجاہدین احد پر اعتراض ہے تو اِذْ غدوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تبوئُ المؤ مِنِن ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۷:۔اور اگر ان کی پسپائی دل میں کھٹکتی ہے تو آپ آنکھوں سے تعصب کے محدب شیشے اتار کر اَللّٰهُ وَ لِيّهُـمُــا کو غور سے کیوں نہیں دیکھتے تا کہ شبہات کا اندفاع ہو سکے۔

اعتراض نمبر۳۳۸:۔اگر آپ مجاہدین احد کے پسپا ہونے کو زیر نظر لاتے ہیں تو وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ سے کیوں منہ پھیر لیتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۹:۔اسی طرح اگر ان کا یہ فعل بقول شماء ارتکاب کفر تھا تو وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلٰى الْمُؤ مِنِيْنَ ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۰:۔اعلام الوری با اعلام الہدی ص ۵۳ میں ہے لما اشدت قريش فے اذى رسول الله و اصحابه کہ جب قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو تکلیف دینے کے بارے میں سخت ہو گئے۔

فرمایئے قریش جن اصحاب پر سختی کرتے تھے وہ کون تھے اور ان پر سختیاں کیوں کرتے تھے اپنا ہمنوا سمجھ کر یا حضور اکرام کا ہمنوا سمجھ کو دونوں شقوں پر مدلل روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر۳۴۱:۔جلا العیون مصنفہ ملا باقر مجلسی کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا علی المرتضی کو سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ تھے اور کشف الغمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کا گواہ حضور علیہ اسلام نے ابوبکرؓ و عمرؓ طلحہؓ و زبیر رضی اللہ عنہم کو بنایا۔

فرمایئے اس انکشاف تام کے بعد بھی ان کے ایمان پر اعتراض کیا جا تا سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۲:۔اسی طرح سیدنا علیؓ کی موجودگی میں سیدنا عمرؓ نے سیدہ اشہر بانو کا نکاح سیدنا حسینؓ سے کیا بحوالہ اصول کافی بر حاشیہ مرٔۃ العقول ص ۳۹۵ فرمایئے کیا ارشاد ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۳:۔الدرۃ النجفیۃ شرح نہج البلاغہ ص ۲۲۵ میں ہے۔

وَكَانَ عِنْدَ خِفَّةَ مَرْضِهٖ يُصَلِّي بِا لنّاسِ بِنَفْسِهٖ فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهٖ الْمَرْضُ اَمَرَابَا بَكْرٍاَن يُصَلِّے بِا لنَّاسِ ْ

اور حضور اکرمؐ کو جب تکلیف تھوڑی ہوتی تھی تو خود نماز پڑھاتے تھے پس جب تکلیف شدید ہوگئی تو حضورؐ نے ابوبکر صدیقؓ کو حکم فرمایا کہ لو

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

گوں کو نماز پڑھائیں۔

فرمایئے اگر سیدنا صدیق اکبرؓ بقول شما فاقد الایمان یا ناقص الایمان تھے تو آپ نے ان کو منصب امامت پر فائز کیوں کیا۔

اعتراض نمبر ۳۴۴:۔ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک صدیق صحیح الایمان نہیں تھے تو شب ہجرت رفاقت کے لئے ان کا انتخاب کیوں کیا ملاحظہ فرمایئے۔ تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۸۹ اور حیات القلوب ص ۳۵۰ ج (۲) اور غذوات حیدری ص ۶۵ ترجمہ حملہ حیدری۔

اعتراض نمبر ۳۴۵:۔ اگر بقول شما حضرت صدیقؓ نزد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خالی از ایمان تھے تو آپ نے رفیق کیوں بنایا۔

اعتراض نمبر ۳۴۶:۔ اگر سیدنا علیؓ کے نزدیک ہجرت صدیق اکبرؓ مشتبہ الایمان تھے تو حضور علیہ اسلام کو ان کے ساتھ کیوں جانے دیا۔

اعتراض نمبر ۳۴۷:۔ **وَا لّـذِیْنَ ھَاجَرُو فِی اللہِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوْ النبوَّ نّھُم فِی الدُنْیَا حَسَنَۃً وَ لَا جُرُالاخرۃ اکبر وَلَوْ کَانُوْ یَعْلَمُوْنَ**

فرمایئے مکہ معظّمہ میں جن لوگوں پر ظلم کیا گیا اس کی علت نمائی کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۴۸:۔ بسبب ظلم معاندین مکہ مکرمہ سے کن لوگوں نے ہجرتیں کیں ان کی نشاندہی فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۳۴۹:۔ مذکورہ قسم کے حضرات کے ساتھ دنیاء میں غلبے کا وعدہ پورا ہوا یا نہ اگر ہوا تو کیسے۔ ورنہ عہد الٰہی میں نقص تو لازم نہیں آئے گا۔ تفصیل درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۳۵۰:۔ **وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ نبوّی المومنین مقاعِدَ لِلقِتَالِ**

اس رسول ایک وقت وہ بھی تھا جب تم اپنے بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچے پر بٹھا رہے تھے فرمایئے کن ایمانداروں کو حضور علیہ اسلام نے مورچوں بٹھایا کیا یہ لوگ حضور علیہ اسلام کے صحابہ مجاہدین احد نہ تھے۔

اعتراض نمبر ۳۵۱:۔ جب **وَ لَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ** فرما کو مولائے کریم نے مجاہدین احد کے خلفشار کو معاف فرما دیا تو اب تک آپ کی زبانوں پر مسلسل شکوہ کیوں ہے۔

اعتراض نمبر ۳۵۲:۔ کیا صحابہ کرام مدینہ کو چلے گئے تھے یا وہاں منتشر ہو کر واپس آ گئے تھے شق اول کو کوئی شخص ثابت کرنے کی جراءت نہیں رکھتا۔ اور شق دوم کی تحقیق من کل الوجہ قرار کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۳۵۳:۔ اگر آپ کے نزدیک بغض ایمان کی وجہ فرار و انتشار تھا تو کعب بن مالک کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے بحوالہ منہج الصادقین ج ۴ ص ۳۵۱۔

کہ چوں وے ندا کردم یا علی یا معاشر المسلمین البشر و اہذا رسول اللہ اصحاب متوجہ شدہ بر وجمع شدند و نبیاء در کار زار رانی فرمودہ۔

کہ جب میں نے حضور کو دیکھا تو ندا کی اے علی اے مسلمانوں کے گروہ خوش ہو جاؤ یہ رسول پاک ہیں اصحاب متوجہ کر جو رُ پر پروانہ جمع ہو گئے اور جنگ شروع کلر دی تا آنکہ خدا تعالےٰ فتح و نصرت عطا فرمائی۔

اعتراض نمبر ۳۵۴:۔ کیا آپ کے نزدیک حضور علیہ اسلام اور حضرات علی سے فرار ثابت نہیں جب کہ آپ کی معتبر کتاب مجالس المومنین ص

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

۸۹ میں مسطور ہے۔ اگر او بوقت عجز بغار فرار نمود ایں علی بوقت عجز درخانہ بروے خود فرار کرد۔

یعنے اگر حضور نے ہجرت کر کے فرار کیا تو تو حضرت علی نے گھر بیٹھ کر فرار کیا

اعتراض نمبر ۳۵۵:۔ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَۃً عَلٰے رَسُوۡلِہٖ وَ عَلٰے الۡمُوۡمِنِیۡنَ وَ اَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَم تَرَوۡھَا ۚ

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکرہ بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔ کیا اس میں مجاہدین حنین کے ایمان پر مہر الٰہی ثبت نہیں؟

اعتراض نمبر ۳۵۶:۔ لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُوۡمِنِیۡنَ اِذۡیُبَا یِعُوۡنَکَ تَحتَ الشَّجَرَۃِ ۚ

ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

میں بیعت رضوان کرنے والوں کے ایمان پر خداوندی شہادت موجود ہے۔ کیا پھر بھی آپ کی آنکھوں پر تعصب انکار کے محدب شیشے بحال ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۵۷:۔ کیا مجاہدین حدیبیہ کے ایمان کے لئے ھُوَا لَّذِیۡ اَنۡزَلَ السَّکِینَۃَ فِےۡ قُلُوۡبِ الۡمُوۡ مِنِیۡنَ کافی نہیں۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث در تردید نفاق صحابہ کرامؓ

اعتراض نمبر۳۵۸:۔ اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ عہد نبوت میں بطور نفاق ایمان لائے تھے تو فرمایئے مکی زندگی میں ونبوی سیاست ابو جہل کے قبضے میں تھی یا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں؟

اعتراض نمبر۳۵۹:۔ اگر کہا جائے کہ حضورؐ کے قبضے میں تھی تو خلاف خوف واقع ہے۔اور اگر ابو جہل کے قبضے میں تھی تو پھر منافقت جب بوجہ خوف ہوتی تو صحابہ کرام کو ابو جہل کی پارٹی میں ہونا چاہئے تھا یا حضور کی جماعت میں کچھ تو عقل چاہیے۔

اعتراض نمبر۳۶۰:۔ قرآن مجید میں ہے:۔

**يَا اَيُّهَا النَّبِىّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَ اَغْلُظْ عَلَيْهِمْ**

اے نبی اکرم ﷺ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر تشدد فرمایئے اگر صحابہ کرام منافق تھے العیاذ باللہ تو فرمایئے حضور علیہ اسلام کو خدا تعالےٰ نے اس کا علم دیا تھا یا نہ۔

اعتراض نمبر۳۶۱:۔ اگر نہیں دیا تو حکم الٰہی کا بے نتیجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ نا جائز ہے۔

اعتراض نمبر۳۶۲:۔ اور اگر علم دیا تھا تو فرمایئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیوں لنہ کی کیا اس سے حکم خداوندی کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

اعتراض نمبر۳۶۳:۔ اگر بقول شما ان کا نفاق متصور ہے تو کیا نفاق کا گناہ کفر سے بدتر نہیں جب بدتر ہے تو حضور علیہ اسلام کو صحابہ کرام کی غلطیوں سے درگزر کرنے اور نظر عفو سے کام لینے اور ان کے لئے بخشش طلب کرنے پر مکلّف کیوں بنایا گیا منافقین کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کی غلطیاں معاف کرنا اور ان سے مشورہ کرنا جائز ہے جیسا کہ سورت میں وارد ہے۔

**فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِے الْاَمْرِ**

اعتراض نمبر۳۶۴:۔ بقول شما انبیاء علیہ السلام اور ائمہ کرام کے لئے علم غیب ضروری ہے اگر حضور کو ان کے نفاق کا علم نہیں تھا تو آپ لوگوں کا مسلک غلط ٹھہرا اور اگر علم تھا تو ان سے قطع تعلق ثابت کیجئے جب کہ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ قرآن میں موجود ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۳۶۵:۔ جب قرآن مجید میں وارد ہے۔

اِیۡنَمَا ثُقِفُوۡا اُخِذُوۡا وَ قُتِّلُوۡا تَقۡتِیۡلًا ؕ

جہاں پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور ضرور قتل کر دیئے جائیں۔
اور بفرمان ایزدی ایسا کیا گیا تو فرمایئے کیا ان مقتولین میں حضرات صحابہ کرام بھی تھے تو کیا ان کو ان میں شامل کرنا خلاف ایمان نہیں۔
اعتراض نمبر۳۶۶:۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔
اِنّ الـمنٰفِقِیۡنَ فِی الدَّرۡکِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ بلاشبہ منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہے حالانکہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کو ریاض الجنَّۃِ نصیب ہوا فرمایئے کیا جواب ہے
اعتراض نمبر۳۶۷:۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ کَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَھَاءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھَاءُ(البقرۃ)

اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں ظاہر ہے کہ اس آیت میں منافقین کی تردید کی گئی ہے۔ اور منافقین ہی تھے جنھوں نے مسلمانوں کو بیوقوف کا تھا پس اگر صحابہ کرامؓ کو العیاذ باللہ تصور کر لیا جائے تو پھر ایمانداروں کا نام ونشان باقی نہ رہا۔
اعتراض نمبر۳۶۸:۔ کشف الغمہ ص۱۰۴ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو فرمایا کہ۔
اِنِیّ اَشۡھِدُ کُمۡ اِنِیّ زَوَّجت فاطمۃ بعلیّ ابنُ ابِیۡ طَالِبۡ ؕ
میں نے فاطمۃ الزہرا کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا ہے۔ تو کیا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر کے نکاح کو گواہی کے لئے منافقوں کا انتخاب کیا تھا۔
اعتراض نمبر۳۲۹:۔ قرآن مجید میں ہے۔

بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَھُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمَا اَلَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ ؕ (النساء)

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

منافقوں سے فرما دیجئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے جو کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ منافقین کا تعلق کفار سے تھا۔ اس لئے خدا تعالٰے نے ان کو دردناک عذاب کی دھمکی کی۔ گویا کہ نتیجہ یہ نکلا کہ منافق لوگ کفار سے دوست تھے اور جو حضور علیہ اسلام کے محبّ اور جاں نثار تھے وہ منافق نہ تھے ورنہ حضرت کے گروہ میں بالالتزام نہ رہتے۔

اعتراض نمبر ۳۷۰:۔ اگر یہ لکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ ص ۱۸۰ح میں منقول ہے کہ حضور علیہ اسلام کے زمانے میں اکابر صحابہ کرام کی چالیس مخفی رہی ہیں اس لئے حضور نے جہاد نہ کیا تو سوال یہ ہے کہ جب صاحب وحی پر مدت العمر تک مخفی رہیں تو تمہارے پاس ان کے نفاق کے متعلق پروردگار عالم کی طرف سے لیٹر آیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۷۱:۔ اگر صاحب فلک النجاۃ کی بات کو تسلیم کر لیا جائے تو امر بالجہاد کا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا جب کی ان لوگوں پر خدا تعالٰے نے پیغمبر کو اطلاع ہی دے دی تھی۔

اعتراض نمبر ۳۷۲:۔ قرآن مجید میں ہے۔ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ عِظۡهُمۡ

آپ ان سے منہ پھیر لیجئے مطابق ترجمہ صاحب فلک النجاۃ ص ۸۱ تو فرمائیے کیا حضور علیہ اسلام نے ان سے مظاہرہ اعراض فرمایا۔ کیا اسے اعراض کہا جاتا ہے کہ وطن میں رہیں تو ساتھ رہیں سفر کو جائیں تو رفیق بنائیں بیمار ہو جائیں تو امام بنائیں۔

اعتراض نمبر ۳۷۳:۔ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِی الدُّنۡیَا وَ تَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ (التوبہ)

خدا تعالٰے بلاشبہ چاہتا ہے کہ منافقوں کو حیات دنیا میں عذاب رہے۔ ان کی جان بحالت کفر نکلے۔

یہ آیت منافقوں کے حق میں ہے فرمائیے کیا حضور علیہ اسلام کے بعد صحابہ کرام دنیاء میں معذب ہوئے یا موقرہ معزز۔

اعتراض نمبر ۳۷۵:۔ جب صحابہ کرام مذکورہ آیت کے مقتضی کے پیش نظر معذب نہ ہوئے تو کیا خداوندی عہد معاذ اللہ غلط نہ ٹھرا۔

اعتراض نمبر ۳۷۶:۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡکُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا

(التوبہ)

خدا تعالٰے نے منافقین و منافقات اور بے ایمانوں منکرین دین کو جہنم کا وعدہ دیا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اب یا تو روضہ رسول مقبول کو جہنم بتائیے اور صدیقؓ و عمرؓ کے ایمان کا قرار فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۳۷۷:۔اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ نے ص۸۲ میں کیا ہے کہ نہ حضور علیہ اسلام کی وصیت تھی اور نہ وارث آل محمد کا حکم تھا تو فرمایئے امام ششم کے اس قول کا کیا مطلب ہے جہاں کسی مٹی کا خمیرہ ہوتا ہے وہاں دفن کیا جاتا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۷۸:۔قرآن مجید میں ہے۔

ثم لَا يُجَاوِرُوْنَکَ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ

بعدہ آپ کے ساتھ نہ رہیں گے مگر تھوڑی مدت اگر معاذ اللہ صحابہ کرام منافق تھے تو یہ خبر پوری کیوں نہ ہوئی جب کہ صحابہ کرام کے قائدین کو مجاورت نصیب ہوئی صرف صاحب نبوت کی عمر تک نہیں بلکہ قیامت تک۔

اعتراض نمبر ۳۷۹:۔اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ نے ص ۳۸ میں کیا ہے ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج کہ یہ پانی میٹھا ہے اور یہ کڑوا اس طرح حضور علیہ السلام کی رفاقت اور حضرت کا قرب صدیق وفاروق کے لئے باعث نجات نہیں تو یہ سوال یہ ہے کہ وہاں تو اس آیت میں موجود ہے وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا ۚ کہ خدا تعالےٰ نے ان دو دریاؤں کے درمیان حد قائم کردی ہے۔اگر طاقت ہے تو روضۂ نبویہ میں اس قسم کی تصریح دکھائی کہ یہ حصہ جنت کا ہے اور یہ حصہ جہنم کا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۸۰:تبصریح شما کیا تم نے حضور علیہ السلام نے روضۂ مطہرہ کو ناپاک مقام سے شمار نہ کیا۔

اعتراض نمبر ۳۸۱:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ حضور علیہ اسلام کا کرمنافق کے لئے مفید ہوا قرب رسول مقبول کس طرح مفید ہوا تو سوال یہ ہے کہ کرتے پر کرتے والے کو قیاس کرنا خلاف عقل ہے کیونکہ مزکی اور صاحب برکت ہونا کرتے کا کام نہیں کرتے والے کا کام ہے فرمایا اس سے آپ نے حضور علیہ السلام کی توہین نہ کی؟

اعتراض نمبر ۳۸۲:۔قرآن مجید میں ہے۔

هَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ (توبہ)

منافقین اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوئے حالانکہ حضور علیہ اسلام کے صحابہؓ بحمد اللہ اپنے اپنے مقصود کو پورے طور پر پائے گئے۔دنیا میں بھی فائز المرام ہوئے عقبےٰ میںؓ۔

اعتراض نمبر ۳۸۳:۔اگر یہ مکر جائے کہ صدیقؓ وفاروق کے متعلق قرآن میں ہے۔

لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ کہ اے محمد آپؐ ان کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ جب حضورؐ کو خبر نہیں تھی تو موجودہ شیعوں کو کیسے پتا چل گیا۔

اعتراض نمبر ۳۸۴:۔صدیقؓ فاروقؓ جب وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ کی فہرست میں آچکے ہیں تو پھر اس سے انحراف کیوں؟

اعتراض نمبر ۳۸۵:۔جب قرآن مجید میں وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ کہ آپ ضرور ان کو ان کی بات کے ڈھنگ سے پہچان لیں گے) موجود ہے تو آپ خوامخواہ یہ رٹ کیوں لگائے جاتے ہیں کہ حضور کو ان کا علم نہیں تھا۔

# نبویؐ کی وفات کے بعد متعلق ایمان صحابہ کرامؓ کیمتعلق بحث

اعتراض نمبر ۳۸۶:۔ اگر آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ صحابہ کرامؓ بعد از وفات رسول کریمؐ ایمان دار نہیں تھے تو اس آیت کا جواب دیجئے۔

**یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ مَنْ یَرْ تَدَ مِنکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْ تِیْ اللّٰہَ بِقَوْمٍ یُحّبھُمْ وَ یُحِبُوْ نَہُ اَذِلَّۃً عَلٰے الْمُوْ مِنِیْنَ اَعِزّۃ عَلٰے الْکَافِرِیْنَ ْ**

اے ایمان والوتم میں سے جو کوئی اپنے دین میں سے پھر جائے گا۔ پس قریب ہے اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو ظاہر کردے گا جنہیں خدا دوست رکھتے ہوں گے ایمان داروں کے ساتھ نرم اور اور منکرین کے ساتھ ہوں گے۔ نیز یہ آیت کن حالات پر صادق آئی۔

اعتراض نمبر ۳۸۷:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ان کے لئے ارتداد کی طرف سے اشارہ ہے جبکہ قیامت کے دن فرشتے عرض کریں گے۔ اِنَّکَ لا تَدْرِی مَا اَحْدَ ثُوْا بَعْدَکَ ْ اے مصطفےٰ کریم آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تو سوال یہ ہے کہ ادھر حیات اقلوب جلد۲ میں ہے کہ ایک روشنی نمودار ہوتی ہے جس میں منافقین ہی منافقین ہی نظر آئے ان میں ابوبکر وعمر وغیرہ تھے پس اگر یہ رویت صحیح ہے تو لا تدری غلط ہے۔ اور اگر لا تدری صحیح ہے تو یہ انکشاف محمول بر غلطی ہے۔ بہر حال کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر ۳۸۸:۔ نہج البلاغۃ جلد اص ۱۹۰ میں سے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اصحاب رسولؐ رسول مقبول کو اس رنگ میں پایا ہے کی میری جماعت کا کوئی فرد ان کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا فرمایئے حضرت علیؓ بقول شماء صحابہ کی مدح سرائی کیوں فرمائی۔

اعتراض نمبر ۳۸۹:۔ حضرت علیؓ نے فرمایا مَضَتْ اُصُوْلُ نَحْنُ فُرُوْعُھَا

یعنے اصول (صحابہ کرام گذر چکے ہیں ہم ان کے فروع ہیں۔ اور ظاہر ہے فروع کا مدار اصول پر ہوتا ہے۔ پس اگر اصول کو ایمان دار تسلیم نہ کیا جائے تو فروع کی حقیقت کیا رہے گی جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۳۹۰:۔ قَوْمُ وَ اللہ میا مِیُالوّٰ ای مَقَاوِیْل بِا لُحَقِ مَتا رِیْکَ لِلْبَغِیْ ْ

صحابہ کرام ایسے لوگ تھے ان کی راہیں اور تدبیریں مبارک تھیں حق اور ظلم کو ترک کرنے والے تھے ظاہر ہے کہ یہ خطبہ سیدنا علیؓ نے صحابہ کرام کے حق میں فرمایا اگر یہ صدق وحقیقت پر مبنی ہے تو پھر آپ حضرات کو اپنے مسلک پر نظر ثانی کرنی پڑی گی۔

اعتراض نمبر۳۹۱:۔ اِنّ قَوۡمًا اِسۡتَشۡھَدُوۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مِنَ الۡمُھَا جِرِیۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ لِکُلِّ فَضۡلٌ

بلاشبہ صحابہ کرام مہاجرین اور انصار اللہ کے راستے میں شہید کئے گئے اور ہر ایک کا اپنا اپنا مرتبہ ہے۔ (نہج البلاغۃ ص ۳۵ ج ۳)

اعتراض نمبر۳۹۲:۔ نہج البلاغۃ ص حضرت علیؓ کا خطبہ موجود ہے ۔

لَقَدۡ کُنَّا مَعَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اَبۡنَاءَ نَا وَاِخۡوَانِنَا وَ اَعۡمَامِنَا مَا یَزِیۡدُ نَا ذٰلِکَ اِلَّا اِیۡمَانا وَ تَسۡلِیۡمًا ؕ

البتہ تحقیق ہم حضور علیہ اسلام کے ساتھ ہو کر اپنے باپ اور بھائیوں اور چچوں کو قتل کرتے تھے اور یہ فعل ہمارے ایمان اور تسلیم کو بڑھاتا یہ اباء اور بھائیوں اور چچوں کو قتل کرنے والے کون تھے اور ان کے قتل کرنے کی وجہ کیا تھی۔

اعتراض نمبر۳۹۴:۔ اگر صحابہ کرام کے کمالات عالیہ اور جہاد فی سبیل اللہ نیز خوش و اقارب کے قتل کو مدح و توصیف کے رنگ میں بیان فرما رہے ہیں اور اس کی وجہ ایمان و تسلیم اور نیچے از دیات و برکت کی تصریح فرما رہے ہیں تو فرمائیے آپ حضرات کو ان کے ایمان پر خواہ مخواہ کیوں اعتراض ہے۔

اعتراض نمبر۳۹۵:۔ جب بعد از رسول مقبولؐ صحابہ کرام کو ایمان سے خالی اور عترت رسولؐ تقیہ باز تسلیم کر لئے جائیں تو دین کی ترقی کا کونسا ذریعہ باقی رہا۔

اعتراض نمبر۳۹۶:۔ تفسیر حسن عسکری ص ۱۱ میں ہے۔

قَالَ اللّٰہُ عَزّوَ جَلَّ یَا مُوۡسٰۤی اَمَا عَلِمۡتَ اِنَّ فَضۡلَ صَحَابَۃِ مُحَمَّدٍ عَلٰی جَمِیۡعِ صَحَابَۃِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ کَفَضۡلِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی جَمِیۡعِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ

خدا تعالٰے نے فرمایا اے موسیٰ کیا آپ نہیں جانتے بلاشبہ محمد رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت جمیع صحابہ رسل پر اس طرح ہے جس طرح حضرت کی آل کی فضیلت سب رسولوں کی آل پر ہے۔ فرمائیے اس قدر تصریح کے باوجود صحابہ کرام سے انحراف کیوں۔

اعتراض نمبر۳۹۷:۔ قرب الاسناد شیعی کتاب کے ص ۴۵ ج ۲ میں زین العابدین نے عید کے بعد خطبہ پڑھنے والوں پر یوں استدلال کیا ہے۔

اَنَّ رَسُوۡلًا وَ اَبَا بَکۡرُوَ عُمَرُ وَعُثۡمَانَ کَانُو اَیَجۡھَرُوۡنَ بِا لُقِرَاۃِ فِیۡ الۡعِیۡدَیۡنِ وَ یَصُلُّوۡنَ قَبۡلَ الۡخُطۡبَۃِ ؕ

یعنے حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر و عمر و عثمان عیدین میں قرأت بھی زور سے پڑھتے تھے اور خطبہ نماز کے بعد پڑھتے تھے۔ دیکھئے امام تو ان کو قابل حجت تسلیم کریں اور تم انکار کرتے ہو۔

# صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

## افضلیت اور ایمان میں بحث

اعتراض نمبر ۳۹۸:۔ پروردگار عالم نے ان لَا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہ فرما کر شب ہجرت حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی نصرت فرمائی اور وہ نصرت کس رنگ میں جلوہ گر وہ ہوئی۔

اعتراض نمبر ۳۹۹:۔ اگر صدیق اکبرؓ کو نصرت خداوندی کا مظہراتم یقین کر لیا جائے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے تو آپ کا کونسا نقصان ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰۰:۔ اور اگر مظہر نصرت نہ تسلیم کیا جائے تو فرمایئے اُن علاوہ کون متعین کیا جائے گا اور اس کے وجوہ تعین کیا ہیں۔

اعتراض نمبر ۴۰۱:۔ کیا یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر دونوں نماز میں بیٹھے تھے اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو ایک کشتی نظر آئی۔

قَالَ لِاَ بِیْ بَکْرٍ کَانِیْ اَنْظُرُ اِلٰی سَفِیْنَۃِ فِی الْبَحْرِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٌ وَ تَرَاھُمْ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالِ فا رِیْنَھِمْ فَسَحَ عَیْنیہ فَرَاھُمْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنْتَ الصِّدِّیْقُ ؕ

تفسیر قمی ۲۶۶

تو آپ نے ابوبکر سے فرمایا گویا میں جعفر کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں اس کے اصحاب جو دریاء میں کھڑا ہے۔ ابوبکر نے عرض کی کیا آپ اے حضرت ان کو دیکھ رہے ہیں فرمایا ہاں عرض کی یا حضرت آپ مجھے بھی دکھایئے پس آپ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ لگایا پس ابوبکر صدیقؓ نے دیکھ لیا تو حضور نے فرمایا تو صدیق ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰۲:۔ قرب الاسناد للحمیری شیعی کتاب ص ۴۵ میں تحریر ہے کہ امام جعفر امام محمد باقر کے متعلق کسی مسئلے کی تائید میں فرماتے ہیں قَالَ اَبِیْ فَعَلَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدیق بَعْدَہٗ یعنے ابوبکر صدیق نے بھی ایسا کیا تھا فرمایئے جب امام محمد باقر کے نزدیک ابوبکر صدیقؓ ٹھہرے تو آپ کو ان کی صداقت سے کیوں انکار ہے؟

اعتراض نمبر ۴۰۳:۔ تبصریح تفاسیر اہل السنۃ واہل التشیع جب وَ سَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقٰی ؕ یعنی جہنم سے بچالیا جائے گا کا مصداق صدیق اکبر ہیں

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

جب کہ انہوں نے حضرت بلالؓ اور عامر بن فہیرہ کو خرید کر وا لی اسلام قدوۃ الانام رحمۃ اللعالمین کے دربار میں پیش کیا تھا تو با ایں ہمہ ان کے عدم ایمان پر اصرار کیوں اور ان کے رتبہ علیاء سے انکار کیوں؟

اعتراض نمبر ۴۰۴:۔ تفسیر مجمع البیان میں هُوَا لَّذِیُ جَاءَ با لصّدقِ ْ سے حضور اکرم ﷺ کی ذات انور اور وَصَدَّقَ بِہٖ سے حضور اکبر مراد لیا گیا ہے۔ کیا اب بھی انکار پر بضد ہو گئے یعنے صدیق کو لانے والے حضور تھے۔ اور پہلے تصدیق کرنے والے صدیق تھے۔

اعتراض نمبر ۴۰۵:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصفل منصفہ ملا باقر مجلسی اصفہانی جلد اص ۳۴۷ میں ہے میں ہے کہ جب حجرت علی کی والدہ نے وفات پائی تو ان کو لحد میں اتارنے والے حضرت عباسؓ اور ابو بکر صدیقؓ تھے اگر ابو بکر صدیق بیگانے سمجھے جاتے جیسا کہ آجکل کے جہال میں نکارت پائی جاتی ہے تو آپ کو قطعاً یہ موقع نہ دیا جاتا وجہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر ۴۰۶:۔ حضرت علی مرتضیٰؓ سے ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے جب نماز پڑھنا ثابت ہے تو ان کے ایمان نیز ان کی دیانت پر اعتراض کیسا، کیا یہ یاد نہیں کہ گذشتہ سطور میں ہم نے ثابت کیا تھا کہ رتبۂ امامت پر صدیق اکبرؓ کو فائز کرنے والے حبیب کبریاء صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

حوالہ کے لئے ملاحظہ فرمایئے الدرۃ النجفیۃ شرح نہج البلاغہ ص ۲۲۵ احتجاج طبرسی ص ۵۹ مرۃ العقول ج اور تفسیر قمی ص ۵۰۳ غزوات حیدری ص ۶۲۷ ضمیہ ترجمہ مقبول ۳۱۵۔

اعتراض نمبر ۴۰۷:۔ اگر یہ مکر کیا کہ سیدنا علیؓ صف میں نہیں تھے تو غزوات حیدری ص ۲۶۷ کی عبارت کا جواب دیجئے جبکہ اس میں مسطور ہے اور اسی صف میں شاہ لافتا بھی تھے۔

اعتراض نمبر ۴۰۸:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ دوبارہ لوٹائی تھی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی نماز پڑھی کیوں تھی جسکو لوٹانا پڑے؟

اعتراض نمبر ۴۰۹:۔ بوقت ادائے صلوٰۃ خلف ابو بکر عدم جواز نماز کو جانتے تھے۔ یا نہ اگر نہیں جانتے تو نشان امامت مفقود اور اگر جانتے تھے تو ارتکاب معصیت ہے بہر حال جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۱۰:۔ اگر تقیہ پر محمول کیا جائے تو ایسا عمل حضرت سے ثابت کیا جائے کہ حضور علیہ السلام نے کسی فعل کے عدم جواز کے قائل ہو نے کا باوجود ڈر کر بطور مساحت وہ فعل کیا ہو۔

اعتراض نمبر ۴۱۱:۔ اگر ایسا فعل حضرت نبی کریمؐ سے ثابت نہیں ہے تو فعل امامت فعل نبوت کے خلاف ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۱۲:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت علیؓ نے نماز واپس لوٹائی تھی تو باقی حضرات نے نماز ادا کنندگان کو لوٹانے کا امر فرمایا؟

اعتراض نمبر ۴۱۳:۔ اگر امر فرمایا ہے تو ثابت کیجئے دیدہ باید اور اگر امر نہیں تو اس کا گناہ کس کے سر۔

اگر بنی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش نشینی گناہ است

اعتراض نمبر ۴۱۴:۔ اگر یہ مکر کیا جائے تو کہ صرف ایک دن کے لئے نماز پڑھی تھی تو فی الجملہ پڑھنا تو ثابت ہو گیا جواب درکار ہے،

اعتراض نمبر ۴۱۵:۔ نیز اگر عبارت کے اول آخر کو دیکھ لیا جائے تو سارے مکر گردوغبار کی طرح اڑتے نظر آتے ہیں کیونکہ جو قصہ بناوٹی طور پر تراشا گیا ہے۔ اس میں یہ واقع کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ صدیقؓ وعمرؓ نے قتل علیؓ کی تجویز کی خود تو تیا نہ تھے لیکن اپنا ہمنوا بنایا خالد بن ولید کوؓ خالدؓ جا کر نماز میں کھڑے ہوئے اس ماجرے سے پتا چلا مائی اسماء بنت عمیس کو اور وہ اس وقت زوجہ تھی ابوبکرؓ کی اس نے کہلا بھیجا کہ آپ آج نماز پڑھنے نہ جانا کیونکہ آج لوگ آپ کے قتل کے ارادے کر رہے ہیں باینمہ حضرت علیؓ چلے گئے اور نماز ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے ادا کی؟ فرمایئے صاحب اس سے کیا پتا چلتا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۱۶:۔ جب امامت پچ فائز کرنے والے سیدنا صدیق اکبر حضور علیہ اسلام تھے تو سیدنا علیؓ کا ان کی امامت کو نظر مغائرت سے دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر ۴۱۷:۔ شب ہجرت جب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدیق اکبرؓ کے دروازے پر تشریف لے گئے اور حضرت صدیقؓ کو اپنے موافق پایا تو حبیب کبریاء نے فرمایا۔

**لَا جَرَمَ اَطْلَعَ اللّٰہُ علےٰ قَلْبِکَ وَوَجدَ مَا فِیْھَا مَوَافِقًا لَمَا جَرَیٰ علےٰ لِسَانِکَ جَعلَکَ مِنِّے بِمَنْزِلَۃِ اِلسَّمْعِ وَالْبَصرُ وَالَراسِ (تفسیر حسن عسکری ص ۱۸۹)**

بلاشبہ خدا تعالےٰ کو آپ کے قلب کا علم ہے اور جو کچھ آپ کی زبان پر ہے وہی آپ کے دل میں ہے خدا تعالیٰ نے (اے ابوبکر) تجھے میرے لئے کان آنکھ اور سر کے بنا دیا ہے۔ فرمایئے کیا جواب ہے روایت کی تغلیظ کا ارادہ ہے یا واقعہ کی تکذیب کا؟

اعتراض نمبر ۴۱۸:۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۳۵۱ میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت کی طرف وحی بھیجی کہ اکابر قریش آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں پس حضرت علیؓ کو بستر پر سلا دیجئے۔

وامر کردہ است ابوبکر را ہمراہ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ ابوبکر کو اپنے ہمراہ لیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۱۹:۔ فرمایئے اگر خدا تعالیٰ کے ہاں صدیق اکبر کا ایمان نیز دیانت وامامت مسلمات سے نہیں تھے تو حفاظت ورفاقت کے لئے مامور کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر ۴۲۰:۔ غزوات حیدری ص ۶۵ میں ہے۔ مرزا باذل ای رانی لکھتے ہیں ہرنگاہ جناب نبوی دولت سرائے سے نکلے تو پہلے درخانہ ابوبکر پر آئے اس لئے آپ نے ان کو آگاہ کر دیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلنا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۲۱:۔ غزوات حیدری ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام کے پاؤں کو تکلیف ہونے لگی تو صدیق اکبر نے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ان کے نزدیک ابوبکر صدیقؓ نا قابل اعتماد تھے تو سوار کیوں ہوئے اعتراض نمبر ۴۲۲:۔ اسی طرح غزوات حیدری ص ۲۵

کہ غار میں روٹی اور پانی پہنچانے کے لئے ابوبکر کا بیٹا آتا تھا اور دودھ پہنچانے ابوبکرؓ کا نوکر آتا تھا جس کا نام عامر تھا فرمایئے اگر وہ معاذ اللہ ایسے تو حضرت نے ان پر اعتبار کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر ۴۲۳:۔ کشف الغمہ مصنفہ علی ابن عیسٰی اردبیلی میں ہے۔

**سئل الْاَمَام اَبُوْ جعْفرُ عَنْ حُلِيّةِ السَيفِ هَلْ يجُوْزُ فَقَالَ نعَمْ قَدْ حلّٰى اَبُوْ بَكر ن الصِّديق سَيفَهٗ بِا لُفِضَّةِ فقَالَ الراوى لا تقُلْ هكَذافوَثَبَ الِامَامُ عَنْ مَكَانِهٖ فقَالَ نعَمْ الَصِّدِيقُ نعَمْ الصِّدِيقپ من لم يقل لَهُ الصديق فَلاَصدَقَ اللّٰهُ قَوْلَهُ فِى الدُّنيَاء وَالْآخِرَهْ.**

حضرت محمد باقر سے کسی نے دریافت کیا کہ تلوار کے دستانے کو زیور پہنانا جائز ہے (فرمایا ہاں جائز ہے اسلیئے کہ ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو زیور لگائے تھے تو سائل نے کہا کہ کیا آپ ان کو صدیق کہہ رہے ہیں پس آپ اپنے مقام سے جوش کی وجہ سے اٹھ کھڑے اور فرمایا بلاشبہ وہ صدیق ہے صدیق ہے صدیق ہے جس نے اس صدیق نہ کہا خدا اس کے قول کو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں۔ ذرا اس کی وضاحت فرمادیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۲۴:۔ فلک النجاۃ ص ۱۰۴ حق الیقین ص ۱۲۱ میں ہے اسما بنت عمیس حضرت کی بیوہ یعنے حضرت علیؓ کی بھاوج کا نکاح حضرت صدیق اکبر سے ہوا۔ فرمایئے اس نکاح پر حضرت علیؓ راضی تھے یا ناراض؟

اعتراض نمبر ۴۲۵:۔ اگر راضی تھے تو تمہارے سارے حیلوں اور بہانوں کا قلعہ مسمار ہو گیا اور اگر راضی نہیں تھے تو ابوبکر صدیق کے بعد اپنا نکاح ان کے ساتھ کیوں کیا جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر ۴۲۶:۔ اگر پہلے مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہوا تھا تو چشم ماروشن دل ماشاد اگر خدانخواستہ معاملہ برعکس تھا تو فرمایئے کس وقت حضرت اسماء تائب ہوئیں اور بعد از اعلان توبہ ہجرت علیؓ نے نکاح کیا۔

اعتراض نمبر ۴۲۷:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ کا نام حضرت ام فردہ تھا اور ان کے والد کا نام قاسم اور انکے والد کا نام محمد اور ان کے والد کا نام ابوبکر صدیق تھا اور صادق کا لقب حضرت صدیق کی وجہ سے ہے۔

اعتراض نمبر ۴۲۸:۔ احتجاج طبرسی ص ۳۵۰ مطبوعہ ایران میں ام محمد باقر کا قول ہے۔

لَسْتُ بِمُنكر فَضْلُ عُمروَ لكِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَفْضَلُ مِنْهُ

میں عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر سے افضل ہے۔

اعتراض نمبر ۴۲۹:۔ من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۲۵ ج ا میں ہے۔

اَنَّ اَوُ الناس با لتقدم فِیُ جماعۃٍ اَقرُاَ ھُمُ لِلُقُرُآنِ وَ اِنُ کَا نوُ فِیِ القِرء اِۃسَوَاءُ فَا فَھُھِمُ وَ اِنُ کَانُوُ فِیُ الفقراء سواء فَاَقَدُمَھُمُ ھِجُرَۃِ فَاِن کَا نُوُ فِیُ الَسِّن سَوَاءُ فَاَصُبحُھُمُ وَجُھًا وَ صاحِبُ المسُجِدِ اَوُلٰی بِمَسُجِدِہٖ

بلاشبہ امام بننے کے لائق قرآن کا سب سے بڑا قادری ہے اور اگر اس میں برابر ہوں تو سب سے مفہوم ومعانی کا بڑا سمجھ دار گر فقہ میں برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے زیادہ حسین وجمیل اور مسجد کا امام اولٰے بالمسجد ہے۔ یا تو تسلیم کیجئے کہ سارے صفات صدیق اکبر میں موجود تھے اور یا انکار کیجئے

اگر قرار ہے تو مدعا ہمارا ثابت ہوتا اور اگر انکار ہے تو لازم آتا ہے کہ سیدنا علیؓ نے معاذ اللہ ہمیشہ ترک اولٰے پر عمل فرمایا جو کہ ان کی شان سے بعید ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳۰:۔ دلائل قاہرہ سے صحابہ کرام بالعموم اور صدیقؓ اکبر کا ایمان بالخصوص ثابت ہونے کے بعد کیا آپ کو تسلیم ہے کہ آپ کی وفات بھی مدینہ منورہ میں ہوئی اور دفن بھی روضہ مطہرہ میں کیئے گئے۔ اگر تسلیم نہیں ہے تو خلاف واقع ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳۱:۔ اور اگر تسلیم ہے تو پھر من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۷۹ کی اس حدیث کا کیا جواب ہے۔

مَنُ مَاتَ فِیُ اَحُدِ الُحَرَ مَیُنِ مَکَّۃَ اَوِ الُمَدِیُنَۃ لَمُ یُعُرَضُ وَلَمُ یُحَاسَبُ

جو شخص مکہ یا مدینہ میں مرا تو قیامت کے دن نہ تو اس سے سوال جواب اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# مسئلہ فدک کے متعلق بحث

اعتراض نمبر۴۳۲:۔ باغ فدک کی حقیقت کیا ہے کسی باغ کا نام ہے یا بستی کا اگر باغ کا نام ہے تو اس کے جدود اربعہ کیا ہیں اور اگر بستی ہے تو پوری بستی کی ملکیت اور استحقاق میں جھگڑا ہے یا اس کے حصے میں تفصیلی جواب درکار ہے۔

۴۳۳:۔ مناقب فاخرہ (شیعی کتاب) کے ص ۱۷۰ سے پتہ چلتا ہے۔

فَاِنَّھَا قَرْیَۃٌ ذَاتَ نَخْلٍ کَثِیْرٍ

یعنے یہ بڑی بستی ہے جس میں بہت سے کھجور ہیں۔

بعینہ یہی روایت ہے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ ص ۳۴۸ میں بھی موجود ہے کیا یہ تعریف حقیقت پر مبنی ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۴۳۴:۔ اگر یہ حقیقت پر مبنی ہے تو انور نعمانیہ شیعی کتاب ص ۱۴ میں مسطور ہے فدک کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

حد اول عریش مصر حد دوم دومۃ الجندل۔ حد سوم تیما۔ حد چہارم جبل اُحد فرمایئے کیا خیال ہے۔

اعتراض نمبر۴۳۵:۔ اسی مناقب فاخرہ میں روایت بھی ہے کہ ہارون رشید نے امام موسیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ فدک لے لیں آپ کو واپس دیتا ہوں تو حضرت نے انکار کر دیا یہاں تک کہ ہارون نے کہا اس کے حدود کونسے ہیں حضرت نے فرمایا حد اول ملک مصر ہے تو ہارون کا رنگ فق ہو گیا حد دوم سمرقند ہے تو ہارون رشید کا رنگ زرد ہو گیا حد سوم افریقہ ہے تو ہارون کا انگ اور منہ سیاہ ہو گیا اور حد چہارم سیف الجرز جو آرمینہ سے ملتا ہے فرمایئے ان دو حدود اربعہ میں کونسی حد صحیح ہے براہ کرم دلائل سے غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کر کے دکھائیں کیا اس قسم کے دلائل کے بل بوتے اہلسنت کے مقابلے پر شور بر پا ہے۔

اعتراض نمبر۴۳۶:۔ فدک بطور صلح کے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا یا بطور مال غنیمت کے آیا تھا۔

اگر بطور مال غنیمت کت آیا ہے تو یہ خلاف واقع ہے اور اگر بطور صلح نے یہودیوں نے اپنی جان و مال بچانے کی غرض سے پیش کیا تو اسے مال نے کہا جائے گا۔

اعتراض نمبر۴۳۷:۔ فرمایئے یہ مال اسلام کے ملک میں تھا یا حضور کے ذاتی ملک میں اگر حضور علیہ اسلام کے ذاتی ملک میں تھا تو پھر یتیموں مسکینوں اور فقراء کو اس کے محصول سے دینے کے متعلق رب العالمین کا حکم کیسا جب کوئی چیز کسی ملک میں نہ ہو وہ خود متصرف ہوتا ہے اس کی مرضی آئی گی تو کسی دے گا ورنہ نہیں دے گا۔

اعتراض نمبر۴۳۸:۔ اس کے باوجود کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ فدک کی زمین اور اس کا باغ حضرت نے اپنی زندگی میں تقسیم کر دیا ہوگا اگر ثابت ہے تو ثبوت درکار ہے اور اگر ثابت نہیں تو پھر یہ معلوم ہوا کہ یہ استحقاق زمین اور باغ کے متعلق نہیں بلکہ اس کی آمد کے متعلق ہے۔ فرمایئے کیا خیال ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر ۴۳۹:۔جن روایات کو صاحب النجاۃ نے پیش کیا ہے ان کو تملیک متفرقانہ پر محمول کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر ۴۴۰:۔ جب قرآنی آیات حضور علیہ اسلام کا ملک بر فدک ثابت نہ ہوا تو کیا حضور علیہ اسلام کو یہ حق حاصل ہے کہ جس چیز میں یتیم اور مسکین اور بیوہ عورتیں شریک ہوں وہ حضور علیہ اسلام اپنی صاحبزادی کے حکم میں دے دیں۔

اعتراض نمبر ۴۴۱:۔اگر فَاللهِ وَ لِلرَّسُوْلِ میں لام تملیک کا ہے تو للفقراء المھاجرین میں لا تملیک کا کیوں نہیں باتے جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر ۴۴۲:۔ بروئے آیت قرآن جب ذاتی طور پر فے ہونے کی وجہ سے فدک نہ حضور علیہ اسلام ملک ٹھہرا اور حضور علیہ اسلام کی تملیک کر سکتے تھے اور نہ کیا تو فرمایئے سیدہ خاتون نے کس نظریئے کے پیش نظر صدیق اکبرؓ سے مال طلب کیا۔

اعتراض نمبر ۴۴۳:۔اگر بطور ورثہ طلب کیا تو لازم آئے گا کہ ان کی نظر میں یہ ذاتی طور پر اس کے مالک تھے حالانکہ یہ قرآن کے سراسر منافی ہے تو کیا سیدہ کو علم تھا کہ یہ مال نہ میرے باپ کے ملک میں ہے اور نہ میں سوال کر سکتی ہوں یا نہ اگر علم تھا تو سوال کی کیا حقیقت رہے گی اور اگر علم نہیں تھا تو یہ بعید اور ار قیاس ہے جواب دید یجئے۔

اعتراض نمبر ۴۴۴:۔سیدہ کے سوال کو محمول علی التصرف کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر ۴۴۵:۔اگر محمول علی التصرف کیا جائے تو کا حق وقت کے منتخب شدہ خلیفے کو ہوتا ہے یا رعایا میں سے کسی ذی اقتدار کو دلائل سے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۴۶:۔ابوبکر صدیقؓ نے سیدہ کے ارشاد کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ کے نزدیک صداقت پر مبنی ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۴۷:۔اگر صداقت پر مبنی ہے تو فھو المقصود (دیدہ باید)

اعتراض نمبر ۴۴۸:۔اگر صداقت پر مبنی نہیں ہے تو فرمایئے کیوں؟ کیا سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے جو حدیث حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش فرمائی تھی اس کا آپ لوگوں کو انکار ہے یا انکار؟

اعتراض نمبر ۴۴۹:۔اگر اقرار ہے تو فہو المقصو د اور اگر انکار ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ اگر اسی حدیث کو ابوبکر صدیقؓ اہل سنت کی کتابوں روایت فرمائیں تو نا قابل تسلم آکر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر ۴۵۰:۔اگر ابوبکر صدیق کی روایت عدم توریث انبیاء نا قابل قبول ہے تو براہ کرم ذیل کی روایت کا جواب دیجئے کہ تمہاری کتاب میں منقول ہے چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ باب وصایا علی لمحد ۳۴۶ مطبعہ جعفریہ الواقع تباس جدید لکھنو میں ہے۔

ان الانبیاء یورثو ا درھما ولا دینار ولکنھم و رثو العلم فمن اخدمنہ اخذ بحظ وا فرٍ

بلاشبہ انبیاء نہیں وارث بناتے درہم اور دیناء کا لیکن وہ وارث بناتے ہیں علم کا پس جس نے اس علم سے لیا تو لے لیا حصہ کثیرہ۔

اعتراض نمبر ۴۵۱:۔ نیز اصول کافی ص ۱۶ مولف محمد بن یعقوب کلینی ومصدقہ امام مہدی متوطن در غار سر من رائی شریف ومنتظر الموعود فی زعکم مطبوعہ ایران مکتوبہ کاتب ابن محمد شفیع التبریزی فی ۱۲۸۱ھ میں ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

## ان العلماء ورثة الانبياء و ذاک ان الانبیاء لم یو رثو ا در هما و لا دینار انما اور رثو احادیث من احا دیثھم ؑ

بلا شبہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور یہ بلا شبہ انبیاء تو وارث بناتے ہیں اور نہ درہم کا اور نہ دنیا کا جزیں نیست وارث بناتے ہیں علم احادیث کا اپنی احادیث سے فرمایئے اپنی روایت سے اعراض کیوں جب کہ اس کی تصدیق بھی بزعمکم حضرت مہدی نے فرمادی۔

اعتراض نمبر ۴۵۲:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ امام ابو عبداللہ کا قول ہے حضور علیہ اسلام کا ارشاد نہیں ہے تو ہم کہیں گے چلو ہم آپ کو حضور علیہ اسلام کا ارشاد گرامی تمہاری اسی موثقہ مصحیحہ مصدقہ کتاب میں دکھا دیتے ہیں بشرطیکہ جواب باصواب سے مشرف فرمایا جائے۔

چنانچہ اسی اصول کافی ص ۱۷ میں حضور علیہ اسلام نے فرمایا

## ان العلماء ورثة الانبیاء ان الا نبیا ء لم یو رثو ادینا داوہ در هما ولکن ورثو العلم فمن اخذ منه اخذ بحظ و افر.

بلا شبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور نہ درہم کا لیکن وارث بناتے ہیں علم کا پس جس نے علم لے لیا اس نے حصہ وافر لے لیا۔ دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے اعتراض نمبر ۴۵۳:۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اس قدر روایات کے باوجود سیدنا ابی بکرؓ کی تردید کی جا رہی ہے کیا سچ نہیں کہ سیدہ کی نا راضگی نا قابل تسلیم ہے

اعتراض نمبر ۴۵۴:۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ابو بکر صدیق پر ناراض ہو گئیں۔ تو اس قسم کا لفظ نہ تو کتب اہل سنت میں ہے اور نہ عقل باور کرتا ہے کیوں کہ ابو بکر صدیق نے عرض کر دیا تھا میرا مال سارے کا سارا حاضر ہے لیکن متروکہ رسول مقبول میں وارثت نہیں چل سکتی دیکھئے ابن مثیم بحرانی اور ابن ابی الحدید اور الدرۃ النجفیہ ص ۳۳۲ مطبوعہ ایران مصنفہ عبدالصمد ابن احمد تدبیری۔ (پس ناراضگی کے وجوہ کیا ہیں) پس ناراضگی کے وجوہ کا ی ہیں

اعتراض نمبر ۴۵۵:۔ اگر ناراضگی تسلیم کر لی جائے تو فرمایئے اس سے صدیق کی ذات پر کچھ اثر پڑے گا تو کیوں جب کہ انہوں نے ان کے والد مکرم کی بات ان کو سنائی جس کا ذکر اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۴۵۶:۔ خدانخواستہ اگر ناراضگی متصور کر لی جائے تو کیا اس ناراضگی کا تعلق حضور کے ارشاد سے نہ ہوگا۔ اور کیا سیدہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے والد کے قول کو درخور اعتنا نہ سمجھیں بلکہ الٹا ناراضگی کا اظہار کر دیں۔ اعتراض نمبر ۴۵۷:۔ فرمایئے ایسی ناراضگی سیدہ فاطمہ زہرہؓ نے صرف صدیق اکبرؓ پر ظاہر فرمائی یا کسی اور پر بھی۔

اعتراض نمبر ۴۵۸:۔ اگر ثابت کر دیا جائے کہ سیدہ پاک صدیق اکبرؓ پر تو اس لئے ناراض ہوئیں (بقول شماء) کہ انہوں نے ان کی نہ ہمنوائی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اور نہ عملی تائید فرمائی اور نہ لے کر دیا فرمایئے جواب کیا ہے؟

## اشتملت الجنين وقعدت حجرة الظنين

احتجاج طبرسی ص ۶۵ بوجہ مقتضائے ایمان اور بوجہ شرم وحیات رجمہ کرنے کو جی نہیں چاہتا کسی اہل علم سے باوقت ضرورت پوچھ لیا جائے۔

اعتراض نمبر ۴۶۰:۔ جلا العیون ص ۱۳۱ مطبوعہ ایران مصنفہ ملا باقر مجلسی اصفہانی میں ہے کہ حضرت جعفر نے ایک لونڈی حضرت علی پاس بھیجی سیدہ کو شبہ ہوا کہ حضرت علی نے ہمبستری کی ہے ہو چھنے پر سیدنا علی نے قسم اٹھائی بی بی صاحبہ ناراض ہو کر اجازت کی طلب گار ہوئیں ۔حضرت نے ان کو اجازت دے دی فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۱:۔ اسی طرح جلاء العیون ص ۱۵۱ میں ہے کہ کسی شقی کے کہنے پر سیدہ خاتوں نے اعتبار کر لیا کہ سیدنا علیؓ نے نکاح کے لئے ابوجہل کی لڑکی خواست گاری فرمائی ہے بسبب حزن وغم بغیر اجازت سیدہ پاک حضرت علی کے گھر سے سیدنا حسن اور حسین اور ام کلثوم کو لے کر اپنے باپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئیں فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۲:۔ ان حالات میں اگر صدیق اکبر کے نزدیک معتوب ہیں تو کوئی اور دوسرا کیوں نہیں؟

اعتراض نمبر ۴۶۳:۔ اگر یہ مکرر کیا جائے کہ مذکورہ روایتوں سے تو درہم ودینار کی عدم توریث ثابت ہوتی ہے حضرت سیدہ تو زمیں کی وارث کی طلب گار تھیں تو سوال یہ ہے کہ احتجاج طبرسی ص ۶۴ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے۔

## انی سمعت رسول اللہ یقول نحن شراہ النبیاء لا نورث ذھبا ولا فضة ولا دار ولا عقارا و انما نورث الکتاب و الحکمة و العلمؕ

بلاشبہ میں نے حضور علیہ اسلام سے سنا ہے فرمایا ہم انبیاء کا گروہ نہ تو سونے کا وارث کسی کو بناتے ہیں اور نہ چاندی کا نہ مکان کا اور نہ زمین کا بلاشبہ وارث بناتے ہیں کتاب وحکمت اور علم کا۔ دیکھئے اس میں دار اور زمین کا ذکر موجود ہے جواب ملے تو پتہ چلے۔

اعتراض نمبر ۴۶۴:۔ و امیر المو مُنین یتوقع رجو عھا الیہؕ

یعنی حضرت علی امید رکھتے تھے کہ سیدہ فاطمہ زہرا وہاں سے فارغ ہو کر میرے تشریف لائیں گی۔ کیا اس میں تصریح موجود نہیں کہ وہ ان کے ساتھ بھی نہ تھے اور حمایت میں بھی نہ تھے۔

اعتراض نمبر ۴۶۵:۔ سیدہ فاطمہ نے جب فدک کیا تو خود تشریف لے گئیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو ارسال فرمایا وضاحت مطلوب ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۶:۔سوال فدک برضائے سیدنا علی ہو یا بغیر رضا کے ہر دو ۲شقوں پر روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۴۶۷:۔اگر تشریف لے جانا تسلیم کر لیا جائے تو بروئے کتب اہل تشیع سیدنا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اجازت ثابت فرمایئے اور مکمل حوالہ سے مستفیض فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۴۶۸:۔ورنہ تسلیم کیجئے کہ سیدہ طاہر بغیر اجازت تشریف لے گئیں جو کہ ان کی شان کے خلاف ہے اور ایسی روایت جو شان کے خلاف ہو وہ یقیناً نا قابل قبول ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۹:۔حضور علیہ سے سند ہبہ کا لکھا جانا اور سیدہ کے حوالے ہونا اور سیدہ کا دربار صدیقی میں پیش کرنا اور حضرت عمرؓ کا پھاڑ ڈالنا صحاح ستہ یا اہل سنت کی کسی کتاب سے ثابت کیجئے۔بشرطیکہ روایت مستند الی السند الصحیح ہو۔

اعتراض نمبر ۴۷۰:۔سیدہ کو دھکے دے کر واپس لوٹانا اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں مذکورہ ہے عبارت مع السند صحیح ارشاد فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۴۷۱:۔اعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ میں ہے۔

**اتت فاطمة فی مرضه الذی توفی فیه لذی تو فی فیه فقالت یا رسول اللہ هذا ان ابنان فو رثهما فقال النبی صلے اللہ علیه و سلم اما الحسن فله هیبتی و شجاعتی و امام لحسین فله جرتی .**

سیدہ فاطمہ زہرا حضور علیہ اسلام کے پاس اس بیماری کے دوران میں تشریف لائین جس سے آپ کی وفات ہوئی عرض کیا کہ یہ دونوں صاحبزادے حجرت حسن حسین دربار نبوت میں لائی ہوں ان کو ورثہ عنایت فرمایئے پس آپ نے فرمایا حسن کے لئے میری بہادری ہے اور میرے حسن کے لئے میری جرأت ہے اگر والی طور پر ورثے کے اجراء کے قائل ہوتے تو فرما دیتے کہ وراثت میری وفات کے بعد ملے گی اور اس کے بعد حق وراثت کی تشریح فرما دیتے مگر ایسا نہ کیا فرمایئے ٹھیک ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۷۲:۔سیدہ فاطمہ زہراؓ کی ناراضگی کا علم سیدنا علی کو تھا یا نہ اگر نہیں تھا تو یہ عقیدت شیعیت کے سراسر خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۳:۔اگر علم تھا تو آپ نے چھ ماہ بعد بعد از وفات سیدہ جبری طور پر صدیق اکبر کے ہاتھ رکھ کر بیعت کیوں کی۔

**ثم تناول یدابی بکر و با یعه (احتجاج طبرسی)**

اس کے بعد حضرت علی نے ابوبکر صدیق کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اعتراض نمبر ۴۷۴:۔اگر علم تھا کہ صدیق اکبر سیدہ کے دشمن رہے تو آپ نے ان کے پیچھے صف میں کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھی؟

**ثم قام و تهیا للصلوٰة و حضر المسجد و صلی خلف ابی بکر (احتجاج طبرسی )**

اس کے نماز کا ارادہ کیا اور اور مسجد میں تشریف لے گئے اور ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز ادا کی۔

اعتراض نمبر ۴۷۵:۔ فرمایئے سیدنا حسینؓ کو سیدنا عمرؓ کی سیدہ فاطمہ کے ساتھ عداوت کے متعلق علم تھا یا نہ کہ انہوں نے العیاذ باللہ سند پھاڑ ڈالی تھی نیز دھکے دے دے کر دربار سے نکال دیا تھا؟

اعتراض نمبر ۴۷۶:۔ اگر علم نہیں تھا تو علم کلی کا دعوٰی عبث ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۷:۔ اور اگر علم تھا تو سیدہ شہر بانو عقد کرنے کے لئے فاروقؓ کے دروازے پر اپنے باپ سیدنا علی کی معیت میں تشریف کیوں لے گئے۔

اعتراض نمبر ۴۷۸:۔ کیا سیدنا علی اور سیدنا حسین ناراضگی کے سلسلے میں سیدہ کے ہم نوا نہیں تھے۔ اگر تھے تو یہ میل جول کیسا اور اگر نہیں تھے تو آپ کے قلوب میں ان سے زیادہ بغض کیوں ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۹:۔ فرمایئے کہ جس روایت میں جناب سیدہ طاہرہ کی ناراضگی کا ذکر ہے اسکی پوزیشن کیا ہے وہ فرمان رسول مقبول ہے یا اثر ہے جسے تاریخی واقعہ سے تعبیر کرنا بجا ہوگا۔

اعتراض نمبر ۴۸۰:۔ اگر فرمان رسول مقبول ہے تو یہ سراسر خلاف واقع ہے کیوں کہ واقعہ حضور علیہ اسلام کی وفات کے بعد کا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۱:۔ اگر تاریخی واقعہ ہے تو کیا دین میں اس قدر افتراقی عمارت کی بنیاد تاریخی واقعہ پر رکھی جا سکتی ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۲:۔ کیا قرآن وحدیث کے خلاف تاریخی واقعہ کوئی قدر قیمت باقی رہتی ہے؟

اعتراض نمبر ۴۸۳:۔ اگر نہیں رہتی تو یقیناً نہیں رہتی تو پھر اس قدر واویلا اور شورغل کی کیا وجہ ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۴:۔ قرآنی آیت سے پتا چلتا ہے کہ کامل الایمان لوگ ناراضگی کو کھا جاتے ہیں۔ صرف کھا نہیں لیتے بلکہ معاف بھی کر دیتے ہیں۔ صرف معاف نہیں کرتے بلکہ احسان بھی کر دیتے ہیں۔

کیا یہ حضرت سیدہ خاتون کا اس آیت پر عمل برقرار رہتا ہے اگر بقول آپ کے تسلیم کرلیا جائے کہ حضرت سیدہ نا ابی بکرؓ پر آخر دم تک ناراض رہیں۔

## اولکاظمینو العافین عن الناس و اللہ یحب المحسنین ۰

مومنوں کی شان یہ ہے کہ پی جانے والے ہوں غصے کو اور معاف کرنیوالے لوگوں کی غلطیوں کو اور اللہ احسان دوست رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۵:۔ اہل سنت والجماعت کی معتبر کتب عمدۃ القاری شرح بخاری اور فتح الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر میں جب سیدہ کے راضی ہوجانے کی روایات موجود ہیں تو خواہ مخواہ انکار کیوں؟

اعتراض نمبر ۴۸۶:۔ اگر تاریخی روایت کو اتنی اہمیت دی جائے جتنا قدر کہ آپ دے رہے ہیں تو کیا اس سے رحماء بینھم کے مفہوم کی تر دیدی نہیں ہوتی۔

اعتراض نمبر ۴۸۷:۔ جب سیدنا مولانا حضرت رسول کریم ﷺ کو حب مال سے خدا نے پاک کر لیا تھا تو کیا یہ نعمت سیدہ طاہرہؓ کو نصیب

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نہیں ہوئی تھی۔

اعتراض نمبر۴۸۸:۔اگرنصیب ہوئی تھی تو فہوالمقصو داس مذہب سے اہل سنت کی تائید ہوئی ہے۔

اعتراض نمبر۴۸۹:۔اگرنصیب ہوئی معاذ اللہ تو لقب بتول کا کیا مطلب ہے ذرا وضاحت سے جواب عنایت فرمایئے۔

اعتراض نمبر۴۹۰:۔آپ وہ وُدلائل پیش کیجئے کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدہ طاہرہ حضور علیہ اسلام کے زمانہ اقدس فدک سے قابض تھیں۔

اعتراض نمبر۴۹۱:۔پر قبضے کے پہلو پر روشنی ڈالی جائے کہ قبضہ تصرف کی بناء پر تھا یا تملیک کی بنا پر؟

اعتراض نمبر۴۹۲:۔اگر تملیک کی بناء پر تھا تو کیا اس قسم کی تملیکیں حضور علیہ اصلوۃ اسلام نے اصول ورثت کے مطابق حضرت عباس اوران کے صاحبزادوں کے لئے بھی کی تھیں یا نہ۔

اعتراض نمبر۴۹۳:۔اگر جواب اثابت میں ہے تو دلائل درکار ہیں؟

اعتراض نمبر۴۹۴:۔اوراگر جواب نفی میں ہے تو صاحب نبوت کی طرف اس قسم کی ترجیح بلا مرجح کی نسبت کیوں؟

اعتراض نمبر۴۹۵:۔اوراگر تملیک ثابت نہ ہو سکے تو پھر غصب کیسے متحقق ہوگا۔جب کہ غصب مملوکہ چیز کا ہوتا ہے غیر مملوکہ کا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر۴۹۶:۔الدرۃ النجفیۃ سرح نہج البلاغۃ میں موجود ہے کہ سیدہ طاہرہ حضرت پرراضی ہوگئیں کیا اب بھی آپ لوگ بضد ہیں۔

اعتراض نمبر۴۹۷:۔ابن یثیم بحرانی شرح نہج البلاغۃ میں بھی مثل اور مضمون رویت موجود ہے فرمایئے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر۴۹۸:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ روایت ضعیف ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب یہ روایتیں نص قرآن کے مطابق ہیں تو کیا ان روایت کی تقویت اور قبولیت کے لئے اتنا قدر امر کافی نہیں۔

اعتراض نمبر۴۹۹:۔سیدنا آدم علیہ اسلام پر خدا تعالے راضی تھے جب درخت کے پھل کھانے کے مرتکب ہوئے تو ناراض ہوگئے لیکن بعد میں راضی ہوگئے۔

فرمایئے عدم رضا ورضاؤں کے درمیان سیدنا آدم علیہ اسلام کی نبوت کے لئے عزل ونقص نہیں تو سیدنا ابی بکر کی خلافت کے لئے باعث عزل یا سبب نا اہلیت کیوں؟

اعتراض نمبر۵۰۰:۔جو عہدہ خلافت حضرت صدیق اکبر کو نصیب ہوا اسی عہدے پر حضرت علیؓ بھی فائز المرام ہوئے کیا انہوں نے اپنے عہدے خلافت میں فدک کو اصول وراثت کے مطابق آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے جمیع ورثاء پر جن میں سیدہ کی اولا خاتون بھی شامل تھیں تقسیم فرمایا

اعتراض نمبر۵۰۱:۔اگر تقسیم فرمایا تو ثبوت مدلل درکار ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۲:۔و الاصدیقی پر اعتراض بے جا ہوگا۔

اعتراض نمبر۵۰۳:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ یہ عترت رسول مغضوب چیز کو استعمال میں نہیں لاتے تو بقول شما خلافت بھی غصب کر لی گئی تھی اس

کو کیوں اپنا لیا۔

اعتراض نمبر۵۰۴:۔ اگر یہ شبہ پیش کیا جائے کہ سلیمان علیہ اسلام داؤد علیہ اسلام کے وارث بنے تھے تو سیدہ وراثت رسول مقبول سے کیوں محروم رہیں پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ سلیمان علیہ اسلام داؤد علیہ اسلام کے مال وارث بنے تھے یا دین اور نبوت کے؟

اعتراض نمبر۵۰۵:۔ اگر ارشاد یوں ہے کہ مال کے وارث بنے تھے تو پھر سلیمان علیہ اسلام کی کیا تخصیص داؤد علیہ اسلام کے تو سلیمانؑ کے علاوہ اور بھی بہت سے کم وبیش سترہ ۱۷ بیٹے تھے آخران کے ذکر اور ان کے عدم ذکر کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر۵۰۶:۔ اگر نبوت کی وراثت مراد ہے تو فہو المراد اس سے تو اہل سنۃ کی مذہب کی تائید ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۷:۔ فرمایئے سیدنا ابو بکرؓ کا یہ فعل کہ متروکہ رسول مقبول میں وراثت جاری نہیں۔ آپ کے نزدیک نیکی پر محمول ہے یا معصیت پر؟

اعتراض نمبر۵۰۸:۔ اگر نیکی پر محمول پر ہے تو فہو المقصود اور اگر معصیت پر ہے تو سیدنا علیؓ معصومیت کو بچایا ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۹:۔ اگر یہ کہا جائے یو صیکم اللہ فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثیین میں تو عمومیت کے لحاظ سے حضورؐ بھی شامل ہیں لہٰذا حضرت کے مال سے وراثت جاری نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح کہنا تو تب بجا ہوگا کہ مال فئے کی نفی کر کے حضور علیہ اسلام کی ملکیت خاصہ تلسیم کی جائے پس اگر آپ کا پاس اس قسم کا ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۰: حدیث عدم توریت جب متواتر المعنیٰ مسلم بین الفرقین دونوں پارٹیوں کتب صحاح میں مروی از صحابہ واہل البیت موجود ہے تو تحقیق سے روگردانی کی کیا وجہ؟

اعتراض نمبر۵۱۱:۔ فرمایئے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ کے مدلوں میں حضور علیہ اسلام عمومیت کے خطاب کے لحاظ سے داخل ہیں تو سراسر خلاف واقع ہے ورنہ وجہ تخصیص کے تسلیم نہ کرنے کے وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر۵۱۲:۔ اگر یہ مکرر کیا جائے کہ جس طرح حجرے حضور کی بیویوں کو دے دیئے گئے اسی طرح فدک بھی سیدہ کا حق تھا تو یہ سوال ہے کے حجرے ازواج مطہرات کو حضرت کی وفات کے بعد دئے گئے یا پہلے سے انکے ملک میں تھے۔

اعتراض نمبر۵۱۳:۔ اگر بعد میں دیئے گئے تو اس کے متعلق تشفی کن دلائل پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۴:۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان کے سپرد کر دیئے گئے تھے اور تا وفات ان کے قبضے میں رہے تو مسئلہ توریث سے اس کا کیا تعلق ہے واضح کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے تو کہ وات ذالقربی حقہ میں سیدہ کا حق مذکور ہے تو سوال یہ ہے کہ آیت مکہ نازل ہوئی ہے یا مدینہ میں؟

اعتراض نمبر۵۱۶:۔ اگر اس کا نزول مکہ معظّمہ میں ہے تو پھر معدوم چیز کے متعلق آرڈر دینے کے معنے جب کہ ابھی تک فدک حضور علیہ اسلام کے قبضے میں نہ آیا تھا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۵۱۷:۔اور اگر مدینہ میں ہے تو جمیع ذی القربی پر حضرت نے فدک ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کر دیا نہ اقرباء کے اسماء اور حصص کی تعیین مع الدلائل پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۸:۔اور اگر نہیں کیا تو معاذ اللہ حضور علیہ السلام تعمیل ارشاد سے قاصر رہے جو کہ شان نبوت کے خلاف ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۹:۔نیز جب حضرت نے اپنی زندگی میں جو کچھ کسی کو دیا اسے ہبہ سے تعبیر کیا جائے گا یا وراثت سے ہر دو شقوں پر دلائل بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۲۰:۔اگر ہبہ تو رعایت حصص کیا معنےٰ ؟

اعتراض نمبر۵۲۱:۔اور اگر بطور وراثت ہو تو وراثت قبل از وفات کیسی؟

اعتراض نمبر۵۲۲:۔اگر ہی مکر کیا جائے کہ حدیث عدم توریث خبر واحد ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی حدیث اہل تشیع اور اہل سنت دونوں کی کتابوں میں مروی ہے یا نہیں اہل تشیع اور اہل تشیع کے جملہ امام اسے مانتے ہیں یا نہ اہل سنت میں سے کسی نے انکار نہیں کیا جملہ صحابہ کرام نے تسلیم کیا آج تک یہ حدیث زبان زد خلاق ہے فرمایئے معنوی طور پر تواتر ثابت ہوا ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۵۲۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ توثیق فدک ص ۲۵ میں کہا گیا ہے تو مرۃ العقول شرح الفروح والاصول ص ۲۴ ج ۱ کی اس عبارت جواب ہے۔

حسن او موثق لا یقصر عن الصحیح یہ حدیث اور توثیق یافتہ ہے صحیح سے کم درجے کی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۵۲۴:۔من لایحضرہ الفقیہ ص ۴۳۲ میں ہے

**فان الفقهاء ورثةالانبياء لم يو رثو دينار ولا درهما ولكنهم ورثو العلم فمن اخد منه بحظ وافرْ**

پس تحقیق علماء وارث ہیں انبیاء کے تحقیق انبیاء نہیں بناتے وارث دنیار کا اور نہ درہم کا لیکن وارث بناتے ہیں علم کا۔پس پس جو شخص لے علم اس نے کچھ لے لیا۔فرمایئے کیا جواب ہے کہ یہ ابوالائمہ حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے

اعتراض نمبر۵۲۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ حدیث اگرچہ من لایحضرۃ الفقیہ میں درج ہے لیکن پھر بھی غیر صحیح ہے تو سوال یہ ہے صاحب من لایحضرہ الفقیہ کی اس کلام مندرجہ من لایحضرہ الفقیہ ص ۳ کا کیا مطلب ہے جب کہ اس نے تصریح کی ہے کہ۔

**بل قصدت الی ایراد ما افتیٰ به واحکم بصحته واعتقد فیه حجة فیمابین و بین و بی**

# جمیع ما فی مستخرجة من کتب المشهورة علیها

بلکہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں من لایحضرۃ الفقیۃ میں ایسی چیزیں لاؤں جن سے فتویٰ دے سکوں اور اس کی صحت کا حکم دے سکوں اور میرا اعتقاد ہو کہ یہ میرے اور میرے پروردگار کی درمیان حجت ہے۔ اور سب کچھ اس میں مشہور کتابوں سے لیا گیا ہے جن پر اعتماد اور اعتبار ہے۔

اعتراض نمبر ۵۲۶:۔ جب کہ یہ حدیث اصول کافی ص ۱۶ میں موجود ہے اور اس کی توثیق امام مہدی نے غا شریف میں کردی ہے تو انکار کیسا ؟

اعتراض نمبر ۵۲۷:۔ کیا امام مہدی اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ اصول کافی میں غیر معتبر احادیث شریف بھی موجود ہیں پس اگر یہ قول کو خلاف کہنا پڑے گا۔ جو کہ مہدویت اور معصومیت کے شان کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۵۲۸:۔ اگر ایک امام کسی حدیث کی کتاب کو معتبر بتائے تو اور غیر امام اس کی ایسی تنقیحات پیدا کردے جو کہ شان امام کے خلاف ہو تو فرمایئے کہ غیر امام کا ایمان بحال رہے گا یا نہ۔ ہر دو شقوں پر با دلائل روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۵۲۹:۔ اگر قول وراثت بزعم شیعہ صحیح ہے تو صرف بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کا کیا معنی اس لحاظ سے تو جملہ امہات المومنین بالخصوص سیدہ کونین حبیبہ حبیب خدا سیدہ عائشہ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضرت عباسؓ وغیرہ کے متعلق وراثت کے لحاظ سے کیوں اغماض سے کام لیا جارہا ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۰:۔ معین کیجئے کہ سیدہ کا مطالبہ ہبہ تھا یا وراثت کا اگر ہبہ کا تھا تو ہبہ بخش ہو جانے کے بعد واہب کی ملک سے نکل جاتا ہے۔ پس اس لحاظ سے فدک حضور علیہ السلام کے قبضہ میں نہ رہا اور وفات پائی تو اس مال سے وراثت کا جاری ہونا بعید از قیاس رہے گا۔

اعتراض نمبر ۵۳۱:۔ اور اگر وراثت کے طور پر سوال کیا تھا تو تقاضاً یہ ہے کہ مال مورث کے قبضے میں مدۃ العمر تک رہے تو ہبہ کا قول خلاف عقل ہے بہرحال جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۲:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ پہلے سیدہ طاہر نے ہبہ کا دعوے کیا تھا جب سند پھاڑ ڈالی گئی تو پھر وراثت کا دعویٰ کیا تو سوال یہ ہے کہ کیا اس سے سیدہ کے تقوے و دیانت نیز علم وفہم پر معاذ اللہ حرف نہیں آتا جب کہ ہبہ بعد الھبہ رفع الملک کو مقتضی ہے اور نہ ورثہ بقا الملک کو۔

اعتراض نمبر ۵۳۳:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابن قتیبہ نے الامامت والسیاست ص ۱۵ میں سیدہ طاہرہ کا قول نقل کیا ہے۔

قالت فاطمة لابی بکر و عمر استخطهانی وما ارضیتمافی ولئن النبی لا شکو تکما الیه . سیدہ طاہرہ فاطمہؓ نے ابی بکرؓ اور عمر سے فرمایا کہ تم نے مجھے ناراض کیا ہے اور راضی نہیں کیا البتہ اگر میں حضورؐ سے ملی تو تمہاری شکایت کروں گی۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ ثابت کرسکتے ہیں مذکورہ کتاب کسی اہلسنت معتبر عالم کی تصنیف ہے نیز یہ کہ جب ابن قتیبہ کے شیعہ ہونے کے متعلق ہمارے علماء نے یہ

تصریح فرمادی ہے کہ وہ شیعہ تھا تو پھر خواہ مخواہ مغالطے میں ڈالنے کا کیا فائدہ، ملاحظہ فرمایئے!

## وابن قتیبہ صاحب المعارف الذی ہور افضی عنید (المنتحہ الالٰہیھص ۳۳)

ابن قتیبہ صاحب المعارف کٹر شیعہ ہے۔

اعتراض نمبر۵۳۴:۔آپ حضرات میں سے کوئی شخص یہ ثابت کرسکتا ہے کہ سیدنا ابی بکرالصدیقؓ نے بنت الرسول سے فدک کر اپنی بیٹی سیدہ عائشہ کے حوالے کیا ہو۔

اعتراض نمبر۵۳۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۳۹۳ میں کیا گیا ہے کہ کیا صاحب البیت حدیث عدم توریث کونہیں جانتے تھے تو صرف ابوبکر جانتا تھا تو یہ سوال یہ ہے کہ کس کہا ہے کہ نہیں جانتے تھے اور کون کہتا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوبکرصدیق ہی ہیں صاحب تنقی نے تصریح فرمائی۔

## رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم ابو بکر و عمر عثمان و علی وطلحۃؓ و زبیر و سعید و عبدالرحمٰن ابن عوف العباسؓ و ازواج النبی ابو ہریرہؓ ۔

اس کو حضور علیہ اسلام سے ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمان وطلحہؓ وزبیرؓ سعیدؓ عبدالرحمٰن بن عوف عباسؓ اور حضور علیہ اسلام کی ساری گھر والیوں نے حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔پس دروغ بیانی کا فائدہ۔

اعتراض نمبر۵۳۶:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابوبکرؓ نے فدک اس لئے نہیں دیا تھا کہ ان کو قرابت رسول مقبول سے عناد تھا تو سوال یہ ہے کہ آخر اس طوطا چشمی کا کیا فائدہ جب کہ کتاب فضائل الصحابہ بخاری ص ۶۴ ج ۴ ص ۲ وص ۱۲۱۰ اسی طرح کتاب المغازی باب گزوہ خیبر ص ۸۶ ج میں صدیق اکبر کا قول موجود ہے۔

فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیدہ لقرایۃ رسو ل اللہ حب الی ان اصل من قرابتی پس ابوبکرؓ نے جواب دیا مجھے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ حضور علیہ اسلام کی قرات مجھے اپنے رشتے داروں کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

اعتراض نمبر۵۳۷:۔کتاب فرض صحیح بخاری باب اول ج ۴ ص ۴۳ میں ابوبکرصدیقؓ کا قول موجود ہے۔

لست تا رکا شیعاً کان رسول اللہ یعمل بہ فانی اخشی ان ترکت شیئاً من امرہ ان ازیع ۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ حضور علیہ اسلام اس پر عمل کرتے ہوں تو میں نے نہ کیا ہو مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے حضورؐ کے کسی حکم کی تعمیل نہ کی تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

فرمایئے سیدنا ابوبکر صدیق نے بسبب عناد وراثت تقسیم نہ فرمائی یا بر عایت حکم رسول مقبول ﷺ۔

اعتراض نمبر ۵۳۸:۔کیا سیدہ پر بہتان کہ وہ شکایت حضور علیہ اسلام کے سامنے کرینگی نصوص صریحہ کے معارض نہیں کیونکہ قرآن مجید سورۃ یوسف میں ہے۔

انما شکوا بثی و حزنی الی اللہ میں اپنے رنج وغم کی شکایت خدا تعالیٰ کیطرف کرتا ہوں۔ دعا موسے علیہ اسلام میں ہے

اللھم لک الحمد و الیک المشتکی انت المستعان و بک المستعان و علیک التکلات

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تیری طرف ہماری شکایت ہے تو مددگا ہے اور تیری طرف فریاد ہے اور تجھ ہی پر توکل ہے۔

اگر بقول شما سیدہ کا وہ قول مندرجہ الامامۃ والسیات صحیح ہے تو ان نصوص کا جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر ۵۳۹:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ صدیق اکبرؓ نے فدک نہ دے کر اتنا گناہ کیا کہ جس کی پاداش میں سیدہ نے اپنے جنازے میں بھی داخل نہ ہونے دیا تو سوال یہ ہے کہ اگر یہ وصیت تسلیم کر لی جائے تو کیا اسے کمال ستر وحجاب پر محمول کرنا بہتر ہوگا یا اظہار ناراضگی پر۔

اعتراض نمبر ۵۴۰:۔اگر کمال ستر پر محمول ہے تو مطابق واقع ہے کسی کو اس کے خلاف پر اصرار نہیں ہے اور اگر اظہار ناراضگی پر محمول کیا جائے تو یہ سوال یہ ہے کہ اس قسم کی وصیت کی حضرت سیدہ سے توقع بھی کی جاسکتی ہے؟

اعتراض نمبر ۵۴۱:۔کیا یہ وصیت عمل حضرت سید الرسل کے خلاف نہیں جب کہ آپ سے اپنے جنازے سے کسی کو منع نہیں فرمایا تھا کیا آپ لوگ اسی خفیہ باتیں بھی سیدہ کی طرف مسوب کرنے کے عادی ہیں؟

اعتراض نمبر ۵۴۲:۔اگر یہ شبہ کیا جائے کہ سیدہ کو حق دینا ناجائز تھا بر عایت حدیث لانورث تو ابوبکر صدیق نے خچر تلوار اور حضور علیہ والصلوٰۃ السلام کا عمامہ دستار حضرت علی کو کیوں دیا تھا۔تو سوال ہے کہ ذرا تحقیق تو فرمایئے کہ سیدنا ابوبکر صدیق نے سیدنا علی مرتضیٰ کو یہ چیزیں دیں تھیں یا ان کے پاس رہنے دی تھیں اور یہ ترک ماترک عند علی برائے تصرف تھا یا برائے تملیک تھا؟

اعتراض نمبر ۵۴۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ ثعلبی نے عرائس المجالس میں لکھا ہے کہ ورث سلیمان داود یعنے نبوته و حکمۃو علمه و ملکه

جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۳۹ میں کہا گیا ہے تو دریافت امر یہ ہے کہ اس سے وراثت مالی مراد لینا کیا آپ جہل کی دلیل نہیں جب کہ عبارت کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ بیٹا باپ کی طرح بادشاہ اور ساتھ یہ بھی کہ وراثت سیدنا سلیمان علیہ اسلام کے بغیر کسی کو نہ ملی؟

اعتراض نمبر ۵۴۴:۔اگر فلک النجاۃ ص ۳۹۷ ج ۱ کا حوالہ دے کر کہا جائے کہ خاف زکریا ان یرثوالہ سے معلوم ہوا کہ وراثت مالی مراد ہے تو یہ سوال یہ ہے کہ یہاں کیسا یہ مطلب نہیں کہ قوم میرے مال پر قابض ہو جائے گی۔

اعتراض نمبر ۵۴۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۴۰۶ میں کہا گیا ہے کہ جابر کے کہنے پر تو بلا شبہ شہادۃ بحرین کے مال سے

صدیق اکبر نے حضرت فاطمہ کو مال کثیر دے دیا تھا لیکن یہاں مسئلہ فدک میں کسی کی بھی گواہی منظور نہیں کی گئی۔

تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہاں جابر کے دعوے کے خلاف حضور علیہ اسلام کا ارشاد موجود نہیں اور وہاں بطرق کثیرہ سرور کائنات کا ارشاد اجراء سلسلہ توریث سے مانع ہے فرمایئے آپ سے استدلال کی کیا قیمت رہی۔

اعتراض نمبر۵۴۶:۔فلک النجاۃ ۴۰۶ میں ہے کہ حضور علیہ اسلام نے سیدہ کو فدک بطور عطیہ کے دیا تھا تو سال یہ ہے کہ جب میں جملہ اقرباء تیامی مساکین اور فقراء۔

اعتراض نمبر۵۴۷:۔مہاجرین شریک تھے تو صرف سیدہ پر مشترک مال کا دان کرنا معنے چہ دارد۔کہا جاتا ہے کہ ابو بکر صدیق نے ممبر پر فرمایا تھا۔

## ان النبی صلے اللہ علیه وسلم کان یعتصم با لوحی و ان لی شیطان یعترینی فان استقت فا عینو نی فان زغت فقو می نیؕ

بلا شبہ حضور علیہ اسلام وحی کے ساتھ تمسک فرمایا کرتے اور بیشک میرے لئے شیطان ہے کہ اگر میں سیدھا رہوں تو میری امداد کرنا اور اگر میں ٹیڑھا ہونے لگوں تو مجھے سیدھا کرنا۔

فرمایئے اس پر کیا اعتراض ہے کیا اس سے سیدنا صدیقؓ اکبر کا اخلاص ثابت نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر۵۴۸:۔اگر اس جملے پر اعتراض ہے کہ میرے لئے شیطان ہے تو کیا حدیث شریف میں وارد نہیں ہے۔

مامن احدٍ اِلَّا و قد وکل به قرینه من وَقرینه من الملائکةؕ

کوئی ایسا انسان مگر اس کا اس کا ساتھی جنوں سے بنایا گیا اور ایک فرشتوں میں سے۔

اعتراض نمبر۵۴۹:۔کیا حضرت نے یوں فرمایا؟

ان الشیطٰن یجری فی الانسان مکجری الدمؕ بلا شبہ شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۰:۔کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابو بکر صدیق نے بوجہ عدم معصومیت یہ بیان دیا ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۱:۔اگر سیدنا ابو بکر کا یہ قول پیش کیا جائے۔

اقیلو نی فسلت بخیر بکم و علی فیکم ؕمیری بیعت مجھے واپس کرو میں تم سے اچھا نہیں ہوں اور علے تم میں ہے۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ خلیفاء کامل کی یہ پہچان نہیں کہ پبلک زور سے اسے خلیفہ منتخب کرے اور اس کے دل میں رائی کے برابر طمع نہ ہو اگر یہ سچ ہے تو صدیق اکبرؓ پر اعتراض کیسا؟

اعتراض نمبر۵۵۲:۔کیا سیدنا حضرت علیؓ نے نہیں فرمایا

ان لکم وزیراً خیر لکم منی امیراًؕ

میری وزارت تمہارے لئے میری امامت تمہارے سے بہتر ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۳:۔ جب ہمارے حضرات نے اس عبارت کی سند کے لحاظ سے تردید کردی ہے تو اعتراض کرنے کا کیا فائدہ جیسا کہ المنتہی ص ۳۳۷ میں ھے هذا کذب ولا اسناد

یہ جھوٹ ہے اور اس کے لئے کوئی اسناد نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۴:۔ اگر یہ کہا جائے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کبھی والی بنا کر نہیں بنا کر بھیجا تو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہجرت کے نویں سال حج کا امیر سید الرسل نے کس کو بنا کر بھیجا تھا نیز بتایئے کہ فضیلت امیر بنا کر بھیجنے میں یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہ کر شرف زیارت حاصل کرنے پر اور جرعہ ہادی وصال پینے پر اور فیوضات نبوت سے مستفیض ہونے میں۔

اعتراض نمبر۵۵۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق تو عمر فاروق کا قول موجود ہے۔ یعنے ابوبکرؓ کی بیعت جلدی ہوئی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس جملے میں صدیق اکبر کی خلافت کی تردید کس طرح ہوسکتی ہے جب کہ اس کا معنےٰ یہ ہے کہ بیعت بلا پس و پیش ہوئی۔ بغیر کسی تفریق کے ہوئی کیا اس میں صراحۃ صدیق اکبر کی فصیلت ثابت نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر۵۵۶:۔ آپ کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔

لیتنی کنت سالت رسول الله هل للانصار فی هذا الامر حق ْ کاش کہ میں انصار کے متعلق حضور علیہ اسلام سے پوچھ لیتا کہ امر خلافت کچھ ان کا بھی حق ہے۔ الامر حق

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس میں خلافت صدیقی کی تردید ہوتی ہے کیا مطلب ظاہر نہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے حضور سے پوچھا نہیں اور حضور نے از سر خود بتایا نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تو حضور علیہ اسلام اس مسئلے کو ہرگز ہرگز مخفی نہ رکھتے جب کہ نبوت چھپانے کا نام نہیں بلکہ ظاہر کرنے کا نام ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۷:۔ اگر یہ عبارت تسلیم کرلی جائے تو کیا اس میں سے صدیق اکبرؓ کے خلوص کا ثبوت نہیں ملتا۔

اعتراض نمبر۵۵۸:۔ اگر یہ کہا جائے کہ صدیق اکبرؓ نے بوقت وفات فرمایا تھا لَیۡتَ اُمّیِ لَمۡ تَلِدۡ نِیۡ ْ کاش کہ میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا تو کیا مجھے دریافت کرنے کی اجازت ہے کہ آپ صدیق اکبرؓ کے متعلق بوقت وفات یہی جملہ بروایت صحیح وبسند مستند ثابت کرکے دکھایئے فرمایئے کیا حال ہے؟

اعتراض نمبر۵۵۹:۔ نیز اگر تسلیم کرلیا جائے تو کیا ان کرمکم عند الله اتقکم (بے شک خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سے خدا کا خوف زیادہ رکھتا ہو) کا نمونہ صدیق اکبرؓ نے ان کلمات سے پیش نہیں فرمایا آخر بات توڑ موڑ کر پیش کرنے کا کیا فائدہ؟

اعتراض نمبر۵۶۰:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابوبکر صدیقؓ نے بارہا اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے اس لئے وہ خلافت کے مستحق نہیں تھے تو سوال یہ ہے۔

حضرت امام زین العابدینؓ نے کے حسب ذیل ارشاد کا کیا جواب ہے چناچہ صحیفہ کاملہ سجادیہ ص ۸۳ مطبوعہ طہران بازار سلطانی۔

ها انا یا رب مطروح بین یدیک نا الذی اوقرت الخطایا ْظهره وانا الذی نوب ْ

اے میرے رب میں آپ کے سامنے پڑا ہوا ہوں میں وہ ہوں جس کی پیٹھ کو گناہوں نے بٹھا دیا ہے اور میں وہ ہوں جس کی عمر کو گناہوں نے فنا کر دیا ہے۔

اگر سجاد معصوم ہوتو اقرار معصیت کر سکتے ہیں تو وہ غیر معصوم ہوکر اقرار ذنوب کیوں نہیں کر سکتے۔

اعتراض نمبر۵۶۱:۔اگر با ایں ہمہ معصوم ہوکر امامیت کے فرائض انجام دے سکتے ہیں تو وہ با ایں اقرم و غیر معصومیت ہوکر خلافت کا کام کیوں نہیں کر سکتے اعتراض نمبر۵۶۲:۔صحیفہ کاملہ سجادیہ ص ۸۰ میں ہے۔

لَمَّا ثَقُلَ عَلَىَّ ظَهْرِىُ مِنَ الْخَطِيَاتِ ْ

گناہوں کی وجہ سے امیری پیٹھ پر بوجھ آپڑا ہے۔فرمایئے کیا خیال ہے اب بھی صدیقی ارشادات پر اعتراض کرنے کی جرأت ہے۔

انکار خلافت صدیقی کے لئے اگر یہ مکر کیا جائے کہ وہ مسائل شرعیہ ہی نہیں جانتے تھے۔

(۱) انہوں نے چور کے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا حکم فرمایا۔

(۲) ایک شخص نے لواطت کی تو اسے آگ میں جلا دیا۔

(۳) جدّہ اور کلالہ کے مسئلے کو نہ جانتے تھے۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو فرمایئے دوسری مرتبہ چوری کی پاداش میں یسرٰی کے کاٹنے کا حکم دیا تھا یا پہلی دفعہ کے جرم میں۔

ہے کوئی ماں کا لال جو پہلی مرتبہ کی سرقت کے جرم کی پاداش میں ثابت کر سکے۔

اعتراض نمبر۵۶۳:۔کیا علم الہدٰی فی کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مذکور نہیں کہ حضرت علی مرتضٰی نے ایک لوطی مرد کو جلا دیا تھا۔

اعتراض نمبر۵۶۴:۔اگر کسی مسئلے میں شک ہو اور کسی واقف سے پوچھ لیا جائے تو کیا یہ مدحت و منقبت میں داخل ہے یا جہل وانکار میں۔

اعتراض نمبر۵۶۵:۔اگر یہ پیش کیا جائے کہ لشکر اسامہ میں حضرت علیہ اسلام نے ابوبکر صدیقؓ کو بھیجا تھا اور وہ نہیں گئے تھے تو سوال یہ ہے کہ اگر صحیح ہو تو امامت صلوٰۃ کا حکم کس کے لئے تھا۔اور اگر امامت کا حکم حضرت ابوبکر صدیقؓ تو تھا آپ کے سوال کی کیا وقعت رہی۔

# عظمت حضرت فاروق اعظمؓ کے تسلیم کرانے کے

# ---------سلسلے میں چند سوالات-------

اعتراض نمبر ۵۶۶:۔قرآن مجید میں ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْداًؕ

اللہ تعالےٰ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے اور اللہ تعالےٰ کی گواہی کافی ہے۔

خدا تعالےٰ نے بعثت نبوی کی علت غائی غلبہ دین کو قرار دیا ہے۔ظاہر ہے مصر وشام اور ملک فارس پر غلبہ حضرت اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمامانے میں حاصل نہ ہوا پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس قسم کا غلبہ کس عہد میں نصیب ہوا۔

اعتراض نمبر ۵۶۸:۔اور اگر ہماری یہ تعبیر خلاف واقع ہے تو اس میں حدیث کا کیا مطلب ہے جب کہ حضور علیہ اسلا نے غزوہ خندق کے موقع پر پہلا وار کیا تو فرمایا خدا تعالےٰ نے میرے ہاتھ پر ملک شام ویمن اور فارس فتح کر دیا گیا۔

اعتراض نمبر ۵۶۹:۔تفسیر صافی میں ہے کہ آنحضرت صلے للہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی اَللّٰهُمَّ اَعِزّ الاِسْلَامَ بِاَحَدِ الْعُمَرؓ بْنَ بِعُمَرَؓ مِنَ الْخطَّابِؕ

او بابی جہل یعنے یا اللہ اسلام کو یا تو عمر بن الخطاب سے عزت وغلبہ عنایت فرمایا اور ابو جہل سے۔فرمایئے خدا تعالےٰ حضور علیہ اسلام کی یہ دعا قبول فرمائی یا نہ؟

اعتراض نمبر ۵۷۰:۔اگر قبول نہ ہوئی تو کیا حضور علیہ اسلام کی یہ دعا کتب حدیث میں موجود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْتَجَابُؕ

یا اللہ بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اعتراض نمبر ۵۷۱:۔ اور اگر قبول ہوئی تو فاروق اعظمؓ کی تشریف آوری سے یقیناً دین کو عزت وسطوت نصیب ہوئی فرمایئے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر ۵۷۲:۔ غزوات حیدری ترجمہ حملہ حیدری میں ہے کہ بیت اللہ شریف کے در و دیوار فاروق اعظم کی تشریف آوری پر فخر میں آئے پس اگر ان کا قابل افتخار نہیں تھا تو در و دیوار نے فخر کیوں کیا۔

اعتراض نمبر ۵۷۳:۔ مذکورہ کتاب میں یہ بھی ہے کہ بیر زمزم کے پانی فرط مسرت میں سلسبیل کو ذائقہ حلاوت بخشاء۔ اگر فاروقی ایمان قابل اعتنا نہ تھا تو اس قدر القاب کیوں۔

اعتراض نمبر ۵۷۴:۔ کیا یہ سچ ہے کہ فاروق اعظم کے اظہار ایمان سے پہلے حضور اکرم بمعہ جماعت اپنے گھر میں نماز ادا کرتے تھے لیکن جب فاروق اعظم نے ایمان کا اظہار فرمایا تو لے کر حرم کعبہ میں نماز ادا کی اور سب کو جماعت سے نماز نصیب ہوئی۔

اعتراض نمبر ۵۷۵:۔ اگر غلط ہے تو غزوات حیدری کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟ (آگے سب کے عمر تیغ بکمر باجماعت وافر ساتھ ان کے اصحاب حجۃ باتیں کرتے بے خوف وخطر داخل خانہ وارد ہوئے۔)

اعتراض نمبر ۵۷۶:۔ اگر یوں تعبیر کیا جائے کہ (فاروق اعظمؓ کے آنے سے کعبے کا در کھلا اور نماز باجماعت نصیب ہوئی پس جب تک کعبے کا در کھلا رہے گا فاروقی یاد تازہ رہے گی۔ فرمایئے اس میں کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر ۵۷۷:۔ اگر آپ کو فاروقی دور میں غلبہ دین سے انکار ہے تو سیدنا علی المرتضے اس ارشاد کا جواب دیجئے جب کہ آپ نے سیدنا حضرت عمرؓ کے طلب مشورہ کے جواب میں فرمایا بحوالہ نہج البلاغہ۔

اَنّ ھذا الْاَمْرُ لَمْ یَکُنْ وَ نَصرَہٗ وَ لاخذہ لانہ بکثرۃ وَ لَا قِلۃٍ وَ ھُوَ دِیْن الّذِی اَظْھَرَہٗ

بے شک یہ دین کا کام اس کا غلبہ اور اس کا خسارہ فوج کی کثرت اور قلت پر موقوف نہیں ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا دین ہے اور یہ خدا تعالےٰ کا دین ہے جس دین کو خدا تعالےٰ نے غالب کر دیا ہے۔

اعتراض نمبر ۵۷۸:۔ اگر فاروقی غلبے کو مذہب حق کا غلبہ تسلیم نہ کیا جائے تو فرمایئے سیدنا علی المرتضیٰ نے فوج فاروقی کو فوج خداوندی قرار کیوں دیا جواب دیجئے۔ چنانچہ نہج البلاغہ ج اص میں ہے۔

وَ جُنْدَہ الّذی اعدّہ وَاَمَدَّ حتّٰی بَلَغَ حَیْثُ مَا بَلَغَ

اور فاروقی لشکر خدا کا لشکر ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے خود تیار کیا ہے اور خود پھیلایا ہے حتےٰ کہ جہاں پہنچنا تھا پہنچ گیا۔

اعتراض نمبر ۵۷۹:۔ فرمایئے فتوحات فاروق اعظم اسلامی فتوحات تھے یا نہ اگر نہیں تھے تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر ۵۸۰:۔ بر تقدیر عدم تسلیم سیدہ بانو کے نکاح کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے اور سیدنا زین العابدین کی ذات گرامی کے ساتھ جناب کی عقیدت اور محبت کا رنگ کیسا ہے؟

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر ۵۸۱:۔ کیا جناب رہنمائی فرما سکتے ہیں کہ وہ کون سی کتاب ہے جس میں سیدنا علی؛ ی نے سیدنا عمرؓ کے متعلق مثابتہ ۔۔۔۔۔فرمایا ہے۔ نیز ان جملوں کا کیا معنے ؟

اعتراض نمبر ۵۸۲:۔ کیا آپ کے نزدیک مسلمانوں کے لئے جائے پناہ اور مجاو ماویٰ کسی غیر مسلم کو قرار دینا جائز ہے؟

اعتراض نمبر ۵۸۳:۔ فرمایئے جب سیدنا علیؓ سیدنا حسینؓ کو لے کر عمرؓ کے دروازے پر سیدہ شہر بانو سے نکاح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو بتایئے کہ وہاں نکاح کا خطبہ کس صاحب ایمان تھے ان کے اسماء گرامی سے مطلع فرمایئے!

اعتراض نمبر ۵۸۴:۔ فاروقی دور میں سیدنا علیؓ عنہ جماعت سے نمازیں ادا فرماتے تھے یا خلوت میں دلائل قویہ سے ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر ۵۸۵:۔ اگر خلوت میں پڑھتے تھے تو کسی مسجد میں یا گھر میں دلائل بیان کیجئے۔؟

اعتراض نمبر ۵۸۶:۔ اگر جماعت سے نمازیں پڑھتے تھے تو امام کے مذہب کے متعلق ان کا کیا عقیدہ تھا واضح کیجئے مذکورہ بالا دلائل بھی ضرور پیش نظر رہیں۔

اعتراض نمبر ۵۸۷:۔ کیا یہ سچ ہے کہ بیت المقدس (پہلا کعبہ) بھی فاروق اعظم نے فتح کیا۔

اعتراض نمبر ۵۸۹:۔ حضرت عمر فاروق نے ممالک فتح کر کے کتنی مسجدیں تعمیر کرائیں اگر آپ کے علم میں ہیں تو ضرور مطلع فرماویں۔

اعتراض نمبر ۵۹۰:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصول میں ہے کہ سیدہ شہر بانو نے بیان کیا کہ میں نیند میں حضور علیہ اسلام کی زیارت سے مشرف ہوتی تو آپ نے فرمایا عنقریب مسلمانوں کا لشکر تم کو فتح کرے گا۔ فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۵۹۱:۔ احتجاج طبرسی میں امام معصوم عندکم کا قول موجود ہے کہ لَسْتُ بمنکرٍ فَضَل عُمَرٍ وَ لکِنْ اَبَا بکر اَفْضَلُ مِنْهُ میں عمر فاروقؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر صدیق کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر صدیق حضرت عمر سے افضل ہیں۔

اعتراض نمبر ۵۹۲:۔ کیا آپ یہ بتلانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ خلفائے اربعہ میں سب سے زیادہ ملک فتح کر کے اسلام کے قبضے میں کس نے دیئے۔

اعتراض نمبر ۵۹۳:۔ اور ساتھ ساتھ یہ بتلانے کی تکلیف فرمائیں گے کہ سب سے کم ملک کس نے فتح کئے اور اس خیفہ وقت کا نام کیا ہے جس کے ہاتھ سے ایک ملک بھی فتح نہیں ہوا۔؟

اعتراض نمبر ۵۹۴:۔ سیدنا علی مرتضیٰؓ سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ کے فرزندوں میں سے کسی کا نام عمر بھی ہے باحوالہ جواب درکار ہے؟۔

اعتراض نمبر ۵۹۵:۔ خلفاء اربعہ میں سے اس خلیفہ وقت کا اسم گرامی بیان فرمایئے جس کے عدل کی شہرت چار دانگ عالم میں ہے۔

اعتراض نمبر ۵۹۶:۔ وہ کون سا خلیفہ تھا جو رات کو رعیت پر چوکیداروں کی طرح پہرہ داری کیا کرتا تھا؟۔

اعتراض نمبر ۵۹۷:۔ وہ کون سے خلیفہ وقت تھے جن کے متعلق سیدناؓ کا بیان ہے؟۔

خَلَفَ الْبِدْعَةَ وَاَقَامَ السُّنَّةَ

اپنے پیچھے ڈالا بدعت کو اور قائم کیا سنت رسول اللہ کو۔

اعتراض نمبر۵۹۸:۔اس حضرت کا اسم گرمی کیا ہے جن کا وجود باوجود سیدنا ابوبکرؓ کلے بعد روضہ اقدس میں وفات کے بعد سپرد روضہ کیا گیا ؟۔

اعتراض نمبر۵۹۹:۔کیا یہ سچ ہے کہ جس عمر میں سیدالرسل نے وفات پائی اسی عمر میں سیدنا ابوبکرؓ نے وفات پائی۔

اعتراض نمبر۶۰۰:۔کیا یہ سچ ہے کہ سیدنا عمرؓ کو نماز کی حالت میں شہید کیا گیا؟

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# مسئلہ قرطاس

اعتراض نمبر۶۰۱:۔حدیث قرطاس کو کتب اہل السنّت میں کس صحابی نے روایت کیا ہے اور بوقت واقعہ ان کی عمر کیا تھی اور کیا ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۰۲:۔اگر کیا ہے تو اس کی نشان دہی کیجئے اور کتاب کا نام معہ ذکر صفحہ فرمایئے۔

اعتراض نمبر۶۰۳:۔یہ واقعہ قرطاس کس دن پیش آیا اور حضرت ﷺ اس کے بعد کتنے دن تک دنیا میں زندہ رہے؟

اعتراض نمبر۶۰۴:۔قرطاس لانے کا حکم اجمالی طور پر حاضرین سے تھا یا خصوصی طور پر حضرت عمرؓ سے تھا۔

اعتراض نمبر۶۰۵:۔اگر خطاب حضرت عمر سے تھا تو اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں ثابت کیجئے۔:

اعتراض نمبر۶۰۶:۔اور خطاب سب سے تھا جو کہ بیت رسول ﷺ میں موجود تھے تو کیا ان میں حضرت علی المرتضٰی بھی موجود تھے یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۰۷:۔کیا یہ سچ ہے کہ سیدنا علی المرتضٰے حضور علیہ اسلام کے کاتب الوحی تھے اور متبادلہ طور پر ہی سمجھنا مطابق واقع ہے کہ بقرینہ مذکورہ خطاب بھی ان سے تھا۔؟

اعتراض نمبر۶۰۸:۔اگر باوجود قرینہ مثبتہ محققہ حضرت علیؓ مخاطب نہیں تھے تو حضرت عمرؓ کیسے مخاطب ہو سکتے ہیں جب کی وہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ اسلام کی طبع پرسی کے لے بیت رسول مقبول میں تشریف لائے تھے۔

اعتراض نمبر۶۰۹:۔فاروق اعظمؓ سے کون سا لفظ سبیل التعین ثابت ہے۔

## حَسۡبُکُمۡ کِتَابُ اللّٰهِ یا حَسۡبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ

اعتراض نمبر۶۱۰:۔یہ جملہ آپ کے نزدیک قابل اعتراض ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس جملے کو جب حضرت عمرؓ نے دربار نبوت میں ذکر کیا تو کیا حضور علیہ اسلام نے ان کی تغلیط وتکذیب کی۔

اعتراض نمبر۶۱۱:۔اسی طرح سیدنا علیؓ اور سیدہ طاہرہؓ نے فاروق اعظمؓ کی تردید کی۔

اعتراض نمبر۶۱۲:۔اگر حضور علیہ اسلام یا عترت رسول مقبول سے تردید لفظ ثابت ہے تو نشاندہی فرمایئے اور اگر ثابت نہیں تو پھر آپ کو تغلیط وتکذیب کا کیا حق ہے؟

اعتراض نمبر۶۱۳:۔قالو اھجر ا استفھمو کہنے لگے کیا حضورؐ لے جا رہے ہیں پوچھ تو لو۔میں جب قالو بصیغہ جمع ہے تو اس قول کو صرف عمر فاروقؓ کی طرف کیا جاتا ہے؟

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر ۶۱۴:۔ھجر جب ہجرت کے معنی میں بھی مشتمل ہے تو افتراق وانشقاق پیدا کرنے کی غرض سے خوامخواہ دوسرا معنی مراد کیوں لیا جا تا ہے۔

اعتراض نمبر ۶۱۵:۔خدا اخواستہ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ فاروق اعظم نے بغرض بے ادبی اس قسم کا لفظ حضور علیہ اسلام کے حق میں استعمال کیا تھا توجہ فرمایئے سیدنا حضرت علیؓ نے اس کا ردعمل کیا فرمایا الفاظ حدیث سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۶۱۶:۔اگر سیدنا علیؓ نے حضور کی عمر مبارک کے آخری لمحات میں حضور کی طرف داری نہ کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کی تردید نہیں فرمائی تو کیا اسے بے وفائی پر محمول نہ کیا جائے گا؟

اعتراض نمبر ۶۱۷:۔فرمایئے حضورؐ کی قدر کیا رہتی ہے جبکہ نبوت کا دعوٰی فرمایا تو ابولہب نے سب وشتم کیا اور وفات پانے لگے تو حضرت عمرؓ نے اور فدائیوں کی یہ حالت کہ روز اول فدا ہوئے اور نہ روز آخر روز اول تو خیر ابھی تک کوئی بھی دولت ایمانسے سرفراز نہ ہوا تھا لیکن اس مجلس میں تو ایسی موجود تھی جو جو شجاعت میں بھی نامور تھے اور فراست میں بھی یکتا۔ واماد بھی تھے اور چچازاد بھائی!

اعتراض نمبر ۶۱۸:۔اگر معاذ اللہ حضورؐ کی یہی کیفیت تصور کی جائے تو تصور کی جائے تو فرمایئے لوگوں کے سامنے ایسے پیغمبر نے کو کس رنگ میں پیش کرو گے؟

اعتراض نمبر ۶۱۹:۔اگر تسلیم کرلیا جائے کہ لانے میں مانع حضرت عمرؓ کی ذات تھی تو سوال یہ ہے کہ حضور علیہ اسلام کی وفات پیر کے دن ہوئی ان پانچ دنوں میں رکاوٹ کرنے والا کون تھا؟

اعتراض نمبر ۶۲۰:۔اگر کوئی رکاوٹ کرنے والا نہیں تھا تو حضور علیہ اسلام نے معاذ اللہ امت کو کس حالت میں چھوڑا جب کہ حدیث میں مو جود ہے لَمْ تَضِلُّو مَنْ بَعْدِیْ (تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوجاؤ)

اعتراض نمبر ۶۲۱:۔کیا حضور علیہ اسلام جو مدۃ العمر تک کسی کافر اور ملحد سے ڈر سکے وہ حضرت عمرؓ کے جواب سے ہراساں ہو گئے۔العیاذ باللہ

۔

اعتراض نمبر ۶۲۲:۔جب حضور علیہ اسلام بارہا مَنْ یَّھْدِ ہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ فرماچکے تھے اور ہدایت کی تکمیل کے لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوچکی تھی تو حضور علیہ اسلام کے آخری ارشاد کو امتحان پر محمول کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر ۶۲۳:۔سیدنا عمرؓ کا یہ قول کیا حضرت عمرؓ کے کمالات عالیہ میں سے آخری کمال نہیں جبکہ حضرت عمرؓ نے ایسا جواب دیا جس کو سن کر حضورؐ نے سکوت اختیار فرمالیا اور ظاہر ہے کہ حضور علیہ اسلام کا کسی امر پر سکوت اختیار فرمانا اس امر کے مستحن ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

اعتراض نمبر ۶۲۴:۔قرطاس نہ دینے سے حیات القلوب ج ۲ ص ۴۸۲ میں ملا باقر مجلسی نے یوں یاوہ گوئی کی ہے:۔

ہیچ عاقل را مجالے آں ہست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسے کہ عمر را مسلمان گرواند (ترجمہ) بوجہ غیرت ایمانی نہیں لکھا جاسکتا معذور ہوں۔

بتایئے آپ کا اس عبارت سے اتفاق ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر ۶۲۵:۔اگر اتفاق نہیں ہے تو ملا باقر مجلسی آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر اگر مسلمان ہے تو کیوں اور اگر کافر ہے تو اس کی

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

تصنیفات آپ کے نزدیک قابل قبول ہیں یا نہ! ہر دو شقوں سے وضاحت کیجئے؟

اعتراض نمبر ۶۲۶:۔ اور اگر اتفاق ہے تو آپ کا سیدنا علیؓ اور سیدنا حسینؓ کے ساتھ کیسے ایمان والبتہ رہ سکتا ہے جبکہ انہوں نے سیدنا عمرؓ کو مسلمان سمجھ کر سیدہ شہر بانو کو طلب فرمایا۔

اعتراض نمبر ۶۲۷:۔ کیا معاذ اللہ ان حضرات کو آپ کے برابر علم بھی نہیں تھا

اعتراض نمبر ۶۲۸:۔ لَوْ لَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَر سے استدلال اس رنگ میں کیوں نہ لیا جائے کہ جملہ ان کے باہمی تعلقات کی پیوستگی پر دلالت کرتا ہے، نیز چند ذرائع سے اس واقع کی حقیقت سے حضرت علیؓ باخبر تھے اور حضرت عمرؓ کو خبر نہیں تھی اور ظاہر ہے کہ عالم الغیب خدا تعالےٰ کے بغیر کوئی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۶۲۹:۔ جب سیدنا حضرت عمرؓ خلیفہ وقت تھے اور سیدنا علیؓ ابھی خلیفہ نہیں بنے تھے اور اس حالت میں غیر خلیفہ کا خلیفہ وقت کو ایک امر سے باخبر کرنا اور خلیفہ وقت کا تسلیم کر لینا اس کے کمال کا تقویٰ اور دیانت پر دلالت نہیں کرتا۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# فضیلت فاروق اعظم کے سلسلے میں سدہ ام کلثوم بنت سیدنا علیؓ کے نکاح کی تحقیق

اعتراض نمبر ۶۳۰:۔فرمایئے آپ حضرات کے نزدیک مساوات کرام امت محمدیہ میں داخل ہیں یانہ؟

اعتراض نمبر ۶۳۱:۔اگر داخل نہیں وتو کیا کنتم خیر امة اخرجت للناس کے خطاب سے سیدنا علیؓ کو آپ خارج سمجھتے ہیں، بر سبیل خروج دلائل سے باخبر فرمایئے؟

اعتراض نمبر ۶۳۲:۔اور اگر امت میں داخل ہیں تو کیا آپ کے نزدیک سیدہ جو کہ امامت میں داخل ہیں غیر سید عالم متقی جو کہ وہ بھی امت میں داخل ہے۔اس سے نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

اعتراض نمبر ۶۳۳:۔اور اگر ناجائز سمجھتے ہیں تو فروع کافی ص ۱۴۱ ج ۲ کتاب النکاح کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

**اذا جاء کم من ترضون خلقه و دینه فزوجوه الا تفعلو تکن فتنة فی الارض و فساد کبیرٌ**

اگر آپ کے پاس ایسی شخص آئے جس کا خلق اور دین تم کو پسند ہو تو اس کو نکاح کردو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں بڑا فتنا اور فساد ہوگا۔

اعتراض نمبر ۶۳۵:۔کیا آپ اس مسئلے کے حل کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ سیدنا عمرؓ کا یہ نکاح غرض کے ماتحت ہوا تھا، تحصیل برکت اور ازیاد حسن تعلق کے لیے یا اور کوئی مقصد تھا ہر دو شقوں پر خاطر خواہ روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۶۳۶:۔امام محمد باقر کے اس قول کا کیا مطلب ہے الکفوان یکون عفیفا (فروع کافی) کفو یہ ہے کہ پاک دامن ہو۔کیا اس قول سے قومیت اہمیت کم ہوتی نظر آتی ہے؟

اعتراض نمبر ۶۳۷:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ عمر فاروقؓ صرف قریشی تھے اور سیدہ تو سیدہ تھیں پھر نکاح کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ تو سوال یہ ہے کہ جناب فرماتے ہیں:۔

**فَقُرُیشٌ یَتزَوّجُو مِنْ بَنِی هَاشِمٍ (فروع کافی)** کہ قریش بنی ہاشم سے شادی کرسکتا ہے۔

اگر قول ایمان سے انکار ہے تو پھر ایمان کی فکر کیجئے۔

اعتراض نمبر ۶۳۸:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ عمر فاروقؓ کی عمر زیادہ تھی اور سیدہ ام کلثومؓ کی کم، تو سوال یہ ہے کہ جب سیدہ عائشہ کے ساتھ حضور علیہ اسلام نے نکاح فرمایا تھا اس وقت سیدہ عمر کیا تھی اور حضورؐ کی کتنی؟

اعتراض نمبر ۶۳۹:۔کیا جناب بقول ائمہ کرام ثبوت کتب روافض عمر قلیل وکثیر در جانبین نکاح کے موانعات میں سے ہے دکھا سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶۴۰:۔اگر آپ اس قسم کے ثبوت سے عاجز ہیں تو کیا مسئلے کے اقرار کی جرأت کرسکتے ہیں ورنہ انکار پر دلائل قائم فرمایئے؟

اعتراض نمبر ۶۴۱:۔استبصار ص ۱۵۸ میں ہے:۔

## لَمَّا تُوفِّی عَمَرَ أَتٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ فَا نْطَلَقَ بِهَااَلٰی بَیْتِهٖ

جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ ام کلثوم کے پاس تشریف لائے اور اپنے گھر لے گئے۔

فرمائیے یہ ام کلثوم کس کی صاحبزادی تھیں؟

اعتراض نمبر۶۴۲:۔ سیدنا علیؓ کی یا کسی اور کی، اگر ان کی اپنی تھی تو نزاع ختم اور اگر کسی اور کی تھی تو براہ کرم اہل تشیع کی صحیح عبارات سے سیدنا علی المرتضےؓ کا اپنا اقرار ثابت فرمائیے!

اعتراض نمبر۶۴۳:۔ نیز جب کسی اور کی بیٹی کے متعلق سیدنا علیؓ کو لے آنے کا کوئی حق نہ تھا تو آپ نے ایسی جرأت کیوں فرمائی کیا وہ سیدنا علیؓ کے محرمات میں سے نہیں تھی؟

اعتراض نمبر۶۴۴:۔ طرز المذہب مظفری مصنفہ مرزا عباسی ص ۳۳ میں موجود ہے:۔

علی علیہ اسلام ام کلثوم را باوی تزوتج نمود عباس ابن عبدالمطلب باجازت امیرلمومنین علی بن ابی طالب متولٰی مرتزوتج شد۔

حضرت علیؓ نے ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کیا اور عباسؓ ان کی اجازت سے اس امر کے متولی قرار پائے۔

اس سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ نکاح حضرت سیدنا علیؓ کی اجازت سے ہوا فرمائیے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۶۴۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ سیدہ ام کلثوم بنت علیؓ نہیں تھی تو سوال یہ ہے کہ مُلا خلیل قزوینی کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

گفت امیر المومنین پس بغایت مفطرب شدم وقتیکہ فکر کروم فہمید آں سخن از امین الٰہی جبرئیل علیہ اسلام کہ مراد شکستن عہد نیست بلکہ مراد غصب دختر من است کہ بزور خواہند گرفت۔ (الصافی جز ۳ حصہ نمبر۱)

حضرت علی نے فرمایا پس میں بہت ہی پریشان ہوا، جبکہ میں نے فکر کیا اور میں نے اس سخن کو سمجھا جو کہ جبرئیل علیہ اسلام نے کہا کہ نقص عہد مراد نہیں ہے بلکہ میری لڑکی کا (العیاذ باللہ) غصب ہو جانا ہے جس کو زور کے ساتھ لے جائیں گے۔

کیا اس میں بنت علیؓ کا تذکرہ نہیں کیا گیا؟

اعتراض نمبر۶۴۶:۔ نیز یہ بھی واضح کیا جائے کہ "طرز المذہب" کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ غصب کی گئی، فرمائیے رفع تعارض کی صورت عملی طور پر کیا ہے؟

اعتراض نمبر۶۴۷:۔ اگر معاذ اللہ یہی روایت تسلیم کر لی جائے تو کیا اس سے دو چیزیں ثابت نہیں ہوتیں:۔

(۱) حضرت علی المرتضیٰؓ کا عاجز ہو کر اس کام کو قبول کرنا۔

(۲) نکاح کا تسلیم ہونا۔

اعتراض نمبر۶۴۸:۔ اگر نمبر۱ تسلیم کر لیا جائے کیا عجز منصب امامت کے خلاف نہیں جبکہ بقول اہل تشیع سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مشکل کشا اور اعلٰی کل شئی قدیر تسلیم کیا جاتا ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر ۶۴۹:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ منکوحہ عمرؓ کا نام رقیہؓ تھا ام کلثوم تو سوال یہ ہے کہ "طرز المذہب ص ۳۴۳ سطر ۱۱۱" کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

حضرت علیؓ را دو دختر است یکے رقیہ کبریٰ مکناۃ ابام کلثوم کہ دوسرای عمرؓ بن الخطاب بود۔

حضرت علی کی دو صاحبزادیاں تھیں ایک رقیہ کبری جس کی کنیت ام کلثوم تھی جو کہ عمر ابن الخطاب کے گھر میں تھی۔

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبریٰ اور ام کلثوم ایک بی بی صاحبہ ہی کا نام تھا۔

اعتراض نمبر ۶۵۰:۔ اگر آپ یہ مکر کریں کہ عمرؓ ابن الخطاب اور حضرت علی المرتضیٰؓ کے باہمی اختلافات اس قدر زیادہ ہو چکے تھے کہ ان کو جرأت ہی نہ تھی کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ اس قسم کا مطالبہ کر سکیں تو براہ کرم "طرز المذہب" ص ۴۹ بحوالہ "ناسخ التواریخ" جلد ۲ کتاب دوم چہارم کی روایت کو ذرا غور سے دیکھ کر جواب عنایت فرمائیں:۔

در سال نہدم ہجری عمرؓ ابن الخطاب بحضرت امیر المومنین فرستاد و ام کلثوم را از بہر خویشتن خواستگاری نمود۔

ہجرت کے انیسویں سال عمرؓ ابن الخطاب نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے پاس پیغام بھیجا اور ام کلثوم کی اپنے لیے خواستگاری کی۔

اعتراض نمبر ۶۵۱:۔ **عن ابی عبداللہ علیہ اسلام فی تزویج ام کلثوم ان ذلک فرج غصباہ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۴۱ باب النکاح)** امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ ام کلثوم یہ پہلا فرض ہے جو ہم سے غصب کیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقرؒ کا یہ ارشاد جناب کے نزدیک کس امر پر محمول ہے۔

اعتراض نمبر ۶۵۲:۔ اگر واقعی حقیقت پر محمول ہے تو فرمایئے سیدنا عباسؓ کی طرف تفویض امر اور غصب کے درمیان کیا نسبت ہے؟

اعتراض نمبر ۶۵۳:۔ نیز غصب اور لفظ فرض کا اطلاق کیا ایک امام کے لیئے معاذ اللہ نازیبا اور ان کی شان سے مستبعد نہیں، کون سا امر مانع ہے کہ آپ اس روایت کو اُن کے وقار پر قربان کر دیں۔

اعتراض نمبر ۶۴۵:۔ پھر اگر آپ کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے تو کیا اس سے امام مہدی کو توثیق کی تضعیف لازم نہیں آئے گی۔

اعتراض نمبر ۶۵۵:۔ اگر تضعیف کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کا قول غیر موثق قرار نہ پائے گا اور کیا عدم توثیق سے شان امامت پر حرف نہیں آئے گا؟

اعتراض نمبر ۶۵۶:۔ بر تقدیر تسلیم روایت کیا غصب ملک کے انتفار کو مستلزم نہیں؟

اعتراض نمبر ۶۵۷:۔ اگر ہے تو انعقاد نکاح کے متعلق ہم اغیار کے سامنے کیا منہ دکھائیں گے۔

اعتراض نمبر ۶۵۸:۔ مجالس المومنین میں ہے اگر نبیؐ دختر خود بعثمان داد ہمؓ خود بعمر فرستاد۔ اگر نبی کریمؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کو دی تو حضرت علیؓ نے بھی اپنی لڑکی حضرت عمرؓ کو دی۔ یہ عبارت تطبیق کے بیان کے طور پر تحریر کی گئی ہے، پس جس طرح سیدنا عثمانؓ کے ساتھ آنحضرتؐ کی صاحبزادیوں کا یکے بعد دیگر نکاح کرنا غصب کے بغیر ہے، اسی طرح تسلیم کرنا پڑے گا سیدنا علیؓ نے بھی غصب کے بغیر اپنی دختر نیک اختر کا نکاح کر دیا، کیا آپ اس کے قائل ہیں یا نہ شقوں کو با دلائل ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۶۵۹:۔عن سلیمان ابن خالد قال سا لت ابا عبداللہ علیہ اسلام عن امرا ء ۃ توفی عنھا زوجھا ابن تعتد فی بیت زوجھا او حیث شاء ت قال بل حیث شاء ت ثم قال ان علیا لما مات عمرؓ اتٰی ام کلثوم فاخذ بیدھا فا نطلق بھا الٰی بیتہ ؎

سلیمان ابن خالد سے روایت ہے فرمایا میں نے امام محمد باقرؒ سے سوال کیا اس عورت کے متعلق جس کا خاوند فوت ہو جائے کہاں عدت گذارے اپنے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے، بلکہ جہاں چاہے اس کے بعد فرمایا بلاشبہ جب عمرؓ فوت ہوئے تھے تو علیؓ ام کلثوم کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے گھر میں لے گئے۔

یہ روایت سیدنا مہدی کی بزعم شما صدقہ ہے اور امام معصوم کی مرویہ ہے کیا اس سے سیدہ ام کلثوم کا سیدنا علیؓ کے گھر میں جانا ثابت نہیں ہوتا؟

اعتراض نمبر۶۶۰:۔اگر ثابت ہوتا ہے تو مسلک اہل سنت کی تائید میں کلام نہ رہا۔

اعتراض نمبر۶۶۱:۔اور اگر ہمارا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۶۲:۔اگر سیدہ کے اس نکاح سے انکار ہے تو امام سے اس استنباط کو بغور پڑھیئے اور براہِ مسئلہ اور دلیل کے درمیان تطبیق ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۶۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدہ کا نکاح حضرت عمرؓ سے تو بعید از عقل ہے البتہ ایک مادہ جن کو مشتکل بشکل انسان بنا کر حضرت علیؓ نے بھیج دیا تھا، اگر یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہے تو کسی مستند کتاب کا حوالہ دیجئے تاکہ شک رفعہ ہو اور بحث ختم ہو؟

اعتراض نمبر۶۶۴:۔فرمایئے غیر جنس سے بھی دنیا میں شادی کی جاسکتی ہے؟

اعتراض نمبر۶۶۵:۔کیا غیر جنس سے توالد کا سلسلہ جاری ہوسکتا ہے ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۶۶۶:۔اگر تسلیم کرلیا جائے تو کیا اس تشکل میں بنت علیؓ کی توہین نہیں؟

اعتراض نمبر۶۶۷:۔اگر تشکل مان لیا جائے تو علی الاستمرار اور والدوام یا وقتی طور پر، اگر وقتی طور پر ہو تو تم میں سے کوئی اس کا مدعی نہیں اور اگر دائما ہو تو یہ خلاف عقل و نقل ہے، جواب دیجئے؟

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# کیا فاروق اعظمؓ نے سیدہ فاطمہؓ کا گھر جلایا تھا

اعتراض نمبر ۶۶۸:۔ فاروق اعظمؓ کے متعلق شیعی حلقے میں یہ مشہور کیا جارہا ہے کہ آپ نے (معاذ اللہ) سیدۃ فاطمۃ الزہرہؓ کا گھر جلایا، سیدہؓ مبارک پہلو پر ماری تو اسقاط حمل ہو گیا، تو دریافت طلب امر یہ ہے، کہ ہے کوئی ماں کا لال جو اہل سنت کی کتب معتبرہ سے بسند صحیح اس روایت کو پیش کر سکے؟

اعتراض نمبر ۶۶۹:۔ کیا اہل سنت کے علماء نے اس کی تردید نہیں کی؟

**(۱) ان ھٰذہ القصة محض ھذیان وزور من القول بھتان (المنتحه الا لٰھته مصریه ۲۵۶)**

بلا شبہ یہ واقع ہذیان ہے اور جھوٹ ہے اور بہتان ہے۔

اعتراض نمبر ۶۷۰:۔ فلک النجاۃ جلد اص ۲۴۰ باب انعقاد خلافت میں ہے ولقد احرق الخلیفۃ الثانی ثانی الثقلین یعنی حضرت عمرؓ نے دوسرے ثقل (اہلبیت) کو جلایا۔

**ولا نکار انکار المتواترات لانه ھٰذا روی بطرق کثیرة و اسانید شھیرہ ؕ**

اس واقعہ کا انکار متواترات کا انکار ہے کیوں کہ بہت طریقوں اور مشہور سندات کے ساتھ روایتیں موجود ہیں۔

(۲) نیچے حاشیہ نمبر ۱ پر لکھا ہے، اگر چہ سند کے اعتبار سے ہم اتنا اعتبار نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ کیا ان سب عبارتوں میں تعارض نہیں اور جملہ ضدی رافضیوں اور مؤلفین "فلک النجاۃ" کی اندرونی کیفیت طشت از بام نہیں ہوئی۔

پہلی عبارت میں روایت میں تواتر کا دعویٰ آخر میں سند سے جہالت کیا اس بل بوتے پر اہل سنت کے مذہب پر طرح طرح کے اعتراضات کیئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶۷۱:۔ کیا حقیقت میں واقعہ یوں نہیں ہے کہ بعد از انعقاد خلافت کچھ لوگ سیدنا علیؓ کے مکان میں امور خلافت کے متعلق مختلف تبادلہ خیالات کرنے لگے جس پر حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا ان کو نکال دو، اور یہ بھی فرمایا:۔

## یا بنت رسول اللہ ما من الخلق احب الیٰ من ابیک و من خدا احب الینا بعد ابیک منک (کنز العما ل جلد نمبر ۳ ص ۱۳۹)

اے رسول خدا کی صاحبزادی مخلوق میں سے کوئی مجھے تیرے باپ سے زیادہ محبوب نہیں اوران کے بعد تجھ سے زیادہ میرے صاحب توقیر نہیں۔ جب یہی روایت "فلک النجاۃ" میں نقل کی گئی ہے تو کیا اس سے قلب فاروقی میں حضرت سیدہ کی عزت مرکوز ومصئون نظر نہیں آتی اور مصنف "فلک النجاۃ" نے جو زہر اُگلا ہے (۱) عمرؓ نے اہل البیت کو جلا دیا (۲) گھر کو جلا دیا سے توہین کا پروپیگنڈہ نہیں ہے، فرمایئے آپ کے ہاں کچھ ایمان کا مقام بھی ہے یا نہیں؟ کیا کتاب پر دینائے شیعت کو ناز ہے۔ اُفٍّ لَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ۔

اعتراض نمبر ۶۷۲:۔ کیا ہے کوئی شیعہ ونقل کا پہلوان جو فاروق اعظمؓ کا قول بدیں الفاظ ثابت کردے؟

لَاُحُرِ قَنَّ عَلَیۡکَ بَیۡتِکَ یَا بِنۡتَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ یَا لَاُ حُرِ قَنَّکَ یَا بِنُتَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ

اے رسول خدا کی بیٹی میں تیرے اوپر گھر کو ضرور جلادوں گا یا میں تمہیں ضرور جلادوں گا۔ ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام لیجئے ورنہ اُس ذات اقدس پر بہتان طرازیوں بچیئے اور اپنا مقام جہنم میں بنایئے؟

اعتراض نمبر ۶۷۳:۔ فلک النجاۃ میں جن کتابوں (الامامتہ والیاستہ مروج ۲ الذحب رسالۃ ۳ ا الزہرا الموقدۃ والنار الحاطمہ، تشید المطاعن ) کی عبارتیں نقل کی گئیں ہیں کیا یہ کتابیں شیعوں کی تصنیف شدہ نہیں ہیں اور جاہلوں کو ورغلانے کے لئے یہ سارا سامان نہیں کیا گیا تاکہ ان کے سامنے جب کتابوں کا نام آجائے تو مرعوب ہوکر ہمارا مذہب قبول کریں گے، کسی کو کیا خبر کہ یہ کتابیں اہل سنت کی ہیں یا شیعوں کی اور نیز یہ کہ یہ معتبر ہیں یا غیر معتبر آخر دین کے پیش کرنے میں کچھ تو دیانت چاہیے۔

اعتراض نمبر ۶۷۴:۔ آ کر وجہ کیا ہے کہ اگر جنگ جمل میں سیدنا علیؓ بزعم شما سیدہ عائشہؓ اہل بیت نبی (اوّلاً) کی بے حرمتی کریں، بے پردہ اونٹ سے گرائیں ان کی فوج کو قتل کریں تو بجا اور حضرت عمرؓ اہلبیت علیؑ کے دروازے پر جا کر امور خلافت کے نظم ونسق کو بحال رکھنے اور اختلافات کو مٹانے اور دین اسلام کے رشتہ کو مضبوط بنانے کے لیے چھپ کر مخالفانہ مشورے کرنے والوں کو تنبیہ فرمائیں تو بے جا، آخر اس قدر طوطا چشمی اور اعراض عن الحق کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر ۶۷۵:۔ شیعی "مروج الذہب" کے حوالے سے "فلک النجاۃ" حصہ اول ۴۲۱ میں یہ عبارت موجود ہے۔

اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِکَ ھا بِھُمۡ

یعنی فاروق اعظمؓ کا منشار (گھر جلانا نہیں تھا) بلکہ مشورہ کرنے والوں کو ڈرانا تھا۔ کیا اس مسئلے حقیقت کھل نہیں گئی؟

اعتراض نمبر ۶۷۶:۔ فرمایئے آگ سے جلانا تھا یا دھمکی دینا، اگر جلانا ناجائز تھا تو وہ ثابت نہیں اور اگر دھمکی دینا جائز تھی تو نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے حضور علیہ اسلام نے بھی گھروں کے جلانے کی دھمکی دی تھی۔

اعتراض نمبر ۶۷۸:۔ جب مخالفین خلافت اور استیصال کنندگاں فیصلہ شوریٰ نے بیت سیدنا علیؓ کو اپنے سر چھپانے کی جگہ بنالیا تو اس سے یقیناً عترت رسولؐ کے حصے دار بنے کا شبہ گذرتا تھا، پس حضرت عمرؓ نے دھمکا کر سیدہ کے گھر کو ایسی سازشوں سے پاک بنانے کا قصد کیا، فرمایئے اس میں اظہار اخلاص ہے یا اظہار عداوت؟

اعتراض نمبر ۶۷۹:۔ فرمایئے جب سیاست ابوبکر و عمرؓ کے ہاتھ میں تھی اور حضرتؓ کا وظیفہ تھا، ذرا بتایئے تو سہی کہ عمر فاروقؓ کو آگ لگانے سے کس نے منع کیا اور وہاں کون تھا جو منع کر سکتا۔

اعتراض نمبر ۶۸۰:۔ اگر یہ ارتکاب ارتکاب معصیت تھا تو سیدنا علیؓ نے ان کے دور خلافت میں ان کے متعلق پاکیزہ اور مصلحانہ خیالات کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر ۶۸۱:۔ کیا سیدنا حسینؓ کو اسی دشمنی کا پتہ نہ تھا جبکہ سیدہ شہر بانو کے ساتھ نکاح کرنے کے لیئے آپ کو لے کر سیدنا عمرؓ کے دروازے پر آئے تھے؟

اعتراض نمبر ۶۸۲:۔ امام دو قسم ہیں ایک امام نماز کا دوسرا رعیت کا جب امام صلوٰۃ کے پیچھے قاہل والوں کو حضور علیہ السلام دھمکی دے سکتے ہیں جس میں صرف جماعتوں کا وقتی طور پر نظم و نسق قائم کیا جاتا ہے تو امام رعیت کے پیچھے اتباع نہ کرنے والے بلکہ مخالفت کرنے والے اور سستی کرنے والوں کو فاروق اعظمؓ اس قسم کی دھمکی کیوں نہین دے سکتے جس پر مملکت اسلامیہ کے پورے نظم و نسق کا مدار ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# تراویح میں جماعت کی تحقیق

اعتراض نمبر۶۸۳:۔ کیا آپ لوگ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ اہل سنت کی کتابیں اس سے لبریز ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین دن تراویح کی جماعت فرمائی۔

اعتراض نمبر۶۸۴:۔ حضور علیہ اسلام نے چھوتے روز ترک جماعت کی وجہ یہی بیان فرمائی تھی کہ تم پر فرض نہ ہو جائے کیا اس یہ معلوم نہیں ہو تا کہ ترک جماعت خوف خوف فرض کی سے تھا ورنہ قلبی آوازوں ذاتی تمنا یہی تھی کہ جماعت ہونی چاہیے۔

اعتراض نمبر۶۸۵:۔ بعداز وفات خوف فرضیت نہ رہا تو فاروق اعظمؓ نے جماعت پر عمل کروا کر نبوی تمنا کو پورا نہ کیا؟

اعتراض نمبر۶۸۶:۔ ہم پر تو طرح طرح کے اعتراضات کیئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ تراویح با لجماعت کا اصل نہیں لہٰذا بدعت ہے لیکن ذرا تو ارشاد فرمائیں۔

(۱) ربیع الاول کی نویں تاریخ کو حضرت عمرؓ شہید ہوئے ہیں تم اسی دن صلوۃ لشکر پڑھتے ہو۔ یوم نیروز مناتے ہو حالانکہ یہ مجوس کی عید کا دن ہے جن کی اصل بھی شریعت میں نہیں ہے ان کو بدعت کیوں نہیں کہتے ہیں۔

اعتراض نمبر۶۸۷:۔ اگر اہل السنّت کے اس مسلک اور ادائے تراویح بالجماعۃ پر اعتراض ہے تو بروئے مسلک اہل تشیع۔

اعتراض نمبر۶۸۸:۔ اگر بروئے مسلک اہل السنّت اعتراض ہے تو سراسر لغو ہے کیونکہ حسب ذیل روایتیں صراحتاً مسلک اہل السنّت کی تائید میں موجود ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ الْقَارِیْٔ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ لَیْلَۃً فِیْ رَمْضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّیْ الرَّجُلُ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّی لَأَرٰی لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُ لَآءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہُ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِم فَقَالَ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃِ ھٰذِہٖ

عبدالرحمٰن بن قاری کہتے ہیں کہ میں رمضان المبارک میں ایک دفعہ مسجد کو حضرت عمر کے ساتھ چلا گیا لوگ علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھ رہے تھے پس حضرت عمر نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک قاری پر جمع کروں تو بہتر رہے گا پھر ارادہ کیا پھر ان کی کو ابی ابن کعب پر جمع کیا پھر دوسری رات ان کے ساتھ تراویح پڑھ ہے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نیا طریقہ بہتر ہے (المنتقی ص ۵۴۲ مطبوعہ مصر)

فرمایئے طبعیت مطمئن ہوئی یا نہیں؟

اعتراض نمبر۶۸۹:۔ جب حضرت مرتضی نے بیس تراویح بالجماعۃ کی تردید نہیں فرمائی بلکہ اسے کلمات نصیب فرمائے جن مدح و منقبت معلوم

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

ہوتی ہے تو بتایئے آپ کو کیوں اعتراض ہے۔

**قال علی نور اللہ عَلٰی عُمر قَبرَہٗ کمانور عَلَیْنَا مَساجد نا عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرّحمٰنِ السّلمی اَنّ عَلِیًّا دَعَا الْقُراء فِی رَمْضَانَ فَامَرَ مِنْھُمْ رَجُلاً یُصلّی بِا لنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکعۃً قَالَ وَ کَانَ عَلیؓ یُوْ تِر بِھِمْ و عن عَرفجۃ الثقضی قال کان علی ابن ابی طالب یا مر بقیام رمضان و یجعل للرجال اماما و للنسا اماما فکنت انا امام النساءؔ (بحوالہ المنتقی منہاج الاعتدالال ص ۵۴۳)**

حضرت علی نے فرمایا خدا تعالٰی عمر پر اس کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے ادائے تراویح با لجماعت سے ہماری مسجدوں کو منور فرمایا حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان سے ایک قاری کو حکم دیا لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتا رہے۔اور حضرت علیؓ مرتضی رمضان کی تراویح کا حکم کا فرماتے ہیں اور مردوں اور عورتوں کے امام اہتمام بنتا تھا اس قدر دلائل کے باوجود انکار کے وجوہ کیا ہیں؟

اعتراض نمبر۶۹۰:۔اگر شیعی کتب سے ثبوت درکار ہے تو بر ہ کرم شیعی کتب سے ثابت فرمایئے کہ سید نا علی نے اعتراض کیا ہو ثبوت مستندالی السندالصحیح درکار ہے؟

اعتراض نمبر۶۹۱:۔آپ کی جماعت سے سنا ہے کہ سید نا عمرؓ پر یہ اعتراض کیا جا تا ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کیا تھا۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایک زبر دست واقعہ ہائلہ فاجعہ کی وجہ سے طبیعت کے متاثر ہو جانے سے کیا آپ انکار کر سکتے ہیں ۔کیا حضور علیہ اسلام کا داغ مفارقت دے جانا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی دل و دماغ پر صدمے کا باعث نہیں تھا؟ اگر یہ واقع کے مطابق ہے تو اسے مدح و توصیف میں شمار کیا جانا چاہیئے یا توہین و تذلیل میں۔

اعتراض نمبر۶۹۲:۔بوجوہ چند در چند اگر طبیعت کا متاثر ہو جانا اگر قابل تر دید ہے تو حضرت موسے علیہ اسلام کے متعلق جواب کا کیا خیال ہے جب کہ ان کو خضر علیہ اسلام وعدہ صبر کے باوجود وعدے کا خیال نہ رہا۔

اعتراض نمبر۶۹۳:۔حضرت آدم علیہ اسلام کے متعلق جناب کا کیا فتوٰی ہے جب کہ اکل شجرہ کے خیال میں بزم شا ذ ہن سے منع خداوندی کا تصور نہ رہا۔

**[ Website: DifaAhleSunnat.com ]**

# مسئلہ متعہ کے متعلق سیدنا عمرؓ پر حرمت کا الزام

اعتراض نمبر۶۹۴:۔اہل تشیع میں یہ بات زبان زد خواص وعوام ہے کہ عمرؓ نے متعہ کو اپنے زمانے میں حرام کر دیا تھا۔ ورنہ حضور اکرصلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کوئی معانعت ثابت نہیں ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے آپ کا مقصد کیا ہے؟ ایجاد منع یا اظہار منع۔

اعتراض نمبر۶۹۵:۔اگر ایجاد منع ہے تو ہم حضرت عمر فاروق اعظمؓ کو خلیفہ و امام تو مانتے ہیں حلت و حرمت پر مختار نہیں مانتے لہٰذا فاروق اعظم کے حکم سے کسی چیز کا حرام ہونا ہمارے مذہب کے خلاف ہے لہذا اگر طاقت ہے تو ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۹۶:۔اور اگر اظہار منع ہے تو یہ کس طرح قابل اعتراض ہے وضاحت کیجئے۔

اعتراض نمبر۶۹۷:۔آپ کا اگر خیال یہ ہے کہ متعہ حضور علیہ اسلام میں جائز تھا تو اس پر دلائل قائم کیجئے۔ جب کہ صحیح مسلم باب المتعہ کتاب النکاح میں موجود ہے۔

عن ایا سابن سلمة الا کوع عن ابیه قال رسول الله صلی الله علیه و سلم عام اوطاس فی المتعة ثلاثم نهی عنها ؕ

ایاس بن سلمہ بن اکوع کے باپ سے روایت ہے کہ حضور علیہ اسلام نے اوطاس کے سال متعے کی تین مرتبہ رخصت دی تھی پھر منع فرما دیا تھا
۔

اعتراض نمبر۶۸۹:۔کیا مسلم شریف کی یہ حدیث آپ کی نظر سے نہیں گزری عن الربیع سبرة الجهنی عن ابیه سبرة ابن مبعد قال اذن لنا رسول الله صلی الله علیه و سلم با لمتعة ثم ان رسول الله صلے الله علیه قال من کان عنده شیئی من هذه النساء التی یتمتع فلیخل سبیلها ؕ

حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضور علیہ اسلام نے ہمیں متعہ کی اجازت دی تھی اس کے بعد حضور علیہ اسلام نے فرمایا جس کے پاس متعے والی عورتیں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے۔

جب تحریم موئذ الے یوم القیامۃ کے متعلق حضور علیہ اسلام کا ارشاد موجود ہے تو حلت متعہ پر اصرار کیسا۔ جیسا کہ۔

عن الربیع بن سبرة الجهنی ان اباه حدثه انه کان مع الرسول صلے الله علیه و سلم فَقَالَ یا ایها النّاسُ اِنّی قَدُ

اَذَنتُ لَکُمُ فِیُ الُا استِمُهتَاعِ مِنَ النَّساء وَ اِنَّ اللهَقَدُ حرَمَ ذَلِکَ اِلَی یَوُمِ الُقِیَامَةِ فَمَنُ کَانَ عِندَهُ مِنهُنَّ شَیُئی فَلیُخُلُ سَبِیُلَهُ وَلَا تَأخُذُ وَ مِمَّااٰیتَمُوُ هُنُ شیئاً ؕ

حضرت ربیع کوان کے باپ نے بتایا کہ وہ حضوعلیہ اسلام کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! بلاشبہ میں نے تم کو متعے کی اجازت دی تھی اب اللہ تعالےٰ نے قیامت تک متعے کو حرام کر دیا ہے جس کے پاس متعہ والی عورتیں وہ ان سے علیحدہ وہ جائے اور جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے وا پس نہ کرو۔فرمایئے فاروق اعظم نے متعہ کو حرام کیا ہے یا بلسان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند تعالےٰ نے؟

اعتراض نمبر۶۹۹ :۔حضرت علے مرتضے کا فرمان المنتخہ الالہتہ ص ۲۵۷ میں ہے حضرعلی نے فرمایا۔

امرنی رَسُوْلُ اللہ اِنّ انا دی بتحریم المتعمته ؐ

حضور علیہ اسلام نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں حرمت متعہ کا اعلان کروں فرمایئے اب بھی فاروق اعظم کے فرمان پر اعتراض ہو سکتا ہے؟

اعتراض نمبر۷۰۰:۔اگر متعہ آپ حضرات کے نزدیک مستحسن امر ہے تو ان حضرات کی اسماء گرامی کی نشان دہی فرمایئے جب کی ولادت با سعادت ابوین کے اس مستحن فعل سے ہوئی۔

اعتراض نمبر۷۰۱:۔کیا ائمہ کرام اوران کے پسماندگان سے یہ فعل ثابت ہے اوران کا اپنا قراراور تصریح کی میری فلاں اولوالعزم اولا داس مستحسن فعل سے ہوتی ہے کہیں معتبر کتاب سے موجود ہے۔

اعتراض نمبر۷۰۲:۔اس امام کا اسم گرامی بیان فرمایئے جس کے سامنے متعہ کا ذکر کیا گیا اور جب مطالعہ کیا گیا کہ عترت دے یہ بھی فعل ثابت ہے تو آپ نے از روئے کراہمت منہ پھیرلیا۔کیا یہ واقعی اصول کافی میں موجود ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# فاروقی فتوحات

اعتراض نمبر ۷۰۳:۔ کا ی یہ سچ ہے کہ سیدنا فاروق اعظم مساعی جملیہ سے دولاکھ پچیس ہزار ایک سوتین مربع میل رقبہ اسلام اور مسلمانوں کے قبضے میں آیا؟

اعتراض نمبر ۷۰۴:۔ فرمایئے قادسیہ، جلولا، حلوان، تکریت، خورستان، ایران، ، اصفہان، طبرستان، آذر بائجان، آرمینیہ، فارس، سیستان مکران، کراساں، اردن، حمص، یرموک، بیت المقدس، اسکندریہ، طرابلس کو فتح کرکے اسلام کے قبضے میں کس نے دیا۔

اعتراض نمبر ۷۰۵:۔ فرمایئے مسلمانوں کو خوشحال بنانے کے لئے نہر پہاڑوں میں سے کھدوا کر دریائے نیل کو بحرہ قلزم سے کس نے ملایا؟

اعتراض نمبر ۷۰۶:۔ مکہ اور مدینہ کے لئے سرائیں چوکیاں حوض کس نے تعمیر کرائے؟۔

اعتراض نمبر ۷۰۷:۔ کس کے دور خلافت میں احکام الٰہی کے یاد کرنے کے لئے یہ قانون بنادیا گیا کہ ہر شخص سورۃ بقرہ سورۃ نساء مائدہ حج اور سورہ نور کو یاد کرے؟

مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافروں کے لئے سرائیں چوکیاں حوض کس نے تعمر کرائے؟

اعتراض نمبر ۷۰۸:۔ مسلمانوں کے اس بادشاہ کا نام بتایئے جنہوں نے مکہ سیاست کو قائم فوج کا اسٹاف افسر خزانہ ترجمان طیب و جراح مقرر کیئے ہوں۔

اعتراض نمبر ۷۰۹:۔ کس کو غیرت کی برکت سے بے پردہ عورتوں کو پردہ ملا

اعتراض نمبر ۷۱۰:۔ خلفاء اربعہ میں کس نے بیت المقدس فتح کرتے وقت پیدل چلنا منظور کیا؟

اعتراض نمبر ۷۱۱:۔ اس خلیفے کا نام بتایئے جو راتوں کو رعیت پر پہرہ دیا کرتا تھا۔

اعتراض نمبر ۷۱۲:۔ کعبہ کے غلاف کو اعلٰے درجے کے حسین غلاف سے کس نے بدل دیا تھا؟

اعتراض نمبر ۷۱۳:۔ اس خلیفہ رسول کے نام کی تصریح فرمایئے جس نے متعدد مملک فتح کر کے ان میں چار ہزار مسجدیں تعمیر کرائیں؟

اعتراض نمبر ۷۱۴:۔ سب سے پہلے کس مسلمان بادشاہ نے رعیت میں مردم شماری کی رسم ڈالی تھی۔

# ملا باقر مجلسی کے وہ مطاعن جو اس نے فاروق اعظم رضؓ کی نسبت حق الیقین میں پیش کیئے ہیں

اعتراض نمبر ۱۷۵:۔ ملا باقر مجلسی نے حق الیقین ص ۲۵۸ مطبوعہ تہران میں فاروق اعظم کے متعلق لکھا ہے کہ۔
عمر کہ تو نگفتی کہ ما داخل مکہ خواہیم شد و طواف خواہیم کرد چرا نشد فرمود کہ من نگفتم امسال خواہشد بعد ازیں خواہشد پس غضبناک برخاست و گفت اگر یاورے بیافتم با یہا جنگ میکروم ونزد ابوبکر آمد و شکایت انحضرت کرد وابو بکرؓ اورا منع کرد چوں روز فتح مکہ شد و رسول خدا کلید را گرفت حضرت فرمود عمر را بطلبیہ چوں آمد حضرت فرمود ایں است انچہ خدا امر وعدہ داد بود،
عمر نے کہا تو نے نہ کہا تھا کہ ہم مکہ میں داخل ہونگے اور طواف کریں گے کیوں کہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہ کہا تھا اس سال ہوگا پس عمر غضب ناک اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اگر کوئی امدادی ہوتا تو میں کفار سے ضرور لڑتا جنگ کرتا ابو بکر کے پاس آیا اور حضرت کی شکایت کی ابو بکر نے اسے منع کیا اور جب فتح مکہ کا دن ہوا اور رسول خدا نے کعبے کی چابیاں ہاتھ میں لے کر عمر کو طلب کیا اور فرمایا یہ ہے وہ وعدہ جو خدا نے میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ یہ واقعہ لکھ کر پھر آیت چسپاں کی ہے۔

فَلا وَ رَبِّکَ لا یُؤمِنُونَ حتےٰ یُحَکِّمُوکَ فِیمَاشَجَرَ بَینَھُم ثُمَّ لا یَجِدُوافِی اَنفُسِھِم حَرَجًا مِمَّا قَضَیتَ وَ یُسَلِّمُو تَسلِیمًا ۰

اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں اگر طاقت ہے تو یہ پہلا مضمون بایں الفاظ ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام حاصل کیجئے۔؟
اعتراض نمبر ۱۷۶:۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرۃ النبویہ ابن ہشام ج ۳ ص ۳۳۱ مطبوعہ مصر میں متفقہ طور پر یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ مگر اس بناوٹی جسارت کا کہیں نہیں وہاں تو صاف لفظ میں موجود ہیں۔

انا اشھدو انہ رسول اللہ ثم اتی سول اللہ فقال یا رسول اللہ الست رسول اللہ بَلٰی قَالَ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اَوَلَسْنَا بِا الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اَوَلَيْسَوْ اباالْمُشْرِكِيْنَ قَالَ بَلٰے فَعَلٰے ما نُطْعِےُ الدِّيْنَهَ فِیْ دِيْنِناَ(بحواله تفسیرابن کثیر ج ۴ ۶ ۹ ۱ . ۴ ۹ ۱)

میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ واقعی حضور علیہ اسلام تعالےٰ کے برگزیدہ رسول ہیں پس عرض کیا آپ خدا کے رسول نہیں فرمایا ہاں رسول ہوں عرض کیا ہم مسلمان نہیں فرمایا بلاشبہ تم مسلمان ہو عرض کیا کیا وہ مشرک نہیں فرمایا ہاں وہ مشرک ہیں پس عرض کیا کہ کس لیئے ہم دین میں نقصان برداشت کریں۔

کیا اس سے اظہار تاسف اور فرط احساس کا جذبہ معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ سوال وجواب سے واضح ہے

اعتراض نمبر۱۷۷:۔ کیا آپ کو اس کا علم نہیں کہ جب دستخط ہونے لگے تھے تو حضور علیہ اسلام نے بطور شہادت حضرت عمرؓ کا نا بھی لکھوا دیا تھا منکر کو بھی کبھی اپنی تائید میں گواہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۷:۔ احتجاج طبرسی ص۲۵۰ میں ان السکینة تنطق قلی لسان عمر (یعنے اللہ کی رحمت فاروق اعظمؓ کی زبان پر بولتی ہے) فرمایئے اگر یہ قول مبنی برصدق ہے تو تمہارے نزدیک وہ روایت قابل اعتبار کیوں قابل اعتبار ہے تو اس روایت کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۷:۔ کیا آپ ثابت کرسکتے ہیں کہ حضور علیہ اسلام نے فاروق اعظمؓ کے اس قول کے بعد ان کو مبغوضانہ نگاہوں سے دیکھا ہو تصریحی عبارت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۰۷:۔ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُوْمِنِیْن. ْمیں فاروق اعظمؓ بھی شامل تھے تو رویت قرآن مجید کی نص کے خلاف ہے جواب درکار ہے

اعتراض نمبر۲۱۷:۔ جب اہل سنت کی تمام تفسیروں یہ بات موجود ہے کہ فاروق اعظمؓ نے یہ ساری کلام تحقیقکے طور پر کی تھی معاذ اللہ نہ آپ کو نبوت پولشک تھا نہ اخبار یب پرورنہ آپ اشھدُانّہ رَسُولَ اللّٰہ نہ فرماتے تو خوامخواہ آپ لوگ ان کی انکار پر کیوں محمول کرتے ہو۔؟

اعتراض نمبر۲۲۷:۔ شیعی دارالاستفاء سے حضرت ابراہیم پر کیا فتوٰے عائد ہوتا ہے ضب کہ انہوں نے بھی اس قسم کے سوالات بارگاہ ربوبیت میں گئے تھے اور خداتعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا تھا۔

یعنی اے ابراہیم علیک السلام کیا آپ ایمان نہیں لائے ؟ تو آپ نے جواب دیا بلاشبہ ایمان تو لایا ہوں لیکن ساری تحقیق اطمینان قلب کے لئے کررہا ہوں۔

اعتراض نمبر۲۳۷:۔ فرمایئے ابراہیم علیہ اسلام خداتعالیٰ کے سامنے برائے تحقیق سوال کریں تو جائز اور فاروق اعظمؓ نبوی دربار میں سوال کریں تو قابل گرفت۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# کیا عمرؓ فاروق نے وفات رسول ﷺ کا انکار کیا تھا

اعتراض نمبر۲۷۴:۔ سنا ہے کہ فاروق اعظم کے اس قول پر بھی آپ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب فاروق اعظم کی وفات نہیں پائی گویا کہ حضرت عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کیا۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کوئی شخص دیدہ دانستہ بھی وفات کا انکار کر سکتا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ فاروق اعظم نے یہ کلمات فرط محبت اور صدمہ جدائی اور انقلاب طبیعت کی وجہ سے کہے تھے۔

اعتراض نمبر۲۷۵:۔ بزشما شہادت حسینؓ پر اگر سیدہ زینب نوحہ ماتم واویلا اور گریبان چاک کر سکتی ہیں جن کے متعلق صراحتاً حضور علیہ اسلام سے منع ثابت ہے تو اس واقعہ جانکاہ کہ وجہ سے فاروق اعظم سے اس قسم کے الفاظ سرزد کیوں نہیں ہو سکتے:؟

اعتراض نمبر۲۷۶:۔ اور اگر ہمیشہ تک فاروق اعظم پر یہ اثر رہا اور وہ اس کے قائل رہے۔ تو کیا یہ قول رویت صحیح کے خلاف نہیں جب کہ ابو بکرؓ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلّا رَسُوْل قدخلت من قبله الرسل تو فاروق اعظم کے اس قول سے کیا آپ کے شبہات کی تردید نہیں ہوتی۔

# فضائل سیدنا عثمانؓ کے متعلق بحث

اعتراض نمبر ۷۲۸:۔ فرمایئے سیدنا عثمانؓ کے متعلق آپ حضرات کا کیا ایمان اور عقیدہ ہے کیا آپ کے نزدیک وہ صاحب ایمان تھے یا نہ اور وہ دینا کے اندر صادقین کے گروہ میں سے تھے یا نہ اگر جواب اثبات میں ہے تو فہوالمقصود۔

اعتراض نمبر ۷۲۹:۔ اگر جواب نفی میں ہے تو فرمایئے فروع کافی کتاب الروضہ ج ۳ ص ۹۹ کی ذیل عبارت کا کیا جواب ہے۔؟

وَینادی منادی فی اخر النهار الا ان عثمان و شیعته هم الفائزون ؀

اور نداد دینے والا دن کے آخری حصے میں نداد دیتا ہے خبر دار حضرت عثمان اور اس کے تابعدار وہی کامیاب ہیں۔

اعتراض نمبر ۷۳۰:۔ جب امام معصوم سیدنا عثمانؓ اور ان کی جماعت کے فائز المرام ہونے کے متعلق فرمادیا اور قراان مجید میں اصحاب الجنۃ کو فائزین قرار دیا گیا ہے تو کیا وبنص قرآن یہ ثابت نہ ہوا کہ سیدنا عثمان اور ان کا گروہ خالص جنتی ہیں۔

اعتراض نمبر ۷۳۱:۔ فروع کافی کی مذکورہ عبارت میں جہاں سیدنا علیؓ اور ان کی جماعت کو کامیاب کہا گیا ہے، وہاں حضرت عثمانؓ اور ان کی جماعت کو بھی کامیاب کہا گیا فرق صرف اتنا ہے کہ سیدنا علیؓ کی پارٹی کی کامیابی کا اعلان ہر صبح کو ہوتا ہے اور اور سیدنا عثمان اور ان کی پارٹی کی کامیابی کا اعلان دن کے آخری حصے میں تو فرمایئے ایک پارٹی کے ایمان کا انکار کیوں اور دوسری پارٹی ایمان کا قرار کیوں؟۔

اعتراض نمبر ۷۳۲:۔ شیعہ جماعت متبعین اور مطیعین کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ متبعین کی تصریح سے متبوع کی امامت اور ان کے مقتدار ہبر اور پیشوا ہونے کا اعلان ہوتا ہے پس اس روایت سے آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس طرح سیدنا علی امام مقتدار ہبر اور پیشوا تھے اسی طرح سید عثمانؓ بھی ہادی مرشد اور رہنما تھے۔

اعتراض نمبر ۷۳۳:۔ بعض عالم نما جاہل یہ تاعیل کرتے ہیں کہ سیدنا علیؓ اور ان کی جماعت فائز المرام ہونے کا اعلان فرشتہ کرتا ہے اور سیدنا عثمان اور ان کی جماعت کے فائز المرام ہونے کا اعلان شیطان کرتا ہے پس اگر یہ تاویل پر مبنی صدق ہے فروع کافی کی اسی روایت میں بقول امام معصوم ثابت کیا جائے اور منہ مانگا انعام لیا جائے۔

اعتراض نمبر ۷۳۴:۔ بر تقدیر تسلیم کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ شیطان بھی سیدنا عثمان اور ان کی پارٹی پر مجبور ہو گیا اور اس کا اعلان ورغلانے کے متعلق کوئی دوا نہ چل سکا جیسا کہ جنگ کے موقع پر شیطان نے ملائکہ کی فوجوں کو آسمان سے اترتے دیکھا اس امر کا اعلان کر دیا کہ اے میرے متبعین؟

اِنّی اَریٰ مَالَا تَرَوْنَ اِنّی اَخَافُ اللّٰہَ وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب؀

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

بلاشبہ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جسے تم نہیں دیکھ رہے میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں خدا تعالیٰ سخت گیر ہے۔

اعتراض نمبر ۷۳۵:۔ کیا آپ شیطان کے اس اعلان کو مبنی بر صدق سمجھتے ہیں یا مبنی بر کذب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر یہ اعلان مبنی بر صدق ہے تو وہ اعلان مبنی بر صدق کیوں نہیں جب کہ حدیث شریف میں سیدنا عثمان کے فائز المرائم ہونے پر پورے قرائن موجود ہیں )۔

اعتراض نمبر ۷۳۶:۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ سیدنا عثمانؓ کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے اپنی طرف سے وکیل اور ترجمان بنا کر بھیجا تھا یا نہ؟

اعتراض نمبر ۷۳۷:۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اعلام الوریٰ یا علام الہدیٰ غزوات حیدری تفسیر کبیر کی روایات کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۷۳۸:۔ اور اگر جواب اثبات میں ہے تو فرمایئے حضور علیہ اسلام نے حضرت عثمانؓ کو منتخب کس مصلحت کے پیش نظر فرمایا۔؟

اعتراض نمبر ۷۳۹:۔ فرمایئے کی سیدنا عثمانؓ نے حضرت علیہ اسلام کے پیغام کو پوری دیانت داری سے پہنچایا یا مداہنت سے کام لیا؟

اعتراض نمبر ۷۴۰:۔ بر سبیل شق ثانی ثبوت درکار ہے بر سبل شق اول آپ کے نزدیک وہ غیر معتمد کیوں ہیں؟۔

اعتراض نمبر ۷۴۱:۔ بروئے کتب روافض مشرکین مکہ نے کیا جواب دیا اور حضرت عثمان نے کیا کہا؟

اعتراض نمبر ۷۴۲:۔ کیا یہ سچ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی عدم موجودگی کے باعث طواف نہ کیا۔

اعتراض نمبر ۷۴۳:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ قتل عثمان کی خبر کی بنا پر چودہ سو صحابہ کی بیعت کے لئے جمع فرمایا تا کہ قصاص عثمان کے لئے اپنی جانین قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اعتراض نمبر ۷۴۴:۔ سیدنا علیؓ مرتضےٰ نے سیدنا عثمانؓ کے متعلق فرمایا ہے۔

**واللہ ما اعلم ما اقول لک ما اعرف شیئا تجهله ولا ادلک علے شیئیلا تعرفه**

**بحواله نهج البلاغة جز ۲ ص ۸۴ اثتقامیه مصریه)**

خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں آپ سے کیا کہوں میں نہیں جانتا کوئی ایسی چیز جس کو آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ایسی چیز جس کا آپ کو علم نہ ہو ۔ کیا اس سے مساوات فی العلم والمعروف ثابت نہیں ہوتی۔ اگر ہمارا یہ استدلال واقع کے مطابق ہے تو سیدنا علیؓ کے اس ارشا کا جواب دیجئے یا تو ان کی تکذیب کیجئے اور یا شان عثمانؓ کو تسلیم کیجئے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیام آ گیا

اعتراض نمبر ۷۴۵:۔ اگر آپ اس کا یہ جواب دیں کہ سیدنا علیؓ کو حضور علیہ اسلام نے الگ جا کر ایسے علوم کی تعلم دی تھی جس سے وہ سیدنا

عثمان سے سبقت لے گئے تو سوال یہ ہے کہ سیدنا علی المرتضےؓ کے اس ارشاد کا کیا جواب ہے۔

**انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الٰی شیی ء فنخبرک عنه و لا خلو نا بشیء فنبلغه(نهج البلاغه ج ۲ ص ۸۴)**

بلاشبہ آپ وہی جانتے جو میں جانتا ہوں ہم سے آپ کسی چیز کی طرف یہ سبقت نہیں لے گئے جس کی ہم آپکو خبر دیں اور نہ علیحدگی میں حضور علیہ اسلام سے ہم نے کوئی ایسی چیز حاصل کی ہے کہ ہم آپ تک پہنچائیں۔

اعتراض نمبر۷۴۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدنا علیؓ کی نظر اور تھی اور حضرت عثمانؓ کی اور، ان دونوں کے درمیان تو زمین آسمان کا فرق ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ سیدما حضرت علیؓ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے؟

**و قد راء یت کما راء ینا و سمعت کما سمعنا و صیحت رسول الله کما صحبنا°**

بے شک آپ نے ویسا دیکھا جیسا ہم نے دیکھا ہے اور جیسا کہ ہم نے دیکھا اور ویسا سنا اور حضور علیہ اسلام کی ویسی صحبت حاصل کی ہے جیسی کہ ہم نے کی ہے۔

اعتراض نمبر۷۴۷:۔کیا اس سے زیادہ فضیلت کی کوئی بات اور بھی ہوسکتی ہے کہ حضور علیہ اسلام اپنی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگر سے سیدنا عثمانؓ کے نکاح میں عنایت فرمائیں۔

اعتراض نمبر۷۴۸:۔اگر آپ اس کے منکر ہیں تو فرمایئے حضور علیہ اسلام کی ایک سے زیادہ صاحبزادیوں کے منکر یا تزویج سیدنا عثمانؓ کے؟

اعتراض نمبر۷۴۹:۔اگر بنات اربعہ کا انکار ہے تو قرآن مجید کی اس آیت کا کیا جواب ہے جبکہ اس میں بنات بصیغہ جمع وارد ہے۔

**قُلْ لاَّ زْوَاجِکَ وَ بَنَاتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلا بِیْبِهِنّ. °(پ ۲۲)**

اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اپنے اوپر دوپٹے اوڑھ لیں۔

اعتراض نمبر۷۵۰:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہاں تو ایمانداروں کی بیویوں پر نبات کا اطلاق کیا گیا ہے ورنہ بنات سے حضور علیہ اسلام کی بنات مراد نہیں تو سوال یہ ہے کہ اگر طاقت ہے تو یہ تفسیر بلسان حبیب کبریا، اہلسنت یا اہل تشیع کی کسی معتبر کتاب سے ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام حاصل کیجئے۔

اعتراض نمبر۷۵۱:۔اگر بزعم شما بنات سے مراد امت کی بیویاں تھیں تو نساء المومنین لانے کا کیا فائدہ، جبکہ از یاد عزت توقیر جملہ مومنات کے لئے آنحضرت کی طرف نسبت سے حاصل ہو چکی تھی،

اعتراض نمبر۷۵۲:۔حضور علیہ اسلام کے فرمان کا کیا جواب ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

خدیجہؓ را رحمت کند از من طاهر و مطهر بهم رسانید که او عبدالله بود و قاسم و آورد رقیه فاطمه و زینب وام کلثوم از اں بہم سیدنا (حیات القلوب ج۲ص۸۲)

خدیجہؓ پر خدا تعالٰی رحمت کرے کہ مجھ سے اُس نے طاہر و مطہر جنے ہیں کہ وہ عبداللہ و قاسم ہیں اور رقیہ اور فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم اس سے پیدا ہوئیں۔

اعتراض نمبر ۷۵۳:۔ خدارا قول خدا اور قول رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا یا تو اقرار کیجئے اور یا ان کے مقابلے میں آیت اور حدیث صحیح پیش کیجئے اور تزویج عثمانؓ کا انکار ہے تو سیدنا علی مرتضٰی علیہ اسلام کے اس اعلان کا کیا جواب ہے جبکہ جناب امیرؓ نے جناب عثمانؓ کے سامنے ان کی فوقیت اور برتری جتلاتے ہوئے یوں مدح سرائی فرمائی،

انت اقربُ الی رسوُل اللهِ و شیجَة رَحِم مِیهَا وَ قَدْ نِلْتَ مِنْ مِهْرِ ہٖ مَالَمْ یَنَالَا نهج البلاغه جص ۵۸ ؐ

آپ حضور علیہ اسلام کے ساتھ رحمی حیثیت کے پیش نظر ابو بکرؓ و عمرؓ سے زیادہ قریب ہیں آپ کو حضور علیہ اسلام کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہوا ہے کہ ان .دونوں کو نہیں

اعتراض نمبر ۷۵۴:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ جن دو صاحبزادیوں سے سیدنا عثمانؓ کا نکاح ہوا تھا وہ حضور علیہ اسلام کی صاحبزادیاں نہیں تھیں تو نہج البلاغہ کی مذکورہ عبارت کے حاشیہ ذیل کی تصریح کا کیا جواب مطلع فرمایئے

**فلا نه تزوج ببنتی رسول الله صلے الله علیه و سلم رقیة و ام کلثوم تو فیت الا ولی فزوجه النبی ؐ**

پس اس لئے سیدنا عثمان نے حضور علیہ اسلام کی دنوں صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم کے ساتھ نکاح کیا جب پہلی وفات پا گئی تو حضور علیہ اسلام نے ان کے ساتھ دوسری صاحبزادی کا نکاح کر دیا۔

اعتراض نمبر ۷۵۵:۔ اگر سیدنا علی المرتضیؓ کے قول پر اعتبار نہیں ہے تو جعفر صادق کے فرمان کو یا تو تسلیم کیجئے اور یا جواب دیجئے۔

از حضرت صادق روایت کردہ کہ از برائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم رقیہ و زینب، حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸ مطبوعہ نولکشور لکھنو ۔

سند معتبر کے ساتھ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضور علیہ اسلام کو حضرت خدیجہؓ سے طاہر و فاطمہ اور ام کلثوم اور زینب پیدا ہوئیں۔

اعتراض نمبر ۷۵۶:۔ فرمایئے سیدنا مرتضٰے اور شیخ طوسی کی تصریحات کا کیا جواب ہے۔

و چار دختر از برائے حضرت آورد زینب و رقیہ ام کلثوم و فاطمہ۔ بحوالہ حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸۔

چار صاحبزادیاں حضور علیہ اسلام کو خدیجہؓ سے اللہ تعالٰی نے عنائیت فرمائیں، زینب رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ۔

اعتراض نمبر ۷۵۷:۔ ابی علی طرسی کی اس تصریح کا جواب دیجئے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اما رقیه بنت رسول اللہ صلے اللہ علیه و سلم فتزوجها ابن ابی لهب فطلقها قبل ان ید خل بها و لحقها منه اذی فقال النبی صلے اللہ علیه و سلم اللهم سلط علی عتبة كلباً من كلابک نتناوله الا شد من اصحابه فتزوجها بعده با المدینة عثمان ابن عفان فولدت له عبداللہ و مات صغیرا و ام كلثوم فتروجها ایضاً عثمان بعد اختها رقیة توقیت عنده (اعلام الوری ص ۱۴۸)

بہر حال رقیہ حضور علیہ اسلام حضور ﷺ کی صاحبزادی پس اس کے ساتھ شادی کی عتبہ ابولہب نے پس اس نے دخول سے پہلے طلاق دے دی اور عتبہ سے حضرت رقیہ کو کچھ تکلیف بھی پہنچی جس کی بناء پر حضور علیہ اسلام اسلام نے ان کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ عتبہ پر کتوں سے کوئی کتا مسلط کر دے پس اس کو شیر کھا گیا اس کے بعد سیدنا عثمانؓ سے ان کا عقد ان سے عبداللہ پیدا ہو اطفولیت کے وقت وفات پا گیا ، بہر حال ام کلثوم ان کے ساتھ سیدنا عثمانؓ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہوا جنہوں نے سیدنا عثمان کے ہاں وفات پائی۔ اعتراض نمبر ۷۵۸:۔ ملا خلیل قزوینی شارع اصول کافی کی عبارت کا جواب دیجئے؟

پس زادہ شد برائے اواز خدیجہ پیش از رسالت او قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم و زادہ شد برائے او بعد از رسالت طیب و طاہر فاطمہ (صافی شرح اصول کافی ۴۷ا کتاب الحجۃ ۳ حصہ ۲ باب مولد النبی و وفاتہ)۔

پس دعوٰے رسالت سے پہلے حضور علیہ اسلام کو سیدہ خدیجہ سے قاسم ، رقیہ ، زینب ، اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور دعوائے رسالت کے بعد طیب ، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔

اعتراض نمبر ۷۵۹:۔ صحاح رابعہ کی معتبر کتاب تہذیب الاحکام ج ا ص ۱۵۴ کی عبارت کا جواب دیجئے۔

اللهم صل علی القاسم صلی رقیة بنت نبیک اللهم صلی ام كلثوم بنت نبیک ؐ

اے اللہ قاسم اور طاہر رحمت کر جو کہ تیرے نبی کے بیٹے ہیں اے اللہ اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم اور اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر رحمت فرما۔

اعتراض نمبر ۷۶۰:۔ فرمایئے صاحب اعلام الوریٰ کے محشی علی اکبر غفاری شیعہ نے اعلام الوریٰ کے حاشیہ ص ۱۴۸ میں جو تصریح کی ہے آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

زینب اکبر بناته فلما اکرم اللہ رسوله بنبوته امنت خدیجة و بناته ؐ

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

سیدہ زینب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے بڑی صاحبزادی ہے پس جب حضور علیہ اسلام کو اللہ تعالٰی نے شرف نبوت سے نوازا تو خدیجہ بھی ایمان لائی اور حضورؐ کی بیٹیاں بھی۔

اعتراض نمبر۷۶۱:۔ نیز یہ بھی بتایئے کہ حضور علیہ اسلام و بنا بر تصریح علی اکبر غفاری شیعہ ) چالیس برس کی عمر کے بعد تشریف نبوت سے نوازے گئے۔ یا حجرت کریم روز اول سے نبی تھے؟

اعتراض نمبر۷۶۲:۔ اگر روز اول سے نبی تھے تو اکرم اللہ نبوتہ کا کیا مقام ہے۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر۷۶۳:۔ اور اگر پہلے سے نبی نہیں تھے تو کیا تھے۔ ان کا مقام متعین کر کے دلائل مرحمت فرمایئے؟۔

اعتراض نمبر۷۶۴:۔ سیدہ خدیجہ کے متعلق آپ حضرات کا کیا خیال ہے کہ حضرت علیہ اسلام کا جب ان کے ساتھ عقد ہوا تو وہ بیوہ تھیں یا کنواری!

اعتراض نمبر۷۶۵:۔ اگر کنواری تھی جیسا کہ آپ کے بعض جہلا کا خیال ہے تو اس پر کوئی صریح دلیل از ائمہ کرام پیش کیجئے؟

اعتراض نمبر۷۶۶:۔ نیز اعلام الورٰی ص۱۴۶ کی اس عبارت کا بھی جواب عنائت فرمایئے۔

**كانت قبله عند عتيق بن عائذ المحزومی فولدت له جارية ثم تزوجها ابوهالة الا سدی فولدت له هند ابن ابی هالة ؐ**

خدیجہ حضور علیہ اسلام سے پہلے عتیق بن عائذ مکرومی کے پاس تھیں وئیں سے ان کو لڑکی پیدا ہوئی پھر ان کے بعد ان کا نکا ابو ہالہ اسدی سے ہوا اس سے ہند بن ہالہ پیدا ہوا۔

اعتراض نمبر۷۶۷:۔ اور اگر بیوہ تھیں جیسا کہ مطابق تحقیق ہے تو کیا ایسی بیوی سے آپ کے نزدیک ایسی صاحبزادی پیدا ہو سکتی ہے جو انبیاء کی طرح معصوم ہو یا نہ؟

اعتراض نمبر۷۶۸:۔ اگر پیدا ہو سکتی ہے جیسا کہ سیدہ کا ظہور ان سے ہوا ہے جس کا کوئی فریق بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو کیوں غیر معصوم سے معصوم سے معصوم کا ظہور جائز ہے۔

اعتراض نمبر۷۶۹:۔ اگر جائز نہیں تو مسئلہ نسب انبیاء علیہم الصلوت والتسلیمات کے سلسلے میں اس قدر تعویق کیوں؟

اعتراض نمبر۷۷۰:۔ اور اگر جائز نہیں تو یہ کیوں تسلیم ہے۔

اعتراض نمبر۷۷۱:۔ پھر تصریح فرمایئے معصوم کے دونوں والدین کا ایمان آُ کے نزدیک ضروری ہے اور ساتھ ساتھ معصومیت بھی یا کسی ایک

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

کا اگر دونوں کا ہے تو یہاں اس شرائط کا فقدان ہے جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر۷۷۲:۔اور اگر دونوں میں سے ایک فرد کا ایماندار یا معصوم ہونا ضروری ہے یا والدہ کا؟

اعتراض نمبر۷۷۳:۔پھر تصریح کیجئے کہ مولود کی معصومیت کے لئے والد کا معصوم ہونا ضروری ہے یا والدہ کا؟

اعتراض نمبر۷۷۴:۔اگر والد کا معصوم ہونا ضروری ہے تو ابو طالب کا ایمان از ابتداء نیز معصومیت ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر۷۷۵:۔اور والد کا معصوم ہونا ضروری ہے تو پھر سید زین العابدین کی والدہ حضرت شہر بانو کا معصوم ہونا نیز ابتداء سے ایماندار ہونا ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۷۷۶:۔سیدہ کا معصوم ہونا آپ کے نزدیک لغوی معنی کا ساتھ ہے یا اصطلاحی شرعی کے لحاظ سے؟

اعتراض نمبر۷۷۷:۔اگر لغوی طور پر ہے تو دلائل سے فیضیاب فرمایئے؟

اعتراض نمبر۷۷۸:۔اور اگر اصطلاحی شرعی لحاظ سے ہے تو پھر بتایئے کہ آپ کے نزدیک معصومین کی تعداد کیا رہے گی اور نیز غیر امام پر تو آپ معصومیت کا لقب استعمال نہیں کر رہے۔

اعتراض نمبر۷۷۹:۔اور اگر آپ یہ مکر کریں کہ اگر حضور علیہ اسلام کی چار صاحبزادیاں ہوتیں تو مباہلہ کے دن ضرور ان کو ساتھ لاتے تو پھر ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے؟۔

زینب در سال ہفتم ہجرت دبروایتے در سال ہشم برحمت ایزوی واصل شد و دوم رقیہ در مدینہ برحمت ایزوی واصل شد در ہنگامے کہ جنگ بدر روداد سوم ام کلثوم کہ در سال ہفتم ہجرت برحمت ایزوی واصل شد (حیات القلوب ج ۲ص ۷۱۹)

حضرت زینب کے ساتویں سال ایک روایت میں ہے آٹھویں سال فوت ہوئیں اور دوسری حضرت رقیہ مدینہ میں جنگ بدر کے موقعہ پر فوت ہوئیں تیسری ام کلثوم کہ ہجرت کے ساتویں سال فوت ہوئیں۔

واصل شد (حیات القلوب ج ۲ص ۷۱۹)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مباہلہ سے پہلے باقی تین صاحبزادیاں وفات پا چکی تھیں؟۔

اعتراض نمبر۷۸۰:۔کیا غزوات حیدری ترجمہ حیدری مطبوعہ لکھنؤ میں یہ تصریح موجود نہیں کہ مباہلہ ۱۰ھ میں ہونے لگا تھا؟۔

اعتراض نمبر۷۸۱:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ بنات رسول مقبول ﷺ تو سادات میں تھیں اور حجرت عثمان امت میں سے تھے تو پس یہ نکاح کیسے ہوسکتا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا سید القوم قریش سیدنا عثمان جب شامل ہیں تو یہ مکر کیسا؟

اعتراض نمبر۷۸۲:۔نیز بنات رسولؐ نے جب اپنے والد بکرم کا کلمہ پڑھ لیا تو بتایئے آپ کے نزدیک وہ امت میں داخل ہوئیں یا نہ؟۔

اعتراض نمبر۷۸۳:۔اگر نہیں ہوئیں تو نفی دلائل دیجئے۔

اعتراض نمبر۷۸۴:۔اگر ہوگئیں تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ امتی کا نکاح امتی سے ہوا۔

اعتراض نمبر۷۸۵:۔فرمایئے میدان کربلا میں جو مستورات مقدسات ۸۴۷ بیوہ ہوئیں تھیں ان کا نکاح کن حضرات سے ہوا۔

اعتراض نمبر۷۸۷:۔اگر آپ کے پاس حضور علیہ اسلام کی کوئی ایسی حدیث صحیح ہے جس یہ ثابت ہوتا کہ آپ کی صاحبزادی ایک تھی تو پیش کیجئے؟

اعتراض نمبر۷۸۷:۔ازیں قسم سیدنا علی مرتضٰی سے تصریح دکھایئے اور منہ مانگا انعام لیجئے؟۔

اعتراض نمبر۷۸۸:۔ازیں قسم سیدنا کوئی ارشاد سیدنا فاطمۃ الزہرا سے ثابت کیجئے وان کا فرمان ہو کہ میں اپنے والد مکرم کی اکلوتی بیٹی ہوں میری بہن کوئی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۷۸۹:۔اگر آپ اس قسم کی تصریحات سے عاجز ہیں تو اپنی کتب معتبرہ میں سے کسی امام تصریح اپنے حق میں دکھا دیجئے۔

اعتراض نمبر۷۹۰:۔کیا ہمارا یہ اندازہ صحیح نہیں کہ آپ مخلص عداوت کے سلسلے میں نبات النبی کا انکار کر رہے ہیں۔

اعتراض نمبر۷۹۱:۔کیا آپ میں یہ جرأت ہے کہ آپ شیعی کتاب سے سیدہ خدیجہ الکبریٰ کا یہ قول ثابت کردیں کی یہ دونوں میری بیٹیاں ہیں حضور علیہ اسلام سے نہیں بلکہ حضور علیہ اسلام سے پہلے خاندانوں سے ہوئیں ہیں۔

اعتراض نمبر۷۹۲:۔آخر کیا وجہ ہے کہ موجودہ دور کہ اہل تشیع تعدد بنات کے انکار پر مضر ہیں اور سابق شیعی مجہتدین محققین مولفین اقرار پر کما لا یخفی علی ارباب البصیرۃ التامۃ۔

اعتراض نمبر۷۹۳:۔کیا یہ سیدنا عثمان جب محصور تھے تو دروازے پر تبصرتح حاشیہ نہج البلاغۃ پہرہ سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ نے دیا تھا۔

۷۹۴:۔اگر یہ بات مطابق واقع ہے تو فرمایئے حسنین مکرمین پہرہ داری کے لئے خود بخود گئے تھے یا اپنے والد مکرمؓ کے امر سے۔

اعتراض نمبر۷۹۵:۔اگر خود بخود تشریف لے گئے تو امر الحسن والحسین ان یذبا الناس عنہ حاشیہ نہج البلاغہ کا کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر۷۹۶:۔سیدنا علی المرتضٰیؓ کا ان کو اتنا بڑی قربانی کے لئے بھیجنا کیا اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ سیدنا عثمان کا وجود ان کو اپنی اس اولاد سے بھی زیادہ عزیز تھا جو باتفاق مسلمین حضرت علیہ اسلام کے بعد جسمانی طور پر شبیہ رسول مقبول تھے۔

اعتراض نمبر۷۹۷:۔کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سیدنا حسینؓ اور سیدنا حسنؓ اپنے والد سمیت دین کے بقاء واحیاء کے لئیا پنے نورانی وجودوں سے سیدنا عثمانؓ کا وجود ضروری سمجھتے تھے۔

اعتراض نمبر۷۹۸:۔اگر ارتکاب معصیت ہے تو معصومیت نہ رہی۔معصومیت کے فقدان سے امامت کا فقدان لازم آئے گا۔اور یہ سراسر آپ کے مسلمات کے خلاس ہے۔سوچ کر جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر۷۹۹:۔اور اگر یہ فعل حسن ہے تو حسن لعینہ ہے یا بغیرہ؟ ہر دو شقوں کو مفصل بیان فرما کر دلائل سے بہرہ ور فرمایئے۔

اعتراض نمبر۸۰۰:۔سنا ہے کہ آپ حضرات سیدنا عثمان کے جنازہ کے متعلق بھی طرح طرح کی بہتان تراشیاں کرتے ہیں کہ ان کا جنازہ نہ پڑھایا گیا اہلسنت کی معتبر تاریخوں میں یہ مسطور نہیں کہ ان کا جنازہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے پڑھایا؟ جیسا کہ تاریخ اسلام، مصنفہ معین الدین ندوی موجود ہے۔

اعتراض نمبر۸۰۱:۔فرمایئے انسان کا بس اپنی زندگی تک چلتا ہے یا موت کے بعد بھی اگر موت کا بعد کی ذمہ داری بھی اس پر پڑتی تو کیا

معاذاللہ کسی کی زبان سیدنا حسینؓ کے متعلق کچھ کہہ سکتی ہے کہ شہادت کے بعد ان کے اور ان کے عزیزوں کے ساتھ ظالموں نے کیا کیا اور اور سر مبارک کو کہاں کہاں تک لے جایا گیا؟

اعتراض نمبر۸۰۲:۔ اگر کہہ سکتی ہے تو کیا ایمان کے تقاضے کے مطابق ہے؟

اعتراض نمبر۸۰۳:۔ اور اگر نہیں کہہ سکتی تو پھر سیدنا عثمانؓ کے جنازہ اور ان کے وجود کے حصص کے متعلق بے جا کلمات کیوں۔

# -----مروان کو کیوں بلایا-----

اعتراض نمبر۸۰۴:۔فرمایئے مدینہ سے اخراج کا حکم حضور علیہ اسلام مروان مروان کے لیئے تھا یا حکم کے لئے، جو مروان کا باپ تھا؟

اعتراض نمبر۸۰۵:۔اگر مروان کے لئے حکم فرمایا تھا تو بتایئے مروان سے کونسا جرم سرزد ہوا تھا اور مروان کی عمر اس وقت کیا تھی؟

اعتراض نمبر۸۰۶:۔اہل سنت کی کس معتبر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ مروان صدیق ؓ و فاروق ؓ نے اپنے عہدے خلافت میں پہلے کئی میل آگے دھکیل دیا تھا۔

اعتراض نمبر۸۰۷:۔اہل سنت اس معتبر کتاب کی نشان دہی فرمایئے جس میں علے سبیل التصریح حضورؐ کا فرمان مسطور ہو کہ مروان کو مدینہ میں قدم رکھنے نہ دیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۰۸:۔جب سیدنا عثمان نے مروان کو بلایا تو صحابہ کرامؓ اور عترت رسول مقبول میں سے کس کس نے انکار واعتراض کیا۔؟

اعتراض نمبر۸۰۹:۔کیا یہ سچ ہے کہ مروان نے آتے ہی سیدنا علیؓ کے ہاتھ پر بیعت ارشاد کر لی تھی؟

اعتراض نمبر۸۱۰:۔اگر مطابق واقع ہے تو بیعت کی وجہ سے آگاہ فرمایئے کہ آپ نے ایسے شخص کو حلقہ ارادات میں کیوں داخل فرمایا جو حضور کی نگاہ میں مطعون تھا؟

اعتراض نمبر۸۱۱:۔اور اگر سیدنا علی علیہ اسلام نے مروان کو اپنے سلسلہ طریقت میں نہیں فرمایا تو نہج البلاغہ کی عبارت ذیل کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۸۱۲:۔مروان جنگ جمل کے بعد جب سیدہ عائشہ ظؓ کے لشکر سے گرفتار ہو کر سیدنا علی مرتضٰے کے پاس لایا گیا تو مروان لشکر سے گرفتار ہو کر سیدنا حسن اور سیدنا حسین کی سفارش کے لئے کن تعلقات کی بناء پر عرض کیا تھا۔

اعتراض نمبر۸۱۳:۔تعلقات کی تفصیل کے بعد یہ بھی واضح فرمایئے کہ حسنین مکرمیں ایسے مطعون شخص کی سفارش اپنے والد بزگوار کے دربار میں کیوں فرمائی؟۔

اعتراض نمبر۸۱۴:۔اگر وہ مطعون اور قابل سزا تھا تو سفارش کنندگان کی معصومیت کے متعلق کیا رائے ہے؟

اعتراض نمبر۸۱۵:۔اگر آپ کو ان باتوں سے انکار ہے تو نہج البلاغہ ص۱۲۰ مطبوعہ الااستقامیہ مصریہ کی عبارت ذیل کا کیا جواب ہے؟

**قالو اخذ مروان ابن لحکم اسیراً یوم الجمل فاستشفع الحسن و الحسین علیهما السلام الی امیر المومنین علیه السلام فکلماه فیه فخلی سبیله فقالا له یبا یعک یا امیر المومنین فقال علیه اسلام اولم یبا یعنی قبل رضی الله تعالے عنه .**

معتبر راویوں نے کہا ہے کہ جمل کے دن مروان ابن الحکم کو گرفتار کر کے سیدنا علی کے سامنے لا گیا تو مروان نے حسنین کو سفارش کے لئے آمادہ کیا کہ وہ اپنے باپ کو کہہ کر اس کو چھڑا لیں پس انہوں نے سفارش کی اور حضرت علیؓ نے مروان کو چھوڑ دیا۔ پس حسنین نے حضرت علیؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ کے ہاتھ پر مروان بیعت کرے گا تو آپ نے فرمایا کیا اس نے قتل عثمان سے پہلے میری بیعت نہ کی تھی۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# فضائل سیدنا معاویہؓ

اعتراض نمبر۸۱۶:۔آپ کے نزدیک حضرت معاویہؓ صحابہ رسول مقبول میں داخل ہیں یا نہ؟۔

اعتراض نمبر۸۱۷:۔اگر داخل نہیں تو کیوں؟ کیا انہوں نے حضور علیہ اسلام کی خدمت میں کفر سے توبہ اور ایمان کا اظہار نہیں کیا؟

اعتراض نمبر۸۱۸:۔اگر آپ یہ کہیں کہ نہیں کیا تو سراسر خلاف واقع ہے کیوں کہ سیدنا علی علیہ اسلام نے ان سے مطالبہ، بیعت ایمان دار سمجھ کر ہی تو کیا تھا سیدنا حسنؓ نے عالم اسلام کی پوری باگ دوڑ ایمان دار جان کر ہی سپرد کی تھی۔

اعتراض نمبر۸۱۹:۔اور اگر آپ کو اقرار ہے تو سالم الایمان ہونے پر بھی ایمان ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۲۰:۔اگر نہیں ہے تو اعتراض سابق پورے کا پورا عامد ہوگا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے؟۔

اعتراض نمبر۸۲۱:۔اور اگر اقرار ہے تو وجوہ اعتراض کیا ہیں؟ حوالہ کے لئے اہل السنّت کی معتبر کتابیں قابل تسلیم ہوں گی۔

اعتراض نمبر۸۲۲:۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کی طرح کاتب وحی تھے؟

اعتراض نمبر۸۲۳:۔اگر حضرت رسول مقبول ﷺ کے نزدیک معاذ اللہ کامل الایمان نہیں تھے تو آپ نے قرآن مجید کے لکھنے والوں کی صف میں انہیں بیٹھنے کا موقعہ کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۸۲۴:۔اگر حاکم بدمیں برتقدیر مذہب شما تسلیم کر لیا جائے کہ حضور علیہ اسلام نے قرآن مجید برائے کتاب ایک ایسے شخص کے سپرد کیا جو کامل الایمان نہیں تھا۔اور قرآنی نص کے خلاف کیا۔

اعتراض نمبر۸۲۵:۔اگر حاکم بدہن برتقدیر مذہب شما تسلیم کر لیا جائے کہ حضور علیہ اسلام قرآن برائے کتابت ایک ایسے شخص کے سپرد کر دیا جو کامل الایمان نہیں تھا اور قرآنی نص کے خلاف کیا تو کیا اس سے حضور علیہ اسلام کے مقام پر حرف نہیں آتا۔

اعتراض نمبر۸۲۶:۔جب تاریخ الخلفاء میں مصرح ہے کہ حضرت معاویہؓ حضور علیہ اسلام کے کاتب تھے تو کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہؓ کو کامل الایمان ہونے کے علاوہ حضور علیہ اسلام دیانتدار اور متقی سمجھتے تھے۔ورنہ آپ نے غیر ذمہ دار انسان کو قرآن پاک کی کتابت کیوں سپرد فرمائی۔

اعتراض نمبر۸۲۷:۔جب قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری پروردگار عالم نے لے لی ہے تو بتایئے برتقدیر نااہلیت خدا تعالیٰ نے حضور علیہ اسلام کی وساطت سے امر کتاب سیدنا معاویہؓ کے سرد کیوں ہونے دیا کیا یہ خلافت حفاظت نہیں؟

اعتراض نمبر۸۲۸:۔اگر آپ لوگوں کا زیادہ اعتراض اس پر ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے سیدنا علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہ کی تو فرمایئے یہ مسلہ سیدنا حسنؓ کے سامنے بھی واضح تھا یا نہ؟

اعتراض نمبر ۸۲۹:۔ اگر نہیں تھا تو معاذ اللہ امامت اپنے معنی ہیں سیدنا حسین پر صادق نہ آئی جب کی شیعی مسلمات سے ہے کہ امام عالم مــا کان و ما یکون ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر ۸۳۰:۔ اور اگر واضح تھا تو آپ سیدنا علیؓ کی وفات کے بعد عالم اسلام کی تفویض فرما کر سیدنا کے ساتھ مصالحت اور بیعت کیوں فرمائی؟ دیکھئے رجال کشی ص ۷۲ مطبوعہ بمبئی۔

اعتراض نمبر ۸۳۱:۔ اور اگر آپ کو بیعت سے انکار ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب خوش ہو کر دیجئے۔

قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا عَبدَاللّٰہِ اَنَّ مُعَاوَ یَۃَ کَتَبَ الۡحَسَنَ بۡن عَلِے اَنۡ اَقۡدِمۡ اَنۡتَ وَالۡحُسَیۡنَ وَ اَصۡحَابُ عَلِی فَخَرَجَ مَعَھُمۡ قَیۡسَ بن مِسۡوَرُ بن عِبَادَۃِ اِلا نَصَارِیُ فَقَدَ مُو الشَّامِ فَاذَنَ لَھُمۡ مُعَاوِیَۃُ وَ اَعَدَّلَھُمۡ الخُطَباء فقال یَا حَسَنَ قُمۡ فَبَا یِعۡ فَقَامَ فَبَایَعَ ؞

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہؓ عنہ سے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کو خط لکھا کہ آپ بمع حسینؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں کے تشریف لائیے پس ان کے ساتھ قیس بن مسور بھی چلے گئے اور ملک شام میں پہنچ گئے پس حضرت معاویہؓ نے ان کو آنے کی جازت دے دی اور تعارف نیز مدح و توصیف کے لئے خطیب مقرر فرمائے پس امیر معاویہ نے فرمایا اٹھیئے اے حسن پس بیعت کیجئے پس اٹھے اور بیعت کی اس طرح حسینؓ نے بیعت بھی کی۔

اعتراض نمبر ۸۳۲:۔ اگر اس عبارت اور کتاب کے ثبوت پر اعتراض ہے تو اس کی تردید اسی کتاب یا اسی معتبر کتابوں میں دکھایئے ارو جواب مرحمت فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۸۳۳:۔ نیز سیدنا حسنین مکرمین امیر معاویہ کے اس حکم کی تکمیل کیوں فرمائی جب کہ ان کے لئے بحیثیت امامت ایسے حکم کا ماننا ضروری نہ تھا۔

اعتراض نمبر ۸۳۴:۔ اور اگر تشریف لے گئے تھے تو وہاں جائز انکار کیوں نہ کر دیا تا کہ حق و باطل واضح ہو جاتا او یہ لوگ قیامت تک اس مغالطے سے بچ جاتے۔

اعتراض نمبر ۸۳۵:۔ اگر ان کے ایمان میں اس لئے آپ حضرات کو شبہ ہے کہ انھوں نے سیدنا علیؓ سے جنگ کی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلا حملہ سیدنا علیؓ امیر معاویہؓ پر کیا سیدنا، معاویہؓ پر کیا سیدنا، معاویہؓ نے سید علیؓ پر؟

اعتراض نمبر ۸۳۶:۔ اگر سیدنا معاویہؓ نے آ کر کوفہ پر چڑھائی کی تو یقیناً زیادتی حضرت معاویہؓ سے متصور ہوگی۔ مگر اس کا ثبوت آپ پر ہوگا۔

اعتراض نمبر۸۳۷:۔اور اگر سیدنا علیؓ نے سیدنا معاویہؓ پر چڑھائی فرمائی تو کیا یہ صحیح ہے کہ وہ ان کو کامل الایمان نہیں سمجھتے تھے۔

اعتراض نمبر۸۳۸:۔اگر یہی بات آپ کے نزدیک واقعہ کے مطابق ہے تو ذیل کے خطبے کا جواب دیجئے۔

## وَكَانَ بَدءُ اَمرُنَا اِنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقُوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّام و الظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَدَعْوَتُنَا فِيْ الْاَسْلَامِ وَاحِدَةٌ وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللهِ وَ التَّصْدِيْقَ بِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا

بلاشبہ ہماری جنگ ہوئی اور مقابلے میں قوم شامی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ ہمارا رب ایک ہے ہمارا نبی ایک ہے اور اسلام کی طرف دعوت بھی ایک ہے۔ہم ایمان باللہ اور تصدیق بالرسول میں ان سے زیادہ نہیں اور وہ ہم سے زیادہ نہیں ــــــ؟

کیا اس سے سیدنا علیہ اسلام اور ان کی فوج،سیدنا معاویہؓ اور ان کی فوج کے ایمان میں برابری معلوم نہیں ہوتی؟

اعتراض نمبر۸۳۹:۔اگر یہ شبہ کیا جائے کہ معاذاللہ سیدناؓ نے یہ بیان تقیۃ دیا تھا تو فرمایئے اظہار حق کے طور پر جو بیان دیا ہے اس کی نشان دہی کیجئے

اعتراض نمبر۸۴۰:۔اگر تقیۃ تسلیم کر لیا جائے تو کیا ایسے صاحب کے متعلق تقیہ کا شبہ برحق ہے جس کے ہاتھ میں پورا اسلامی ممالک کی باگ دوڑ ہوا اور ممبر امانت پر فائز ہو۔

اعتراض نمبر۸۴۱:۔کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ اسی خطبے کی ابتداء میں مستور ہے۔

## كَتَبَهُ اِلٰى اَهْلِ الْاِ مُصَارِ يَقُصُّ فِيْهِ مَاجَرٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَهْلِ صِفِيْنَ (نہج البلاغه ج۳ص ۱۲۵)

سیدنا علیؓ نے معتدد شہریوں کی طرف سے یہ خط لکھ کر بھیجا تھا کہ اس خطبے میں وہ حالات بیان فرمائے جو کہ ان کے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان واقع ہوئے تھے۔

اعتراض نمبر۸۴۲:۔اگر آپ حضرات کی بات کو تسلیم کر لیا جائے تو اس فساد اور ازالہ غیض متصور ہوگا۔یا اخفاء فساد۔

اعتراض نمبر۸۴۳:۔اور اگر اہل سنت والجماعت کے مسلک کو تسلیم کر لیا جائے تو فرمایئے اس میں کیا حرج ہے جب کہ رُحمَا بَيْنَهُمْ کے بھی خلاف نہ ہو اور بات بھی اپنے موقع پر ٹھیک بیٹھ جائے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۸۴۴:۔سیدنا علیؓ کے اسی خطبے کے اس جملے کا کیا جواب ہے،

**اَلاَ مرُوَاحِدُ اِلَّامَا اختَا فَنَا فِیُ دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مِنهُ بُرَاءٌ**

معاملہ ایک ہی ہے صرف فرق سیدنا عثمانؓ کے قصاص کے متعلق تھا اور ہم اس سے بری ہیں (نہج البلاغہ ص ۱۲۶)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اختلاف محض سیدنا عثمان غنیؓ کے قصاص کے جلدی لینے اور تاخیر کے سلسلے میں تھا جس سے آپ قتل سے برائت کا اظہار فرما دیا۔

اعتراض نمبر۸۴۵:۔اگر خدانخواستہ آپ حضرات کو ان پر اعتماد نہیں ہے تو اہل السنۃ کی کسی معتبر کتاب سے سیدنا علیؓ کا تصریحی بیان ثابت کیجئے کہ قتل میں ان کا ہاتھ تھا۔

اعتراض نمبر۸۴۶:۔فرمایئے سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن نے سیدنا معاویہؓ کے ساتھ بیعت کیوں کی اور مملکت اسلامیہ کو ان کے سپرد کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۸۴۷:۔اگر انکار ہے تو حسب ذیل عبارت کا جواب دیجئے۔

**لَمَّا صَالَحُ الْحَسَنُ ابن عَلِّے ابْنِ اَبِیُ طَالِب ابْنُ سُفُیَانَ دَخلَ عَلَیۡهِ النَّاسُ فَلاَمَهُ بَعُضُهُمْ عَلٰی بَیۡعَتِهِ فَقَالَ وَ یَحُکُمْ مَا تَدْ رُوْنَ مَا عَمَلَتْ خَیرُ لِّیشِیۡعَتِیۡ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیۡهِ الشّمس**

**(احتجاج طبرسی ص ۱۲۳)**

جب سیدنا حسنؓ نے سیدنا معاویہؓ سے صلح کی لوگ ان کے پاس آئے۔اور بعض نے ان کو بیعت معایہؓ پر ملامت کی۔تو آ نے فرمایا تم مجھ پر سخت افسوس سے تمہیں خبر ہی نہیں جو کچھ میں نے کیا ہے!

اعتراض نمبر۸۴۸:۔اگر سیدنا حسن کی مصالحت اور اسلامی مملکت کی تفویض نیز بیعت بقول شم خلاف ونقل تو یا اس کی وجہ بیان کیجئے جو کی مستند الی السند الصحیح ہو اور کسی امام کے قول سے ثابت ہو اور یا امام معصوم کی تغلیظ وتکذیب کر کے اپنے مسلک کو خیر با کہہ دیجئے۔

اعتراض نمبر۸۴۹:۔اگر شہادت حسینؓ کے سلسلے میں آپ کا یہ کہنا بجائے کہ اگر یزید تخت پر نہ بیٹھا تو شہادت حسنؓ حضرت معاویہؓ کو مملکت اسلامیہ سپرد نہ کرتے تو یہ نہ ہوتا۔اگر حضرت علیؓ حضرت حسنؓ کو تفویض نہ فرماتے تو حضرت حسنؓ سپرد نہ کرتے ایجابی اور سلبی میں جو بھی اختیار کیا جائے اسے مدلل اور مبرہن بیان کیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۷۵۰:۔احتجاج طبرسی ص ۱۲۳ میں ہے۔

عَنْ زَیْدِ بِنْ وَ ھَبَ الْجَھَنّیِ قَالَ لَمَّا طَعِنَ الْحَسَنُ بِا لْمَدَ ائِنْ اَتَیْتُہٗ وَ ھُوَ مَتوَجِعُ فَقُلْتُ مَا تَرٰی یَا اِبْنَ فَاِنَّ النَّاسَ مُتَحَیِّرُوْنَ فقال اَرٰی وَ اللہِ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ خَیْرُ لِّیْ مِنْ ھُوْ الآَءِ یَزْ عُمُوْنَ اَنَّھُمْ لِیْ شِیْعَۃٌ ؕ

زید بن وہاب جہنی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسنؓ کو مدائن میں نیزہ مارا گیا تو میں آپ کے پاس ایسے واقف میں آیا کہ آپ دردرسیدہ تھے میں نے عرض کیا اے بیٹے رسولؐ کے لوگ حیران ہیں جو کہ آپ نے کیا ہے خدا کی قسم بلاشبہ حضرت معاویہؓ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے جو کہ میرے شیعہ ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں فرمایئے روایت آپ کے نزدیک قابل قبول ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۵۱:۔اگر قابل نہیں تو عدم قبولیت پر دلائل پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۵۲:۔اَمَّا لِوُ جُوْدِ الْاِ جْمَاعِ عَلَیْہِ اَوْمُوْ فِقَتِہٖ لِمَا دَلَّتِ الْعَقُوْلُ اِلَیْہ اَوْلاِ شْتِھَارِہٖ فِی السِّیَرْ ؕ
یعنی صاحب احتجاج نے یہ تصریح کی ہے کہ میں نے اس کتاب میں وہ روایتیں پیش کیں ہیں جن پر اجماع معہ عقول واذہان کے موافق ہیں اور یا کتب سیر میں مشہور ہیں۔

اعتراض نمبر۸۵۳:۔اور اگر قابل قبول ہے تو فرمایئے سیدنا حسنؓ کو نیزے مارے والے کون تھے؟ ان کی نشاندہی کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۵۴:۔زید بن وہب کا کیا مذہب تھا اور بطیع پرسی کرنے کے لئے فی الواقع آیا تھا۔یا ملمع سازی کے طور پر؟

اعتراض نمبر۸۵۵:۔فرمایئے وہ حیران ہونے والے کون لوگ تھے۔

اعتراض نمبر۸۵۶:۔سیدنا حسنؓ نے جواب میں سیدنا معاویہؓ کے ساتھ مصالحت اور بیعت کی تحسین تقیہ کی یا اظہار حقیقت کے طور پر کی تو آپ اپنی رائے سے مطلع فرمایئے اور نیز یہ بھی فرمایئے کہ تم لوگوں کو عظمت سیدنا معاویہؓ سے انکار کیوں ہے۔

اعتراض نمبر۸۵۸:۔اور اگر تقتیۃً کی تو آپ کی قسم کس مقصد پر محمول ہے؟

اعتراض نمبر۸۵۹:۔جب مملکت اسلامیہ نیز ممبر اور مصلے بھی حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہ کے پیچھے ادا کیں یا کرتے رہے نزدشما وہ نمازیں صحیح رہیں یا ناجائز؟

اعتراض نمبر۸۶۰:۔اگر صحیح رہیں تو کیوں اور کیسے؟

اعتراض نمبر۸۶۱:۔اگر ناجائز رہیں تو ان کا سبب کون ٹھرا؟ سوچ کر جواب مرحمت فرمائیں۔

اعتراض نمبر۸۶۲:۔امارت معاویہؓ کے دور میں جو فتوحات ہوئیں ان کو آپ کے نزدیک اسلامی فتوحات سے تعبیر کرنا جائز ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۶۳:۔اگر جائز ہے تو فساد نہ رہا۔

اعتراض نمبر۸۶۴:۔اگر اسلامی فتوحات سے تعبیر کرنا جائز ہے تو معصومیت امام صاحب مقام کے متعلق اظہار خیال فرمایئے؟

# عقیدہ تحریف قرآن پر نظر ثانی کرنے کی دعوت

اعتراض نمبر۸۶۵:۔ کیا یہ سچ ہے کہ مذہب کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوتا ہے ۔اور دلائل میں سے سب پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے۔اور اگر قرآن مجید پر ایمان نہ ہو تو انسان ایماندار کہلانے کا حق دار نہیں رہتا۔

اعتراض نمبر۸۶۶:۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو فرمایئے جو لوگ تحریف قرآن کے قائل ہیں وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہیں یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۶۷:۔ اگر مسلمان ہیں تو کیوں؟ مدلل جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر۸۶۸:۔ اروا گر مسلمان نہیں تو آپ کی معتبر کتابوں میں ایسی روائتیں موجود کیوں ہیں؟

اعتراض نمبر۸۶۹:۔ تفسیر صافی مصنفہ اخوند فیض کے ص۱۰ میں ہے کہ حضرت علیؑ نے صحابہ کرام کے سامنے ترتیب ترولی والا قرآن پیش کیا تو لوگوں نے قبول نہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

**اَمَاوَاللهِ مَا تَرَوْنَهٗ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَبَداً ؕ**

خدا کی قسم اس کو قیامت تک آج کے بعد ہمیشہ تک تم نہ دیکھو گے۔پس جس پر آپ کا ایمان ہے وہ دنیا میں ناپید ہو گیا۔اور جو موجود ہے اس پر ایمان نہیں، جواب اس پر ایمان نہیں جواب مطلوب ہے۔

اعتراض نمبر۸۷۰:۔ امام محمد باقر کا فرمان ہے (معاذ اللہ)

**وَفِیْ تَفْسِیْرِ الْعَیَاشِیْ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ لَوْ لَا اَنَّهٗ زِیْدَ فِیْ کِتَابِ اللهِ وَنُقِصَ مَا خَفِیَ حَقَّنَا ؕ (تفسیر صافی)**

تفسیر عیاشی میں ہے امام محمد باقر نے فرمایا اگر قرآن مجید میں کمی و بیشی نہ کی جاتی تو عقل والوں پر ہمارا حق مخفی نہ رہتا۔۔!

اعتراض نمبر۸۷۱:۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ آپ لوگوں کے نزیک موجودہ قرآن مجید میں مشکوک ہے کیوں کہ یہ کمی بیشی سے پاک نہیں ہے؟

اسی تفسیر صافی ص۱۰ میں ہے امام صاحب نے فرمایا۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ طُرِحَ مِنْهُ اٰیٌ کَثِیْرَۃٌ ؕ

بلاشبہ قرآن مجید سے بہت سی آیتیں گراہ دی گئیں ہیں۔

جب آپ لوگ نقص قرآن کے قائل ہوئے تو آپ کا ایمان موجودہ قرآن پر کیسے رہا۔

اعتراض نمبر۸۷۲:۔ تفسیر صافی ص۱۰ میں ہے۔

## اِنَّ فِیْ الْقُرْاٰنِ مَا مَضٰی وَمَا یَحْدِثُ وَ مَا ھُوَکَا ئِنٌ کَا نَتْ فِیْہِ اَسْمَأُ الرِّجَالِ فَاُلْقِیَتْ

بلاشبہ قرآن میں ہے جو کچھ گذر چکا اور جو کچھ پیدا ہوا۔اور پیدا ہونے والا ہے اور اسی قرآن میں لوگوں کے نام تھے پس ان لوگوں کے نام تھے پس ان کو گرادیا گیا۔ جب آپ کے مسلک میں موجودہ قرآن ناقص ٹھہرا کیونکہ اس میں لوگوں کے نام نہیں تو کیا اس کے باوجود آپ کا ایمان موجودہ قرآن کے ساتھ وابستہ رہا۔کیا آپ لوگ سالمیت قرآن کے منکر ٹھہرے؟

اعتراض نمبر۸۷۳:۔سیر صافی ص۱۰میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔ حضرت علی نے فرمایا۔

## نَعَمْ اِذَا قَا مَ الْقَائِمُ مِنْ وُلْدِیْ یُظْھِرَہٗ (تفسیر صافی ص۱۰ سطر ۳۳)

ہاں جب میری اولاد میں سے امام مہدی اٹھیں گے تو اس قرآن کو ظاہر کریں گے۔معلوم ہوا کہ حضرت مہدی والا قرآن اور ہے اور موجودہ قرآن اور ہے۔پس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

اعتراض نمبر۸۷۴:۔الصافی ص۱۱میں ہے۔

## اِنَّھُمْ اَثْبَتُوْافِے الْکِتَابِ مَالَمْ یَقُلْہُ اللہُ لِیَلْبِسُوْ عَلَے الْخَلِیْقَۃَ

انہوں نے قرآن مجید میں وہ باتیں ثابت کردیں جو کہ خدا تعالٰے نے نہیں کہی تھیں تاکہ مخلوقات پر کلام الٰہی کو رلا ملا دیں۔پس جب موجودہ قرآن کلام خالق اور کلام مخلوق کا مجموعہ ہوا تو اس پر آپ کا ایمان کیسے رہا؟

اعتراض نمبر۸۷۵:۔الصافی ص۱۱میں ہے۔

## اَثْبَتُوْ مِنْ تِلْقَا ئِھِم فِی الْکِتَابِ بِمَا فِی ذٰلِکَ مِنْ ھَوِیَۃ اَھْلِ التَّعْطِیْلِ وَ الْکُفْرِ وَالْمِلَلِ الْمُنْحَرِ نَۃَ عَنْ قبلتنا

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

انہوں نے اپنی طرف سے قرآن میں اسی عبارتیں داخل کر دیں جن سے مطلعہ اور کافروں اور قبلے سے منحرف شدہ لوگوں کو تقویت ہوتی ہے۔

تو کیا واقعی ایسی عبارتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن سے کفر کو تقویت پہنچتی ہے اگر آپ کا عقیدہ یہی ہے تو پھر آپ کو منکر قرآن کیوں نہ کہا جائے

اعتراض نمبر۸۷۶:۔ **ثم دفعهم الا ضطرار بورود المسائل عَلَيْهِمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ تَا وِيْلَه اِلٰى جَمْعِهٖ و تاليفه و تضمينه من تلقا ئهم ما يقيمون به دعائم كفر هم فصرح منا دليهم من كان عنده شي من القران فليا تنا به و وكلو اتا ليفه و لطمه الىٰ بعض من وافقهم الىٰ معاد اة اولياء اللهفالفه علىٰ اختيار هم و تركو منه ما قد روا و زادو فيه ما ظهرتنا كره وتنا فره الذى بدء فى الكتاب من الا زر ء على النبى فرية المدحدين(تفسير صافى ص ١١)**

اس کے بعد جب ان سے ایسے مسائل پوچھے گئے جن کی تاویل نہ جانتے تھے۔تو قرآن کے جمع کرنے تالیف کرنے اور اپنی طرف سے اس میں ایسے کلمات ملانے پر مجبور ہو گئے جن سے انہوں نے اپنے کفر کے ستون کھڑے کئے پس ان کے منادی نے آواز دی جس کے پاس قرآن سے کچھ تو ہمارے پاس لے آئے اور قرآن کا ماننا انہوں نے ایسوں کے سپرد کیا جو ان کے اولیاء اللہ کی دشمنی میں موافق تھے۔ پس انہوں نے اپنے اختیار پر قرآن کی تالیف کی اور جس قدر ان کو ہوئی اور ایسی چیزیں زائد کر دیں جن کا تنا اور تنافر ظاہر تھا اور جو کچھ قرآن میں سے ہے حضور کی بے عزتی ظاہر ہوتی ہے یہ لمحدین کا افتراء ہے۔۔۔۔

فرمائیے یہ روایت تفسیر صافی میں موجود ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۷۷:۔اگر نہیں ہے تو خلاف واقع ہے اور اگر موجود ہے تو آپ کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے یا غلط؟

اعتراض نمبر۸۷۸:۔اگر غلط ہے تو وجہ تغلیط بیان کیجئے اور ائمہ کے اقوال سے اس کی تردید نقل کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۷۹:۔اور اگر صحیح ہے تو فرمائیے کیا آپ کے نزدیک موجودہ قرآن پاک کلام الٰہی کا مجموعہ نہیں بلکہ لوگوں کے من گھڑت افسانوں کا مرقع نہیں ہے۔(العیاذ باللہ)

اعتراض نمبر۸۸۰:۔جب آپ نے تصریح کر دی کہ اس قرآن میں ایسی روائتیں بھی موجود ہیں جن سے کفر کے ستون کھڑے ہوتے ہیں تو بتائیے آپ کا ان پر ایمان کیسے رہا۔

اعتراض نمبر۸۸۱:۔بقول شماء کیا اس قرآن کے جمع کرنے والے اولیاء اللہ کے دشمن تھے اگر ایسے تھا یقیناً انہوں نے قرآن میں تصرف کیا ہوگا(معاذ اللہ)

اعتراض نمبر۸۸۲:۔مذکورہ بالا عبارت سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرام کا جتنا بس چل سکتا تھا اتنا کم کر دیا فرمائیے ایسے عقیدہ رکھنے والے پر آپ کا کیا فتوی ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۳:۔کیا موجودہ قرآن آپ کے نزدیک غیر فصیح نہ ہوا جب کہ کلام اللہ کی بہت سی آیتیں آپ کے نزدیک متنا کر الحروف اور

متنافرالحروف ٹھہریں۔۔۔!

اعتراض نمبر۸۸۴:۔ براہ کرم ان آیات کی نشاندہی کیجیئے جن کو صحابہ کرام نے قرآن میں اپنی طرف سے داخل کیا ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۵:۔ مذکورہ بالاعبارت کے مطابق وہ کون سی آیتیں ہیں جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۶:۔ تفسیر صافی میں ہے کہ

ان دو آیتوں کے درمیان تیسرے حصے قرآن سے زیادہ گرا دیا گیا ہے۔ کیا اس روایت کے پیش نظر موجودہ قرآن ناقص اور انقص نہ ٹھہرا ایسے عقیدہ والے پر آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

اعتراض نمبر۸۸۷:۔ تفسیر صافی ص۱۲ میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں

**ولو شرحت لک کل ما استقط و حرف و بدل مما یجری هذا لمجری لطال فطهر ما تخطره التقیة اظهاره°**

مجھے تقیہ مانع ہے ورنہ میں بتادیتا کہ قرآن مجید جو کچھ قرآن سے ساقط کیا گیا ہے اور تحریف وتبدیل کی گئی ہے۔

ذرا برابر بھی خفاء نہ رہا اس مسئلے میں کہ آپ حضرات تقیہ کی وجہ سے اپنے مسلک تحریف سے ہمیں آگاہ نہیں فرماتے ورنہ آپ قرآنی آیات کے اسقاط کے قائل بھی ہیں تحریف کے بھی اور تبدیل کے بھی۔ پس ایک آیت کے قائم مقام جب دوسری عبارت رکھ دی گئی تو قرآن پر اعتبار نہ رہا۔ صحیح جواب عنایت فرمائیے۔

**اعتراض نمبر۸۸۸:۔ تیفسیر صافی میں ص ۱۲ پر ھے۔**

**المستفاد من مجموع هذا الخبار و غیر هامن الروایات من طریق اهل البیت ان القرآن الذی بین اظهرنا لیس بتما مه کام انزل علیٰ محمد بل منه ما هو خلاف ما انزل ا لله و منه ما هو خلاف ما انزل اللهو منه ما هو مغیر محرف و انه قد حذف عنه اشیاء کثیرة°**

ان حدیثوں اور ان کے علاوہ اہلبیت کی روایات سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پورا وہی نہیں ہے جو کہ حضرت کریم پر نازل ہوا تھا۔

بلکہ بعض تو اصلی نازل شدہ قرآن کے خلاف ہے۔ اور بعض مغیرے اور اس سے بہت سی چیزیں حذف کردی گئی ہیں۔۔۔!

کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ موجودہ قرآن محرف بھی ہے مبدل بھی ہے اور کلام الٰہی کے خلاف ہے کیا اب بھی ایسے اعتقاد رکھنے والے کے متعلق ہم ایمان بالقرآن کا دعوٰی کرسکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۸۸۹:۔ جب اس میں تصریح کردی گئی ہے کہ اہل بیت کی روایات سے قرآنی تحریف مستفاد ہوتی ہے پس محبت اہل بیت کے مدعیان کیا اس کا انکار کرسکتے ہیں؟

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۸۹۰:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ اس پوری عبارت نقل کر کے صاحب تفسیر نے اس کی تردید کردی ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ

۔

## ان مَحتُ ھٰذَا الاخبار فَلَعَلَّ التغِیرُ اِنَّمَا وَ قَعَ فِیمَا الاَاخَلَ با لَمقصُود کَثِیراً ؕ

اگر حدیثیں صحیح ثابت ہو جائیں تو تغیر واقعی ہوئی ہے تو اس میں سے جن سے مقصود میں زیادہ خلل واقع نہ ہو۔۔۔!

فرمایئے اس عبارت صاحب تفسیر نے تعبیر کا انکار کیا ہے یا اقرار۔

اعراض نمبر۸۹۱:۔صاحب تفسیر صافی کا عذر کب مسموع ہوسکتا ہے جب کہ ملا باقر مجلسی نے مرۃ العقول شرح الفروع الاوصول ص ۱۷۱ج۱) میں تصریح کردی ہے۔

## وَ الْاَخْبَارُ مِنْ طَرِیْقِ الخَا صَةِ وَالْعَامَةِ فِی النُقْصِ وَالتَّغیرِ مُتُواتِرَة ؕ

قرآن مجید کے نقص اور تغیر کے سلسلے میں حدیثیں متواتر ہیں۔فرمایئے کیسی طبیعت ہے آپ کی؟۔

اعتراض نمبر۸۹۲:۔فرمایئے کیا فصل الخطاب میں تصریح نہیں کی گئی۔

## اَنَّ الاَصْحَابَ قَدْ اَطبِقُوْ اعلٰے صِحَّةِ الاخبارِ الْمُستَفِیضَةِ ؕ

بلاشبہ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ تحریف قرآن کے سلسلے میں حدیثیں صحیح ہیں اور کثیر ہیں۔

اعتراض نمبر۸۹۳:۔کیا مرءۃ العقول میں یہ عبارت موجود نہیں ہے ہے؟۔

## وَلَایَخفٰی اَنَّ ھٰذَاالْخبرُوْ کَثِیرَۃٌ مِنَ الْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَةِ دَالَة عَلٰیَ التَّغیرِ !

مخفی نہ رہے یہ بات کہ یہ حدیث اور بہت سی صحیح حدیثیں بتاتی ہیں کہ قرآن میں تبدیل وتغیر واقع ہو چکا ہے!

اعتراض نمبر۸۹۴:۔کیا مرءۃ العقول ص ۱۷ امیں یہ تصریح نہیں ہے کہ۔

ذَهَبَ الْكَلِيْنِیُ و الَشیْخُ الْمفِیْدُ وُ جماعَۃُ اِلٰی اَنَّ جَمِیْعَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الائمة.

محمد بن یعقوب کلینی مصنف اصول کافی اور شیخ مفید اور شیعوں کی بڑی جماعت اس طرف ہے کہ پورا قرآن اماموں کے پاس ہے۔ اب جو قرآن غیر آئمہ کے پاس ہے وہ ناقص ثابت ہوا ہے یا نہ اور جو قرآن آئمہ کے پاس تھا اسے انہوں نے چھپایا یا نہ؟

اعتراض نمبر ۸۹۵:۔ کیا مرٔۃ العقول ص ۱۷۱ میں فیصلے کے طور پر اس مسئلے کو بیان نہیں کیا گیا۔

وَالْعَقْلُ یَحْکُمُ بِاَ نَّہُ اِذَا کَانَ مُتَفرِقاً مُنْتَشَمْ عِنْدَالنَّاسِ الخ ؕ

عقل حکم کرتا ہے کہ جب قرآن لوگوں کے پاس متفرق اور منتشر تھا الخ کہ صحیح عقل کا یہ فیصلہ ہے کہ جب قرآنی آیات منتشر ہوں متفرق ہوں ۔غیر معصوم لوگوں کے پاس ہو جمع کرنے والے بھی غیر معصوم تو لامحالہ غلطی کا وقوع یقینی ہے۔

اعتراض نمبر ۸۹۶:۔ ملا باقر مجلسی اصفہانی گیارہویں صدی کے مجتہد کے اس فیصلے سے آپ کو اتفاق ہے یا اختلاف اگر اتفاق ہے تو فہو المقصو د اور اگر اختلاف ہے تو وجوہ اختلاف پر روشنی ڈالیئے؟

اعتراض نمبر ۸۹۷:۔ تفسیر صافی ص ۱۲ میں مشائخ اہل تشیع کا قول ملاحظہ فرما کر تائید فرمائیے یا اظہار برائت؟۔

اَمَّااِعْتَقاد مَشَائِخْنَا فِیْ ذَالِکَ فَا الظَّاھِرُ مِنْ ثِقَۃِ الْاِ سْلَامِ مُحَمَّدً بِنِ یَعْقُوْبَ الْکَلِیْنُیْ طَابَ ثَرَاہُ اَنَّہُ کَانَ یَعْتَقِدُ التَحْرِیْفَ وَ النُّقْصَانَ ...!

ہمارے مشائخ کا عقیدہ تحریف قرآن کے سلسلے میں ظاہرہ ثقۃ الا اسلام محمد بن کلینی سے یہ ہے کہ وہ تحریف ونقصان قرآن کا عقیدہ رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر ۸۹۸:۔ یہ تسلیم کرنے کا باوجود کہ وہ تحریف کا قابل ہے جب آپ نے محمد بن یعقوب کو مشائخ میں سے تسلیم کرلیا۔ نیز ثقۃ الا اسلام بھی کہہ دیا تو ہم حق بجانب نہیں کہ ہم آپ کو بھی اسی قائلین تحریف کی قطار میں شمار کرلیں۔

اعتراض نمبر ۸۹۹:۔ اگر آپ یہ مکر کریں کہ تفسیر صافی کے ص ۱۲ سطر ۲۵ میں مندرجہ ذیل ہے۔

اَنَّ الْقُرْاٰنَ عَلٰے عَھْدِ رَسُوْلِ اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ کَانَ مَجْمُوْعًاموْ لَفًا عَلٰی مَا ھُوَا لأن .

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

بلا شبہ قرآن حضور علیہ اسلام کے زمانہ میں مجموعہ مؤلف اسی طرح تھا جیسا کہ آج ہے۔تو شطر۳۲ پر نظر ڈال کر بتایئے کہ کیا اس میں آپ کی نظرئے کی نقاب کشائی نہیں کی گئی۔

امّاَّ کَوْنُہٗ مَجْمُوْعًا فِی عَھْدِ النّبِی عَلٰے مَاھُوَ عَلَیْہِ اِلاٰن فَلَمْ یثبت .

بہرحال قرآن کا حضور علیہ اسلام کے زمانہ میں جمع ہونا جیسا کہ آج ہے یہ ثابت نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۹۰۰:۔صاحب تفسیر صافی ص۱۲ میں تصریح کی ہے۔

وَقَدْحُذِفَ عَنْہُ اَشْیَاءُ کَثِیْرَہ مِنَ الْمَواضِعِ وَ مِنْھَا لَفْظُ اٰل مُحَمَّدً غیر مَرَّۃٍ وَ مِنْھَا اَلْفَاظُ الْمنٰفِقِیْنَ فِےْ مَوَاضِعِھَا وَ غَیْرَ ذَالِکَ ؕ

بے شک قرآن سے بہت سی چیزیں حذف کی گئی ہیں حضرت علیؓ کا نام بہت سے مقامات سے اسی الفاظ آل محمد بہت مرتبہ اور بعض منافقین کے نام تھے۔وہ بھی گرادئے گئے

اعتراض نمبر۹۰۱:۔قرآن مجید کی موجودہ ترتیب آپ کے نزدیک قابل قبول ہے یا نہ!

اعتراض نمبر۹۰۲:۔اگر قابل قبول نہیں تو کیا آپ کی ترتیب یا سورتوں کی یعنی ایسی ترتیب جس کے اثبات پر حرف آتا ہو اگر قابل قبول ہے تو ذیل کی عبارت کا کیا جواب ہے؟

لَیْسَ ھُوَ عَلٰے الترتِیْبِ الْمَرْضٰی عِنْدَ اللہِ وَعِنْدَ رَسُوْلِہٖ (تفسیر صافی )

قرآن کی ترتیب خدا کی رضا کے مطابق نہیں ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق ہے!

اعتراض نمبر۹۰۳:۔اگر آپ قائل تحریف نہیں ہیں تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے جب کہ خیر ائمۃٍ موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔

وَامَّامَا کَانَ خِلَافَ مَا اَنزَلَ اللہُ فَھُوَ قَولہٗ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃً اُخْرِجَتْ لِلنَّاسَ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدُاللہ لِقَارِیْ ھٰذِا الاٰیۃ خَیْرَ اُمَّۃٍ یَقْتَلُوْنَ اَمِیْر الموٴ منین وَ اَلْحُسَیْنَ بْن عَلٰے فَقِیْلَ لَہٗ

## كَيفَ نزلَتُ يابن رَسُوْل الله فَقَالَ اِنَّما نزلت خَيرُ ائمةٍ اُخرِجَتُ لِلنَّاس ) ؐ

بہر حال جو قوم کلام الٰہی کے خلاف ہے وہ کنتم خیر امۃ ہے الٰی قولہ راوی نے عرض کیا اے بیٹے رسول اللہ! کیسے نازل ہوئی۔فرمایا خیر ائمۃ اخر جت للناس نازل ہوئی۔

اعتراض نمبر۹۰۴:۔اگر آپ تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے جب کہ من المتقین موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔

## فقيل له ابن رسول الله كيف نزلت فقال اِنَّمَا نَزَلَتُ وَاجُعَل لَنَا مِنَ المُتقِّيُنَ اِمَامًا ؐ

پس کہا گیا اے ابن رسول کیسے نازل ہوئی ہے فرمایا واجعل لنا من المتقین اماما نازل ہوئی!

اعتراض نمبری۹۰۵:۔ذیل کی عبارت کا مطلب کا ضرور سمجھایئے اگر آپ خدانخواستہ قابل تحریف نہیں ہیں جب کہ موجودہ قرآن میں مِنُ خَلفِہٖ رَقِیبٌ کا لفظ نہیں ہے۔

## فَقَالَ اِنَّمَا اَنُزلَتُ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنُ خِلُفِهٖ وَ رَقِيت مِنُ بَيُنَ يَدَيُهِ يَحُفَظُوُنَهٗ بِاَ مُرِ اللّٰهِ (تفسير صافى ص ۱۲ )

فرمایا آیت یوں نازل ہوئی ہے۔لہ معقیات من خلفہ ورقیت من بین یدیہ یحفظونہ بامر اللہ۔

اعتراض نمبر۹۰۶:۔تفسیر قمی ص ۱۲۱ میں ہے۔

## فَاِنُ تَنَازَعُتُم فِيُ شَيُئٍ فَا رُجِعُوهُ اِلٰى اللّٰهِ وَاِلٰى الرَّسُوُلَ وَ اِلٰى اُولِى الُاَمُرِ مِنُكُمُ ؐ

فرمایئے آپ کا اس عبارت پر ایمان ہے یا قرآن کی اصلی آیت پر اگر موجودہ قرآن کی اصلی آیت پر ایمان ہے تو مہربانی فرما کر اس سے مطلع فرمایئے اور صاحب تفسیر قمی پر جناب کیا فتوے ہے جب کہ اس نے پوری آیت کو بدل ڈالا ہے۔

اعتراض نمبر۹۰۷:۔الصافی الشرح اصول کا مصنفہ ملا خلیل قزوینی ص ۹۷ ج ۳، ترجمہ مقبول ص ۸۵۲ ج ۳ میں آیت کو یوں درج کیا گیا ہے۔

## وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فِی وِلَایَةِ عَلّی مِنَ بَعْدِہٖ فَقَدْ فاز فُوزًا عَظِیْمًا ۝

آپ کا اگر آیت کے ان الفاظ پر ایمان ہے تو تو موجودہ قرآن مجید کی آیت آپ کے نزدیک ناقص ٹھہری فرمائیے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر ۹۰۸:۔ ترجمہ مقبول ص ۴۰۴ کے حاشیہ پر والموٗمنون کی تردید کی گئی ہے المانون کو صحیح بتایا گیا ہے۔ کیا اس طریقہ سے موجودہ قرآن مجید غلط نہ ٹھہرا،

اعتراض نمبر ۹۰۹:۔ الصافی ص ۹۳ میں بِسمَا اشْتَرَوْ بِہٖ انفُسِھِمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا کی جس تغلیظ کی گئی ہے آپ اس کے حق میں ہیں یا نہ اگر حق میں ہیں تو کیا آپ منکر قرآن نہ ٹھہرے۔

اعتراض نمبر ۹۱۰:۔ اور اگر اس کے حق میں نہیں ہیں تو ملا خلیل پر فتوے صادر فرمائیے۔۔۔۔۔ دیدہ بائد۔

اعتراض نمبر ۹۹۱ الصافی ص ۹۳ میں ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فِی عَلِیّ فرمائیے فی علی کی زیادتی آپ کے نزدیک آیت میں داخل ہے یا تفسیر میں۔

اعتراض نمبر ۹۱۲:۔ اگر آیت میں داخل ہے تو موجودہ قرآن ناقص رہا اور اگر آیت میں داخل نہیں تفسیری کلمہ ہے تو کسی امام کے قول مستند الصحیح السند سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۹۱۳:۔ حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۴۰۷ میں التابون العابدون الحامدون کے قائم مقام التائبین العابدین لکھا گیا ہے آپ کی اس سلسلے میں کا ی رائے ہے۔ موجودہ قرآن کا انکار ہے یا زائد کلمات کا تشریحی تفصیلی جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۹۱۴:۔ ترجمہ مقبول ص ۵۷۹ کے حاشیہ میں ولا یزید الظلمین اٰل محمد الاخسارً لکھا گیا ہے۔ آپ شیعی مسلک سے آگاہ فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۹۱۵:۔ ترجمہ مقبول ص ۴۱۲ کے حاشیہ میں ہے لقد جائا رسول امن انفسا عزیز علیه ما عنتنا حریص علینا حالانکہ موجودہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے لقد جاء کم من انفسکم نه من انفسکم ما عنتم حریص علیکم آپ آیتً مذکورہ کے کن الفاظ کی تائید میں ہیں۔

اعتراض نمبر ۹۱۵:۔ تفسیر صافی ص ۱۲ میں ہے اما ما ھو محذوف عنه فھو قو له لکن اللّٰہ یشھد بما انزل الیک فے علی اس سے صاحب کتاب نے ثابت کیا ہے کی فی علی کا لفظ صحابہ نے گرا دیا ہے اب یہ آیت کامل نہیں ہے جواب دیجئے؟۔

اعتراض نمبر ۹۱۶:۔ اسی طرح یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی کے متعلق بھی تفسیر صافی ص ۱۲ میں منقول ہے کہ فی علی کو اس آیت میں گرا دیا ہے۔

اعتراض نمبر ۹۱۷:۔ تفسیر صافی ص ۱۲ میں و سیعلم لاذین ظلموال محمد حقھم ای منقلب ینقلبون لکھا ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں ال محمد حقھم موجود نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۹۱۸:۔تفسیر صافی ص۱۲میں و سیعلم الذین ظلمو اٰل محمد حقھم ای منقلب ینقلبون لکھا ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں اس زیادتی سے پاک ہے فرمایئے آپ کے نزدیک موجودہ قرآن ناقص رہا کہ نہ؟

اعتراض نمبر۹۱۹:۔تفسیر صافی میں ص۱۲میں و تری الذین ظلمو اٰل محمد حقھم فی غمرات الموت مسطور ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں اس زیادتی کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۹۲۰:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ ہم تحریف کے قائل نہیں، میں تو براہ کرم ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے الاعمال میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سورت ثواب الاحزاب سورۃ بقر سے زیادہ طویل تھی مگر چونکہ اس میں عرب کے مردوں اور عورتیں کی عموماً اور قریش کی خصوصاً بداعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں۔اس لئے اسے کم کر دیا گیا۔اور اس میں تحریف کر دی گئی،ترجمہ مقبول ص ۸۵۳۔

اعتراض نمبر۹۲۱:۔حاشیہ ترجمہ مقبول ص۸۴۰میں ہے۔آیت ترجی من تشاء منھن الخ آیت یا ایھا النبی قل لا ازواجک الخ کے ساتھ مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈال دی گئی۔

فرمایئے آپ اس تقدیم تاخیر فے القرآن کے قائل ہیں یا نہ اور اس کا کیا جواب ہے جب کہ یہ بروایت امام جعفر صادق نقل کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر۹۲۲:۔حاشیہ ترجمہ ص۱۰۵میں ہے تفسیر قمی میں وارد ہے کہ آیت اس طرح تھی۔

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَّ نُوْحاً وَّاٰلَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَے الْعٰلَمِیْنَ

تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمد کو گرادیا تصدیق و تکذیب سے مطلع فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۲۳:۔اور ایک روایت میں ہے کہ اصل آیت یوں تھی اٰل اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ بجائے لفظ محمدؐ کے عمران بنا دیا۔

اعتراض نمبر۹۲۴:۔جب آپ کے نزدیک موجودہ قرآن محرف،مبدل،مغیر متناکر الحروف متنافر الھروف مدخل فیہ محذوف الآیات محذوف الکلمات،محذوف السور ناقص قرار پایا اور اصلی قرآن پاک آپ حضرات کی نزدیک وہی ہے جو حضرت امام مہدی صاحب کے پاس غار سر من رای میں موجود ہے تو کیا آپ اس مسئلے پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ اس اصلی قرآن کا تعارف کیا ہے۔

اعتراض نمبر۹۲۵:۔کیا اس قرآن اور موجودہ قرآن میں عینیت ہے یا غیریت،اگر عینیت یہ تو چھپانے کا کیا مطلب وہ تو ظاہر ہو چکا ہے۔

اعتراض نمبر۹۲۶:۔اور اگر غیرت ہے تو من کل الوجوہ یا من بعض الوجوہ۔

اعتراض نمبر۹۲۷:۔اور اگر من کل ابوجوہ غیریت سے تو فرمایئے ابمہ کرام کا عمل زمانہ ماضی میں کس درجہ کا رہا۔مقبول یا غیر مقبول۔

اعتراض نمبر۹۲۸:۔اور اگر مقبول رہا تو کیسے کیا غیر قرآن پر عمل بھی مستوجب جنت بن سکتا ہے؟۔

اعتراض نمبر۹۲۹:۔اور اگر یہ مقبول رہا تو معصومیت کے بقا کا ابھی سے انتظام فرمالیجئے۔

اعتراض نمبر۹۳۰:۔فرمایئے جس کا ذکر اصول کافی میں وارد ہے تو اس سے مراد قرآن کچھ اور۔؟

اعتراض نمبر۹۳۱:۔اگر کچھ اور ہے تو اس کا ثبوت چاہیے اور اگر وعین قرآن ہے تو اس عبارت کا جواب مرحمت فرمایئے؟۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

فیھا کل حَلَالٍ وَ حَرَامٍ و کل شَیْئٍ یَحْتَاجُ النَّاسُ الیه (اصول کافی ص ۱۱۵ ایرانی)

اس میں سب حلال اور حرام ہے اور ہروہ چیز ہے جس کی طرف لوگ محتاج ہوں۔ کیا یہی عبارت ولا رطب ولا یا لبس الا فی کتاب مبین کا ترجمہ نہیں۔۔۔؟

اعتراض نمبر ۹۳۲:۔ فرمایئے سیدہ فاطمہؓ وہ قرآن ستر گز کا ہے اگر قرار ہے تو فھوالمقصو داور اگر انکار ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب عنایت فرمایئے۔

ما الجامعة قال صحیفة طولها سبعون ذراعاً...

کیا ہے جامعہ قرآن ہے جس کی لمبائی ستر گز ہے (اصول کافی ایرانی ص ۱۱۵)۔!

اعتراض نمبر ۹۳۳:۔ فرمایئے سیدہ فاطمہؓ کے مصحف پر آپ کا ایمان ہے یا نہ اگر نہیں ہے تو بلا دلیل ہے اور اگر اثبات میں ہے تو کیا یہ سچ ہے کہ مصحف فاطمہ میں موجود قرآن مجید کا ایک لفظ بھی نہیں تھا۔

اعتراض نمبر ۹۳۴:۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو فھوالمقصو داور اگر جواب نفی میں ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے۔!

و ان عندنا لمصحف و ما یدریهم ما مصحف فاطمه قال قلت وما مصحف فیه مثل قرانکم ثلاث موات والله ما فیه من قرانکم حرف واحد (۱۱۵ اصول کافی ایرانی)

بلا شبہ ہمارے پاس سیدہ فاطمہؓ اوران کو کیا خبر مصحف فاطمہ کیا ہے مصحف سیدہ فاطمہ کا تمہارے قرآن سے گناہ زیادہ ہے خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۹۳۵:۔ جب آپ کہ قرآنکی حقیقت معلوم ہو چکی کہ اس میں موجودہ قران حروف ہجا میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے تو براہ کرم آگاہ فرمایئے کہ آخر وہ کون سے حروف میں جن سے ان آیات کا ترکب ہے مصحف اونٹ کی ران جتنا موٹا ہے کیا آپ اس کی تشریح آسان لفظوں میں فرما سکتے ہیں جس سے قلب مطمئن ہو جائے۔

اعتراض نمبر ۹۳۶:۔ اگر آپ یہ مکر کریں کہ قرآن مجید میں انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون وارد ہے معلوم ہوا کہ قرآن محفوظ ہے لہٰذا سب روایتیں مردود ہیں تو سوال یہ ہے کہ ملا خلیل قزدینی کی عبارت مندرجہ الصافی شرح اصول کافی ص ۶۷ سطر ۲ باب النوادر جز ششم کا کیا جواب ہے جب اس نے کھلے لفظوں میں اعلان کر دیا ہے۔

" ایں آیت دلالت نمے کند بر محفوظ بودن جمیع قرآن " یہ آیت دلالت نہیں کرتی کہ جمیع قرآن محفوظ ہے کیونکہ اس کے نسخ پراور راتیں نازل ہو چکی ہیں یا مراد ہے کہ صرف ایک نسخہ امام مہدی کے پاس محفوظ ہے۔

اعتراض نمبر ۹۳۸:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ صاحب تفسیر صافی نے یہ تصریح کی ہے کہ حافظون عن التحریف و التغییر و النقصان تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے مذکورہ بالا عبارتوں سے صاحب تفسیر صافی کا عقیدہ معلوم نہیں کر لیا کیا اب بھی اس کی تفسیری عبارت سے استدلال درست ہو سکتا ہے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۹۳۹:۔ جب ائمہ معصومین (عندکم) کا عقیدہ مطابق تصریحات مذکورہ اس تفسیر کے خلاف ہے تو پھر استدلال کیسا؟

اعتراض نمبر۹۴۰:۔ کیا آپ کے مذہب میں امام کے قول پر کسی غیر امام کے قول کو ترجیح دی جاسکتی ہے اگر جواب ثبوت میں ہے تو دلائل پیش کیجئے ورنہ مکر واپس لیجئے۔

اعتراض نمبر۹۴۱:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ صفین میں حضرت علیؓ کا امیر معاویہؓ کے سامنے موجودہ قرآن پیش کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے اہل سنت والجماعت میں تسلیم نہ کرتے پس جب ایسا نہیں تو مکر قابل تسلیم نہ رہا۔

اعتراض نمبر۹۴۲:۔ اور اگر یہ مکر کیا جائے کہ قرآن مجید اور بھی کہیں نہ ہو لیکن لوح محفوظ ہونے کے قائل ہیں تو سوال یہ ہے کہ پھر قرآن اور توریت، وانجیل میں کیا فرق رہا جبکہ وہ کتابیں بھی لوح محفوظ میں ہیں اگرچہ دنیاء میں محرف ہوچکی ہیں۔

اعتراض نمبر۹۴۳:۔ کیا اسی نظریئے کے پیش نظر آپ **انا له لحافظون** کا مفہوم مسلم طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۹۴۴:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ صحیفہ علویہ ص۲۰۳ میں قرآن مجید کے فضائل موجود ہیں کیا پھر بھی تحریف کے قابل ہونے کی ملامت ہم پر باقی ہے تو یہ سوال ہے کہ بحث فضیلت میں ہے یا ایمان بالقرآن میں پھر کیا آپ فضیلت کے باب میں موجود قرآن کی قید دکھا سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۹۵۴:۔ اگر تحریف قرآن کو بقول شما تسلیم کر لیا جائے کہ اہل سنت بھی تو نسخ کے قائل ہیں کیا وہ تحریف میں شمار نہیں ہوتا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ نسخ اور تحریف کے درمیان ما بہ الامتیاز لغوی اور اصطلاحی فرق بتایئے۔

اعتراض نمبر۹۴۷:۔ کیا **ما تنسخ من اية** اور **يحرفون الكلم عن مواضعه** میں پروردگار عالم نے یہ واضح نہیں کر دیا کہ نسخ فعل اللہ ہوتا ہے۔ اور تحریف فعل العباد۔

اعتراض نمبر۹۴۸:۔ اگر آپ مکر کریں کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن پر نہ رہا تو سوال یہ ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے قرآن جلا دیئے تھے کیا بخاری شریف میں یہ عبارت موجود نہیں؟ **امر ا ن يحرق بما سوالا من القران** ..!

کیا تفسیری نوٹوں کا جلا دینا بھی قابل عیب ہے۔

اعتراض نمبر۹۴۹:۔ اگر کوئی شخص کہنہ مسجد کو گرا دے اور اس کے قائم مقام تعمیر کر دے تو کیا یہ بھی قابل اعتراض ہے۔

اعتراض نمبر۹۵۰:۔ جس روایت میں خرق آیا ہے اگر سے تسلیم کر لیا جائے تو کیا بھی پھر بھی تحریف کا مفہوم باقی رہے گا۔

اعتراض نمبر۹۵۱:۔ خرق بعد الغسل تو آپ کے نزدیک قابل عمل ہے پھر اعتراض کیسا؟

اعتراض نمبر۹۵۲:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ جس قرآن مجید کی اشاعت کی تھی وہی موجودہ قرآن تھا یا کوئی اور نہ اگر کوئی اور یھا تو ثابت کیجئے؟۔

اعتراض نمبر۹۵۳:۔ اگر موجودہ قرآن تھا تو آپ کا یہ استدلال پیش کرنا تحریف کے قابل ہونے کے سلسلے میں غلط ٹھہرا کیوں کہ جس کا ایمان نہ ہو کیا وہ بھی اس پر عمل کر سکتا اور اس کی مذہبی طور پر اشاعت کر سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۹۵۴:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ اہل سنت کے قرآن کی فلاں سورت کو بکری کھا گئی تھی تو سوال یہ ہے کہ اس سے آپ کا ایمان با لقرآن کیسے ثابت ہوا۔سورت کھا جائے بکری اور ثابت ہو آپ کا ایمان بالقرآن

اعتراض نمبر۹۵۵:۔قرآن کا مقام کاغذ کی سطح ہے یا مسلمانوں کا دل ہے؟ براہ کرم قرآنی آیات سے ثابت کیجئے۔

# عقیدہ توحید نیز عظمت رسالت اور مقام

# عترت اور عقیدہ رجعت پر نظر ثانی کرنے کی دعوت

اعتراض نمبر ۹۵۶:۔ جب قرآن مجید کے متعلق آپ حضرات کا عقیدہ واضح ہو چکا کہ اس میں تحریف بھی ہو چکی ہے اور تغیر و تبدیل بھی۔ تو ذرا توحید کے متعلق بھی ارشاد فرمایئے کہ تاریخ الائمہ معتبر شیعی کتاب میں سیدنا علیؓ کے متع لق لکھا گیا ہے کہ علیؑ کا معجزہ اک اک ہے نادر علی کی ذات ہے ہر شبہ پہ قادر کیا

جناب اس سے اتفاق ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر ۹۵۷:۔ اگر اتفاق ہے تو کیا آیت ان اللہ علی کل شئی قدیر اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ صفت خدا تعالیٰ کیلئے لئے خاص ہے اور جو شخص اس صفت میں کسی مخلوق کو شریک کرتا ہے وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے

اعتراض نمبر ۹۵۸:۔ اور اگر اتفاق نہیں ہے تو ایسے عقیدہ رکھنے والے جناب کا کیا فتوٰے ہے نیز یہ بھی فرمایئے کہ جب آپ سیدنا علی کے متعلق ہر شیئے پر قادر ہونے کے منکر ٹھہرے تو کیا قضائے حاجات میں ان کو امداد کے لئے غائبانہ پکارنے اور ان کے حاجت روا ہونے کے بھی منکر ہیں یا نی تفصیلی طور پر آ گاہی بخشیئے۔

اعتراض نمبر ۹۵۹:۔ قران وتوحید کے بعد حضور علیہ اسلام سے متعلق اپنے عقیدے سے آگاہ فرمایئے۔ کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رتبہ ساری مخلوقات سے افضل نہیں۔

اعتراض نمبر ۹۶۰:۔ اور اگر کم ہوتا ہے تو مختصر بصائر الدرجات کی ذیل کی عبارت روایت کا کیا جواب ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ اسلام رجعت کے زمانہ میں حضرت علی مرتضیٰ سمیت حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

**اَوَّلَ مَا یُبَا یعه محمد رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰے صلوة اللہ مختصر بصائر الدرجات ۲۱۳**

**مؤلفه شیخ الخلیل حسن بن سلیمان تلمید شیخ الشهید الاول مطبوعه نجف**

حضرت مہدی کے ہاتھ پر پہلے بیعت کرنے والے محمد رسول اللہ ہوں گے اور حضرت علے کرم وجہہ ہوں گے!

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۹۶۲:۔ جب مغضولیت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کت متعلق آپ کا عقیدہ معلوم ہو چکا ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علی مرتضی حضرت مقداد حضرت سلمان حجرت ابوذر حضرت عمار بن یاسر کے علاوہ باقی تمام حضرت کو آپ لوگ معاذ اللہ

۱ مرتد سمجھتے ہیں بحوالہ احتجاج

۲ ابوبکرؓ و عمرؓ کو فرعون وہان سمجھتے ہیں بحوالہ حاشیہ مقبول۔

۳ عائشہ صدیقہؓ کے متعلق آپ کا عقیدہ ہے کہ زمانہ رجعت میں ان کی جان پر کوڑے لگیں گے بحوالہ حق الیقین۔

اعتراض نمبر۹۶۳:۔ کیا یہ بھی سچ ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے حضرت ثلاثہ کے دور خلافت میں سیدنا علیؓ نے تقیہ پر عمل کیا اگر چہ قرآن معاذ اللہ بدلتا رہا۔ کفر پھیلتا رہا۔ اور حق والوں کو حق نہ دیا گیا۔

اعتراض نمبر۹۶۴:۔ کیا اصول کافی ص میں یہ حدیث موجود ہے۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقْیَۃَ لَہٗ جو تقیہ نہ کرے اس کا ایمان نہیں رہتا۔

اعتراض نمبر۹۶۵:۔ میدان کربلا میں امام العصر سیدنا حسینؓ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے۔ کہ آپ نے یزید نمبرا ابن زیاد اور شمر اوران کی افواج کے مقابلہ میں تقیہ پر عمل فرمایا نہ؟

اعتراض نمبر۹۶۶:۔ اگر عمل فرمایا تو لڑائی کیوں ظہور میں آئی اور اگر عمل نہیں فرمایا تو کیوں؟

اعتراض نمبر۹۶۷:۔ کیا اس لئے کہ یہ خلیفہ ان کے نزدیک ناحق تھا یا تقیہ ان پر فرض نہ تھا ہر دو جہتوں پر تفصیل دے روشنی ڈال کر ہمارے قلوب کو مطمئن فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۶۸:۔ سیدنا حسنؓ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے جبکہ انہوں نے حضرت معاویہؓ کو پوری مملکت اسلامیہ جس کو سیدنا معاویہؓ نے بامر اللہ ان کے سپرد فرمایا سپرد فرمایا۔

اعتراض نمبر۹۶۹:۔ فرمایئے آپ کا اہل سنت اور الجماعۃ کا کلمہ ایک ہی ہے یا مختلف؟

اعتراض نمبر۹۷۰:۔ فرمایئے آپ کا اور اہل سنت والجماعت کا درود ایک ہے یا مختلف؟

اعتراض نمبر۹۷۱:۔ فرمایئے آپ کا اہل سنت کی صحاح ستہ سے اتفاق ہے یا اختلاف؟

اعتراض نمبر۹۷۲:۔ اگر اتفاق ہے تو من کل الوجوہ یا من بعض الوجوہ۔

اعتراض نمبر۹۷۳:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ حضرات اس مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے جس مذہب کی ترویج زمانہ حال میں بیت اللہ اور مدینۃ الرسول میں ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۴:۔ کیا آپ اپنی ذمہ داری پر یہ ثابت فرما سکتے ہیں کہ آپ اپنی مذہب اور اصول مذہب کا رواج فتح مکہ سے لے کر اس دور تک کیوں نہ ہو سکا؟

اعتراض نمبر۹۷۵:۔ فرمایئے اس مذہب کو دیناء میں کس طرح پیش کیا جائے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

نمبرا جا کا قرآن محرف۔ مغیر مبدل اور ناقص ہو

۲ جس کا نبی دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

۳ جس میں علی کل شئی قدیر خدا تعالٰے کے بغیر کسی اور کو تسلیم کیا جائے۔

۴ جس کا صحیح خلیفہ تقیہ کر کے دین کو چھپا جائے۔

۵ جس کے باطل خلفاء معاذ اللہ اپنی من مانی کروائیاں کر کے دین کے فساد برپا کریں۔

۶ جس کے صحیح خلیفہ کا معصوم بیٹا مملکت اسلامیہ کو ایسے شخص کے سپرد کر دے جو اس کے باپ کا معاذ اللہ مخالف ہو اور بار ہا ان کے ساتھ لڑ چکا ہو

۷ جس کا نہ کلمہ طیبہ پر اتفاق ہو، نہ درود نہ مذہب رائج فی الکعبہ پر۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

# بحث صبر ودفزع

اعتراض نمبر۹۷۶:۔ جولوگ جز فضاء کرتے ہیں آپ کے نزدیک صابرین کے گروہ میں داخل ہیں یا نہ اگر داخل ہیں تو دلائل سے واضح کیجئے ۔نیز والصبر صنده الجزع مندرجہ ذیل ص ۱۱۱ اصول کافی مطبوعہ ایران کا کیا جواب ہے جب کہ صاحب کتاب نے صبر کو جزع فزع کی ضد قرار دیا ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۷:۔ اور اگر داخل نہیں تو بے صبر گروہ کی سزا کے متعلق تصریح فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۷۸:۔ اگر آپ جزع فضع کے قائل ہیں تو یقیناً صبر کے خلاف ہیں پس قرآن مجید کی اس آیت کا جواب عنایت فرمایئے ان الله مع الصابرین جب کہ خدا تعالےٰ کی تائید وحمایت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۹:۔ کیا جزع فزع کرنے والے تارکین صبر آیت ذیل میں درج شدہ بشارت سے نہیں۔

وَ الْبَشِّر الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَا لُوْ اِنَّا لِلّٰهِ وَ انا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ

اور خوشخبری دیجئے ان صبر کرنے والوں کو جب کہ ان کو مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعتراض نمبر۹۸۰:۔ قرآن مجید حضور علیہ اسلام کو حکم دیا گیا ہے۔ وَاصْبِرُوْ كَمَا صَبَرَ صبر کیجئے جس طرح پیغمبروں نے صبر کیا تھا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام پیغمبروں کا دستور العمل صبر ہے اور جولوگ جزع وفزع کرتے ہیں وہ پیغمبروں کے دستور کے خلاف کرتے ہیں

اعتراض نمبر۹۸۱:۔ اصول کافی مطبوعہ ایران ص ۳۴۰ میں ہے۔

اَلَّصَبْرُ مِن. اَلْاِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ فَاِذَا ذَهَبَ الرَّاسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِکَ اِذَذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْاِيْمَانُ ؕ

صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے پس جب سر چلا جائے تو جسم نہیں رہتا اسی طرح جب صبر چلا گیا تو ایمان نہیں رہتا۔

براہ کرم جواب مرحمت فرمایئے۔

[ Website: DifaAhleSunnat.com ]

اعتراض نمبر۹۸۲:۔اصول ص ۳۴۱ مطبوعہ ایران میں ہے

**وَ مَنۡ صَبَرَ عَلٰے المصیبه کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثلثمائه دَرَجَةً مَا بَیۡنَ الدَرَجتین اِلیٰ دَرَجَةً کَمَا بَیۡنَ اسَّماءِ الی الارضۡ**

حضرت زین العابدینؒ سے روایت ہے فرمایا صبر ایمان سے بمنزلہ سر سے ہے جسم سے اس کا ایمان نہ رہا جس کا عبر نہ رہا۔

اعتراض نمبر۹۸۳:۔جواب دیجئے کیا ترک صبر ترک ایمان کو مستلزم ہے یا نہ۔اگر ہے تو دعوٰی سلامتی ایمان کیسا اور اگر نہیں تو این العابدین کے فرمان کا مطلب بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۹۸۴:۔اصول کافی ص ۳۴۲ مطبوعہ ایران میں ہے۔

**صَبرَ عِندَ الۡمُصِیۡبَہِ حسن جَمِیۡل !**

صبر مصیبت کے وقت بہت بہتر ہے۔ان لوگوں کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے جو صبر ترک کر کے جزع فرع کو نہ صرف اپناتے ہیں بلکہ اتراتے ہیں!

اعتراض نمبر۹۸۵:۔اصول کافی ص ۳۴۲ مطبوعہ ایران میں ہے۔

**فَمَنۡ صَبرَ عَلٰے الۡمُصِیۡبَہِ کَتَبَ اللّٰہُ ثَلَثَمَا ئَةٍ دَرۡجَةً کَمَا بَیۡنَ الدَرَجَتَیۡنَ اِلٰی الدَّرَجَةِ کَمَا بَیۡنَ السَّمَاءِ اِلٰی الۡاَرۡضِ ..!**

پس جس نے مصیبت پر صبر کیا خدا کیا خدا تعالےٰ اس کے لئے تین سو درجے ہوں گے دو درجوں کے درمیان اتنا مساحت ہوگی کہ جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

اعتراض نمبر۹۸۶:۔جب واقع ہوگیا کہ جزع فزع خلاف صبر ہے تو فرمایئے موجودہ طرز پر عزاداری حضور علیہ اسلام سے ثابت ہے یعنی کیا آنحضور نے سابقہ انبیاء کے سوگ اس قسم کا عمل فرمایا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو دلائل سے نوازیئے۔

اعتراض نمبر۹۸۷:۔نیز حسب ذیل ارشاد نبوی کا بھی جواب ارشاد فرمایئے جبکہ بروایت حضرت صادق علیہ اسلام ارشاد ہے۔بحوالہ حیات القلوب ج ۲ ص ۵۳۸۔

حضرت فرمود کہ در مصیبت ہا طپانچہ بروی خود مزنید وروی خود را مخراشید وموی خود را مکنید وگریبان خود را چاک مکنید وجامۂ خود را سیان مکنید ووا اویلا مکنید

فرمایا کہ مصیبتوں میں طمانچہ منہ پر نہ مارو اپنے منہ کو نہ نوچو اپنے بال کھسوٹو ا اپنے گریبان چاک نہ کرو۔اپنے کپڑے کالے نہ رنگوا روہائے ہائے نہ کرو۔

اعتراض نمبر ۹۸۸:۔ جب حضور علیہ اسلام کی وفات ہوئی تو حضور علیہ اسلام نے فرمایا فرمودصبر مکنید یعنی میری وفات کے بعد جزع فزع نہ کرنا۔ یہ امر کیا اس پر دلالت نہیں کرتا تا کہ حضرتؐ نے جزع فزع سے منع فرمایا اور حکم کا حکم فرمایا۔

اعتراض نمبر ۹۸۹:۔ ترجمہ مقبول ص ۱۰۹۹ کے حاشیہ نمبر ا میں ہے کہ حضور علیہ اسلام نے فرمایا وہ یہ ہے کہ "تم اپنے رخساروں پر طمانچے نہ مارو اپنے منہ نہ نوچو اپنے بال نہ کھسوٹو، اپنے گریباں چاک نہ کرو اپنے کپڑے کالے نہ رنگو اور ہائے وائے کر کے نہ روؤ"

پس یا تو اس فرمان کا جواب دیجئے اور یا ان افعال سے توبہ کیجئے۔

اعتراض نمبر ۹۹۰:۔ نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۸۵ مطبوعہ الستقامہ میں سیدنا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے:۔

## ینزل الصبر علٰی قدر المصیبة و من ضرب یده علٰی فخدهٖ عند مصیبة حبط عمله

صبر مصیبت کے انداز پر ہوتی ہے جس نے اپنا ہاتھ ران پر مارا مصیبت کے وقت اُس کے عمل ضائع ہو گئے۔

جب پیٹنا حبط اعمال کا باعث ہے تو اس فعل سے اظہار برئت کیوں نہیں کرتے؟

اعتراض نمبر ۹۹۱:۔ شعث بن قیس کا بیٹا ہوا فوت ہوا سیدنا علی المرتضی نے ان کو تعزیت میں فرمایا۔

اِنْ صَبَرْتَ خَبری عَلَیْکَ الْقَدْرُ وَاَنْتَ مَاجُوْرٌوَاِنْ جَزَعْتَ جَرٰی عَلَیْکَ الْقَدْرُ وَ اَنْتَ مَا زُوْرٌ نهج البلاغه ص ۲۲۴.

اگر تو صبر کرے گا تقدیر اوپر جاری ہو چکی اور تو اجر دیا جائے گا اور اگر تو جزع فزع کرے گا۔ تقدیر تیرے اوپر جاری ہو چکی ہے۔ اور تو عذاب دیا جائیگا۔!

آپ حضرات کے نزدیک حضور علیہ اسلام کے بعد یقیناً علےٰ المرتضیٰؓ کا درجہ ہے۔ جب حضور اکرم ص اور سیدنا علے المرتضےؓ دونوں جزع فزع کے خلاف ہیں ت وآپ کا عمل ان کے احکام کے برعکس کی مصلحت اور کون سی نص پر مبنی ہے۔

اعتراض نمبر ۹۹۲:۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۳۵۹ ج ۲ میں ہے!

مَنْ ضَرَبَ یَدَهٗ عَلٰے فَخُذِهٖ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ حَبِطَ عَمَلَهٗ.

جس نے اپنے ہاتھ ران پر مصیبت کے وقت مارا، اس کے عمل برباد ہو گئے!

فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۹۹۳:۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۸۱ ج میں ذیل کے الفاظ کے معنی بیان کیجئے؟

قَالَ اَمِیر الْمُوْ مِنِیْنَ فِیْمَا علم اَصْحابِہٖ لَا تَلْبِسُوْ السَّوادَ فِانّہٗ لِبَاسَ فِرْ عَوْنَ ؕ

اعتراض نمبر۹۹۴:۔جب مدینہ سے سیدنا حسن بعزم کوفہ تشریف لے جانے لگے تو یہ لفظ فرمایئے۔

نجدا سوگندم و ہم کہ صبر پیش آوریدوست از جزع و بے تابی برارید جلاء العیون ص ۳۵۳ ؕ

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ صبر کرنا۔اور جزع فزع سے بے تابی ہاتھ کو اٹھا لینا۔۔۔!

اعتراض نمبر۹۹۵:۔جلاء العیون ص ۳۸۷ کی اس عبارت کا کای جواب ہے

چوں من از تیغ اہل جفا بعالم بقا رحلت نمایم گریبان چاک مکنید ورد مخراشید وا ویلا مگوئید۔

جب میں اہل جفاء کی تلوار سے شہید کیا جاؤں تو تم گریباں کو چاک نہ کرنا منہ نہ چھیلنا اور ہائے ہائے نہ کرنا۔

اعتراض نمبر۹۹۶:۔بہلیت کذائیہ طریقہ سوگواری جب جملہ انبیاء ورسل اور ائمہ کرام سے ثابت نہیں تو اس کا موجد آپ کی تحقیق میں کون ہے۔

اعتراض نمبر۹۹۷:۔سیدنا حسینؓ کا تعزیہ بنایا اور باقی حضرات کا نہ بنا اس کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر۹۹۸:۔بہلیت کذائیہ مراسم عزاداری کے تارکین پر آپ کا کیا فتوی ہے!

اعتراض نمبر۹۹۹:۔مراسم عزاداری کے درجے کی تصریح کیجئے کہ فرض ہے یا واجب۔

اعتراض نمبر۱۰۰۰:۔مسلم ممالک میں سے اس سلسلے میں آپ کے ساتھ کونسا ملک عملی طور پر متفق ہے۔۔۔آپ کا فقیر دوست محمد قریشی نقشبندی عفاً اللہ